# صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 18 اپریل 2014ء
بمطابق 17 جمادی الثانی 1435 ہجری بعد از دوپہر تین بجے منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

---

## تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

فِیہِمَا عَیۡنَانِ تَجۡرِیَانِO فَبِأَیِّ ءَالَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِO فِیہِمَا مِن کُلِّ فَٰکِہَةٍ زَوۡجَانِO فَبِأَیِّ ءَالَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِO مُتَّکِـِٔینَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَآئِنُہَا مِنۡ إِسۡتَبۡرَقٍۚ وَجَنَى ٱلۡجَنَّتَیۡنِ دَانٍO فَبِأَیِّ ءَالَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِO فِیہِنَّ قَٰصِرَٰتُ ٱلطَّرۡفِ لَمۡ یَطۡمِثۡہُنَّ إِنسٌ قَبۡلَہُمۡ وَلَا جَآنٌّO فَبِأَیِّ ءَالَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِO کَأَنَّہُنَّ ٱلۡیَاقُوتُ وَٱلۡمَرۡجَانُO فَبِأَیِّ ءَالَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ۔

(ترجمہ): ان میں دو چشمے بہہ رہے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں سب میوے دو دو قسم کے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ (اہل جنت) ایسے بچھونوں پر جن کے استر اطلس کے ہیں تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے۔ اور دونوں باغوں کے میوے قریب (جھک رہے) ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہیں جن کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔
صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیم۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

## اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ کچھ معزز اراکین کی رخصت کیلئے درخواستیں آئی ہیں: محترمہ نسیم حیات صاحبہ، ایم پی اے 18-04-2014؛ جناب سردار سورن سنگھ صاحب 18-04-2014؛ جناب سراج الحق صاحب، فنانس منسٹر 18-04-2014؛ جناب سردار محمد ادریس صاحب 18-04-2014؛ جناب افتخار مشوانی صاحب 18-04-2014؛ جناب قاسم خٹک صاحب 18-04-2014؛ جناب فضل کریم صاحب، ایم پی اے 18-04-2014؛ فضل حکیم صاحب، سوری، دا مو غلط لیکلے وو، فضل حکیم؛ جناب زاہد خان درانی صاحب، ایم پی اے 18-04-2014، اچھا سردار ادریس صاحب پہنچے ہیں۔ میں ایوان کے سامنے ان کی چھٹی کی درخواستیں رکھتا ہوں، منظوری کیلئے۔ منظور ہے؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! منظور ہے مگر رولز کے مطابق یہ 'کوئسچنز آور' کے بعد ہونا چاہیئے۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! دا انیسه زیب بی بی چې کومه خبره وکړه، مونږ ته جناب سپیکر صاحب! چې کومه ایجنډا ملاؤ ده، نمبر ایک باندې تلاوت کلام پاک دے او نمبر دو باندې وقفه سوالات ده او په نمبر تین باندې رخصت کیلئے معزز اراکین کی درخواستیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ده جی، ٹھیک ده۔

مفتی سید جانان: او دا زمونږ گزارش دے او تاسو بار بار مونږ ته وایئ چې ایوان به د رولز مطابق چلوؤ نو که دغه ځائې نه د رولز خلاف ورزی کیږی بیا دا بده غوندې خبره ده سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: صحیح ده۔

## نشانزدہ سوالات اورانکے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' ۔ ښه جی، پرون هم ما دا خبره کړې وه چې یو گھنټه ټائم دے د دې د پاره، دا اوس پینځه منټه درې دی نو پینځه منټه څلور پورې چلوؤ۔ جناب عبدالکریم خان بابک، سوری عبدالکریم خان۔

جناب عبدالکریم: ډیر افسوس سره سپیکر صاحب، زه به نور څه نه وایم جی، ډیره مهربانی جی۔ جناب سپیکر صاحب، که دې سوال له وگورو نو ما د بلدیاتو وزیر صاحب نه سوال کړے دے------

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر؟

جناب عبدالکریم: کوئسچن نمبر 1484۔

جناب سپیکر: 84۔

* 1484 _ جناب عبدالکریم: کیاوزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 13-2012 میں ضلع صوابی کیلئے ترقیاتی سکیموں کی منظوری دی گئی تھی جن میں سے بعض تاحال نامکمل ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حلقہ PK-34 صوابی میں کتنی سکیمیں نامکمل ہیں، ان کیلئے مختص شدہ فنڈز کی تفصیل بتائی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) حلقہ PK-34 ضلع صوابی میں جاری کاموں کی تفصیل درج ذیل ہے:

| نمبر شمار | سکیم کا نام | منظور شدہ رقم | فنڈ مختص | کل خرچ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| 01 | ضلع صوابی میں چھ عدد پرائمری سکولوں کا درجہ مڈل تک بڑھانا سب ہیڈ: | 5.902<br>14-06-2011 | 5.902 | 5.272 | کام جاری ہے |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| | پرائمری سکول جہانگیرہ میرہ | | | | |
| 02 | ضلع صوابی میں چھ عدد مڈل سکولوں کا درجہ بڑھانا۔<br>ذیلی عنوان: گورنمنٹ ہائی سکول انبار | 9.20<br>22-6-2013 | 9.20 | 8.527 | کام جاری ہے |
| 03 | ضلع صوابی میں چھ عدد ہائی سکولوں کا درجہ مڈل تک بڑھانا۔<br>ذیلی عنوان: گورنمنٹ ہائی سکول جلسئی | 17.500<br>09-01-2012 | 17.500 | 17.763 | کام جاری ہے |
| 04 | ضلع صوابی میں آٹھ عدد پرائمری سکولوں کا درجہ بڑھانا۔<br>ذیلی عنوان: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول | 7.500<br>08-07-2013 | 7.500 | --- | ٹینڈر-04-03-2014 کو کھولا گیا ہے |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| | اوچ خوڑ | | | | |
| 05 | ضلع صوابی میں دو عدد بنیادی مرکز صحت میں بقایا کام۔<br>ذیلی عنوان: بنیادی مرکز صحت تورڈھیر | 42.436<br>30-03-2010 | 42.436 | 41.490 | کام جاری ہے۔ |
| 06 | ضلع صوابی میں چار عدد کھیلوں کے میدان بنانا۔<br>سب ہیڈ: کنسٹرکشن آف پلے گراؤنڈ لاہور | 2.40<br>19-03-2012 | 2.40 | 1.339 | کام جاری ہے |
| 07 | تحصیل لاہور میں سول جج کے دفتر کی دوبارہ تعمیر | 11.082 | 11.082 | 10.233 | کام جاری ہے |
| 08 | ضلع صوابی میں چار عدد پٹوار خانہ کی تعمیر۔<br>سب ہیڈ: بیکا | 6.40<br>04-06-2013 | 6.40 | --- | ٹینڈر 07-03-2014 کو کھولا گیا ہے |
| 09 | ضلع صوابی میں دو | 7.584<br>28-06-2012 | 7.584 | 6.920 | کام جاری ہے |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| | عدد جیلخانہ جات کی تعمیر۔ سب ہیڈ: لاہور | | | | |

جناب عبدالکریم: او ما له چې کوم جواب او تفصیل ملاویږی نو هغې کښې تفصیل کښې ما له نمبر ایک، دو، تین، چار، پانچ، دا د سی اینډ ډبلیو ملاویږی، بیا نمبر سات چې دے دا لاء اینډ جسټس ملاویږی، آٹھ چې دے ریونیو ډیپارټمنټ او جیلخانه جات، نو زه په دې حیران یم چې پرون هم دا سې واقعات شوی وو، مولانا صاحب ته Fake figures ښودلی شوی وو، نن بیا ډیپارټمنټ دې معزز ایوان له هم هغه شان طریقه اپناؤ کړه، نو زه ستاسو په وساطت دا تپوس کول غواړم چې مونږ د لته کښې څه مذاق ته راغو؟

جناب سپیکر: جناب عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): سپیکر صاحب! د دوئ دا کوئسچن چې دے د جنرل نیچر دے۔ دوئ فنډ طرف ته اشاره نه ده کړې چې د لوکل گورنمنټ فنډ یا د کوم نه، تاسو که دا کوئسچن وایئ نو وگورئ ئے: "کیاوزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) مالی سال 2012-13 میں ضلع صوابی کیلئے ترقیاتی سکیموں کی منظوری دی گئی تھی جن میں سے بعض تاحال نامکمل ہیں; (ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حلقہ PK-34 صوابی میں کتنی سکیمیں نامکمل ہیں، ان کیلئے مختص شدہ فنڈ کی تفصیل بتائی جائے؟"۔ It's a Question of general nature, it's not specific to Local Government Department or the Local Council Fund.

جناب سپیکر: کریم خان۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر صاحب، زما په علاقه، زما په دېPK-34 کښې ایم سی راغې د لوکل گورنمنټ څکه مې تپوس کړے دے چې د هغې فنډز راغې نو ما ته دا سی اینډ ډبلیو فگرز او Facts راکړی نو دا څه۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! میں نے Explain کیا ہے کہ ان کا جو کوئسچن ہے وہ General nature کا ہے، لوکل گورنمنٹ بعض اوقات دوسرے ڈیپارٹمنٹس، لوکل گورنمنٹ Specifically لوکل گورنمنٹ فنڈز کی Execution، لوکل گورنمنٹ ان سکیموں کی بھی جو حکومت ان کو حوالہ کرتی ہے، جو سکیمیں ان کو حکومت حوالہ کرتی ہے تو انہی سکیموں کی لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ Execution کرتا ہے۔ اگر ایم پی اے صاحب کو، اب انہوں نے Specify کر دیا ہے، Now he has specified that he needs، اب انہوں نے Specify کر دیا ہے، ہم ان کو وہ Written فراہم کریں گے، We will provide him detail on Monday regarding Local Government.

جناب سپیکر: دوئ وائی چې ستاسو د ډیپارټمنټ حوالې سره، ټھیک ده وضاحت د اسې راخی او تاسو د خپل ډیپارټمنټ Explanation دیکښې ور کړے دے ؟

وزیر بلدیات: دیکھیں سر! انہوں نے نامکمل سکیموں کی، ان کے حلقے میں نامکمل سکیمیں ہیں، ان کی تعداد ہم نے دی ہے، اگر لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے انفارمیشن چاہتے ہیں، Specifically Local Government, we will provide it on Monday.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی منور خان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب، ان کا سوال یہ ہے کہ جو لوکل گورنمنٹ کی نامکمل سکیمیں ہیں، ان کی تفصیل چاہیئے۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میرے خیال میں یہ کوئسچن جو ہے بڑا واضح ہے اور منسٹر صاحب جو کہہ رہے ہیں، اگر میں یہ پوچھ لوں کہ منسٹری کو یہ اندازہ نہیں ہوا کہ موؤر نے یا ممبر نے کونسا کوئسچن پوچھا ہے تو یہ جو جواب میں تفصیل لکھی گئی ہے تو کیا منسٹر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ یہ جو ترقیاتی کام ہو رہے ہیں، یہ لوکل گورنمنٹ کے تحت ہو رہے ہیں یا سی اینڈ ڈبلیو کے تحت ہو رہے ہیں؟

جناب سپیکر: عنایت خان۔

وزیر بلدیات: جناب، یہ مختلف ڈیپارٹمنٹس کی سکیمیں ہیں، صرف لوکل گورنمنٹ، اس میں سی اینڈ ڈبلیو کی بھی ہیں، دیکھیں DDAC overall monitoring کرتی ہے، Supervision کرتی ہے جس کے ایم پی اے صاحب ہیڈ ہوتے ہیں، اس کا نوٹیفکیشن جو ہے، وہ لوکل گورنمنٹ جاری کرتا ہے اور The question is addressed to Local Government، لوکل گورنمنٹ ڈپٹی کمشنر سے اس کی تفصیلات مانگتی ہے۔ انہوں نے اپنے حلقے کے متعلق پوچھا ہے، ہم نے ڈپٹی کمشنر سے اس کی تفصیلات مانگی ہیں، انہوں نے اس حلقے کی تفصیل دی ہے۔ اگر لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے چاہتے ہیں Specifically Local Government تو میں ان کو On Monday or Tuesday، یہ اگر ایوان میں چاہتے ہیں، میں ایوان میں دوں گا اور اگر ایوان میں نہیں Personally چاہتے ہیں تو Personally ان کو دوں گا۔

جناب سپیکر: جو معزز رکن نے یہ کوئسچن کیا ہے، آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ان کی جو تسلی ہے، وہ کرا لیں اور اس کو پوری ڈیٹیل دیدیں۔

جناب سلطان محمد خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، سلطان۔

جناب سلطان محمد خان: سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ زه خو سپیکر صاحب! دومره چې دې هاؤس ته مونږ کله راشو او مونږ کوئسچنز وکړو او بیا مونږ Answers واؤرو د هغه سائډ نه، د Concerned Ministers نه نو زه یو وخت کښې سپیکر صاحب! حیران شم چې یو ډیره Simple issue وی خو زمونږ منسټران صاحبان چې وی هغوی د هغه Simple issue نه دومره Complicated issue جوړه کړی۔ زما په خیال سپیکر صاحب! سوال ډیر زیاد کلیئر دے، Specifically, specifically address شوے دے د بلدیات ډیپارټمنټ ته، لوکل گورنمنټ ته سر، نو پکار خو دا وه چې هم د ډیپارټمنټ حوالې سره راغلے وے۔ زه صرف دومره Add کوم سپیکر صاحب! چې کیدے شی دا Portfolios اکثر چینج کیږی راچینج کیږی نو کیدے شی چې د چیف منسټر Portfolio دوئ ته ملاؤ شوې وی

او مونږ ته خبر نه وی او ځکه د ټول ډیپارټمنټس په یو ځائې باندې دا سې جواب را کړی، دا هم کیدے شی۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا Mandate بڑا وسیع ہے۔ جو ایکٹ انہوں نے پاس کیا ہے، وہ جا کے پڑھیں، اس میں سکولز بھی شامل ہیں، اس میں ٹیوب ویلز بھی شامل ہیں، اس میں روڈز بھی شامل ہیں، Everything is included، اس میں ساری چیزیں شامل ہیں۔ اس میں ڈسٹرکٹ سیکرٹریٹ بھی شامل ہے۔ یہ ساری (چیزیں) لوکل گورنمنٹ کا Mandate ہے،

This is the mandate of the Local Government.

جناب سپیکر: میں چاہتا ہوں کہ اس کوسچن کو پینڈنگ کر لیں، آپ اس کی۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب عبدالکریم: کمیټی ته ئے حواله کړئ، کمیټئ ته ئے حواله کړئ۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر صاحب! زه مطمئن نه یم، دا Cheating شوے دے که تاسو وګورئ کوئسچن نمبر۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب عبدالکریم: کوئسچن نمبر۔۔۔۔

جناب سپیکر: کمیٹی؟ ایک منٹ جی آپ کیا ڈیمانڈ کرتے ہیں؟ مجھے۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اس میں ابھی انہوں نے کمیٹی میں کہا ہے۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! اگر کمیٹی میں جائے تو I have no objection, it should go to the Committee.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 1484, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

(Applause)

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر1486، کریم خان۔

* 1486 _ جناب عبدالکریم: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال13-2012کے دوران ضلع صوابی میں مختلف ترقیاتی سکیمیں شروع ہوئی تھیں جن میں کچھ مکمل اور کچھ نامکمل ہیں؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حلقہ PK-34 میں کل کتنی سکیمیں نامکمل ہیں، ان کی مکمل نہ ہونے کی وجوہات بتائی جائیں، نیز مذکورہ سکیموں کیلئے مختص شدہ فنڈز کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیراعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) حلقہ PK-34 ضلع صوابی میں جاری کاموں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب عبدالکریم: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ د دې سوال بابت کښې پارلیمانی سیکرټری صاحب ما سره میټنګ کړے دے او زه ئے مطمئن کړے یم، زه Stress نه کوم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر1513۔۔۔۔۔

جناب سلطان محمد خان: جناب سپیکر! دې 1486 باندې زه یو ضمنی سوال، د منسټر صاحب نه تپوس کول غواړم تاسو۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا Withdraw شوے دے، دا Withdraw شوے دے۔ 1513 کریم خان۔

* 1513 _ جناب عبدالکریم: کیاوزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوابی ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے شاہ منصور ٹاؤن شپ کا کام مکمل کیا ہے؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ٹاؤن میں سوئی گیس، بجلی، سیوریج کا کتنا کام ہوا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات) (الف) ہاں جی، صوابی ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے شاہ منصور ٹاؤن میں کام مکمل کر لیا ہے۔

(ب) (i) صوابی ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے شاہ منصور ٹاؤن میں سوئی گیس پائپ لائن 100 فیصد بچھا دیا ہے اور 'مین' کنکشن کیلئے سوئی نادرن کمپنی کو مبلغ -/75000 ,11 روپے مئی 2012 میں ادا کئے ہیں جبکہ سوئی نادرن گیس پائپ لائنز لمیٹڈ نے محکمانہ وجوہات کی بناء پر ابھی تک 'مین' کنکشن نہیں لگایا۔

(ii) صوابی ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے شاہ منصور ٹاؤن میں بجلی اور سیوریج کا کام بھی 100 فیصد مکمل کر لیا ہے۔

جناب عبدالکریم: تھینک یو جی۔ دا جی د شاہ منصور ٹاؤن شپ متعلق دا کوئسچن دے زما، دیکښے ډیپارټمنټ لیکی چې یو کروړ او اوولس لکھه روپئ مونږ سوئی گیس له جمع کړې دی-----

جناب سلطان محمد خان: جناب سپیکر! زما په دې باندې ډیر ضروری خبره ده، تاسو ما له اجازت را کړئ چې زه پرې خبرې وکړم-----

جناب سپیکر: گوره دا ټول به مونږ د پروسیجر مطابق چلوؤ، دا معزز رکن خپله کړے دے په دې باندې دغه نشی کیدے، ما ته خپله Written Withdraw کښې را کړے دے۔ کریم خان! مخکښې څه 1513۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر صاحب، ډیپارټمنټ دا لیکی چې یو کروړ او اوولس لکھه روپئ مونږ سوئی گیس له جمع کړې دی، نو دومره لوئے ټاؤن شپ او دا اوړو کښې ماله پیسې، او بل خوا دا لیکی چې د دې ټاؤن شپ ټول کار مکمل دے۔ نو دیکښې د سیوریج پوزیشن ئے داسې دے چې ټول مات گوډ دے، ستا هم ضلع ده سپیکر صاحب! بابر خان دا دے مخامخ ناست دے، د دوئ حلقه ده، که زما دې خبرو کښې څه داسې تضاد وی نو دوئ د پاځی او د دې دغه د وکړی۔ هم دغه رنگې بجلی چې ده، د هغې هم پکښې مکمل کمے دے۔ جناب سپیکر صاحب، زما دا خواست دے چې زما دا کوئسچن د هم کمیټئ ته ورکړے شی چې پته ئے ولگی چې یره د دې اصلیت څه دے؟ ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات) سر! ایک تو یہ جو ایک کروڑ 17 لاکھ کا انہوں نے فگر بتادیا ہے، I will correct it، یہ 11 لاکھ 75 ہزار ہے اور اگر جواب پہ انہوں نے غور کیا ہو تو جواب میں لکھا گیا ہے کہ سوئی گیس پائپ لائن 100 فیصد بچھائی گئی ہے اور 'مین' کنکشن کیلئے، 'مین' کنکشن کیلئے سوئی نار درن کمپنی کو مبلغ 11 لاکھ 75 ہزار روپے 2012 میں ادا کئے ہیں جبکہ سوئی نار درن نے محکمانہ وجوہات کی بناء پر ابھی تک 'مین' کنکشن نہیں دیا ہے اور یہ جو روڈ اور سیوریج کا کام ہے، یہ ویسے پرانا ٹاؤن شپ ہے، اس میں کام ہوا ہے۔ میں ان سے بالکل Agree کرتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ وہ Damage ہوا ہو گا، سیوریج کا نظام بھی Damage ہوا ہو، میں خود نہیں گیا ویسے اور یہ وہاں سے تعلق رکھتے ہیں، ہمارے معزز ممبر ہیں، اگر یہ کہتے ہیں کہ روڈز کا سسٹم ٹھیک نہیں ہے اور سیوریج کا سسٹم ٹھیک نہیں ہے تو یہ بالکل درست کہتے ہیں لیکن یہ کام کیا گیا ہے، رفع کیا گیا ہے، سیوریج کا نظام بھی کیا گیا ہے اور روڈز کا نیٹ ورک بھی۔ مزید یہ Improvement چاہتا ہے تو میرے خیال میں، میرا خیال ہے کمیٹی میں بھیجنے کی بجائے اگر یہ تجویز کرتے ہیں کہ اس کو اے ڈی پی میں ہم شامل کریں اور اس کیلئے روڈز کی بہتری کیلئے اور سیوریج نظام کی بہتری کیلئے، تو یہ ایک متبادل تجویز ہے۔ اگر یہ کمیٹی میں لے جانا چاہتے ہیں تو اس پہ بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے I have no objection, he has the choice، وہ یہ چاہتے ہیں کہ اس پہ ہم کام کریں اور اس کو Improve کریں تو This is one option. Second option is کہ اگر وہ کمیٹی میں بھیجنا چاہتے ہیں I am ready to send it to the Committee۔

جناب سپیکر: جی کریم خان۔

جناب عبدالکریم: منسٹر صاحب Commitment کوی را سرہ، زہ بہ Honour کڑم۔

Mr. Speaker: Okay.

جناب عبدالکریم: مہربانی۔

جناب سپیکر: جناب زرین گل صاحب، 1363۔

* 1363 _ جناب زرین گل: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2008 میں ERRA کے فنڈ سے شگئی تا کالش ضلع تورغر شنگل روڈ کی تعمیر شروع ہوئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا شگئی تا کالش تک روڈ کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے، نیز مذکورہ روڈ کا بنیادی تخمینہ لاگت اور نظر ثانی شدہ تخمینہ لاگت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، روڈ کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے، مذکورہ روڈ کا بنیادی تخمینہ لاگت 58.673 ملین روپے تھا اور نظر ثانی شدہ تخمینہ لاگت 94.778 ملین روپے تھا۔

جناب زرین گل: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه محترم سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 1363 (الف) (ب)۔ سر! دیکښې ما تپوس کړے وو چې آیا دا روډ چې دے دا مکمل شوے دے؟ په دې (ب) کښې ما له دوئ جواب را کړے دے چې شګئ تا کالش روډ چې دے، د دې تعمیر مکمل شوے دے۔ سر، دا روډ چې دے، دوئ چې د دې کوم سروے کوله 58.673 million د دې Estimated cost وو، بیا چې کوم دے Revised estimate کښې 94.778، لیکن بیا د دې ډیپارټمنټ دې غلط بیانئ ته وګوره چې یو ئے خود سروے چې کوم رقم ایښے وو، بیا رقم چې دے هغه 80 percent چې کوم دے د پاسه نوره اضافی خرچه پرې راغلې ده، په دیکښې د نورو ځایونو هم پیسې ورکړې دی، کالج ته روډ نه دے رسیدلے او دا روډ چې دے، دا روډ د کرپشن یو کنده جوړه شوې ده۔ محترم سپیکر صاحب، زه Categorically on floor of the House دا وایم چې په دیکښې کرپشن شوے دے او زه ستاسو په وساطت دا وایم چې دا کمیټئ ته ریفر کړئ او چې د دې تحقیقات وشی۔ پیسه ډیره ضائع شوې ده، تقریباً چار کروړ روپئ چې دی په دیکښې غبن شوے دے۔

جناب سپیکر: عارف یوسف۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر۔ سر، یہ جس روڈ کی بات کر رہے ہیں شگئی تا کالش، اس روڈ کی ٹوٹل جو Length ہے، وہ آٹھ کلومیٹر ہے اور یہ شروع جو ہوا تھا، وہ 2008 میں شروع ہوا تھا اور اس کی Completion 2010 میں ہوئی ہے۔ تو اس کی جو شروع میں

Estimated cost لگائی ہوئی تھی، وہ تو سر، Estimated cost تھی لیکن بعد میں جب اس کا تخمینہ لاگت اور مکمل جب روڈ ہوا تو اس وقت 94.778 ملین ہے، تو اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ Last government میں ہوا تھا اور اس میں جو تقریباً آٹھ کلو میٹر روڈ ہے، یہ جی، اور تقریباً 94 ملین اس پہ لگنا کوئی ایسی وہ نہیں ہے، میرے خیال میں آج کل جو ریٹ ہے ان سے کم پیسوں پہ یہ بنایا گیا ہے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ہاں جی، زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: اوس زه حیران دا یم، زه دا وایم چې په دیکښې کرپشن شوے دے، دا کمیټۍ ته دغه کړئ، کمیټۍ ته ئے واستوئ۔ اوس زه حیران دې ته یم چې دے څنګه Resist کوی دا دغه؟ ګوره ټرانسپیرنسی ستاسو یو مشن دے، اوس زه چې کوم دے دا توجه راغوښتل غواړم چې دا دا ټایونوکښې کرپشن دے او دا ټهیک کول دی او زه حیران دې ته یم چې دے وائی چې نا، نا دا خو 94 فلانکے ډینګرے، په دغه وخت کښې چې کوم دے څه چل شوے وو، (ہنستے ہوئے) چار کروړ روپئ زیاتې وتلې دی او هلته به ئے پته اولګی کنه، که ټهیک وی نو څه دغه خو نشته دے چې که ټهیک وی ټهیک به وی، واستوئ ئے کمیټۍ ته، هلته به ئے وګورو او پته به ئے اولګی چې څه چل شوے دے؟

جناب سپیکر: جی، عارف یوسف صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: سر، اس میں اگر یہ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے کمیٹی کو چلا جائے، میں اس پہ اعتراض نہیں کرتا (تالیاں) لیکن اس میں گزارش ان سے یہ ہے کہ ٹائم ضائع ہوگا، اس میں خرچہ آتا ہے کمیٹی پہ اور یہ شیڈول ریٹ سے کم ہے لیکن آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے، جیسے مناسب سمجھتے ہیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 1363, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

(Applause)

Mr. Speaker: Question No. 1514, Mohtarama Uzma Khan, not present. Question No. 1488, Sardar Hussain Babak Sahib.

* 1488 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بونیر PK-77 میں موضع چڑ کوٹ سے در گلئی، چڑ کوٹ سے منگل تھانہ کے کچے روڈ کی حالت انتہائی خراب ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ دونوں روڈز کی پختگی کیلئے بجٹ میں رقم مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) اگر صوبے کی مالی حالت نے اجازت دی تو محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع بونیر کی بحالی اور بہتری کیلئے درج ذیل سکیموں کو مجوزہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 15-2014 میں شامل کیا جائے گا:

| نمبر شمار | سکیم کا نام | لمبائی | تخمینہ لاگت |
|---|---|---|---|
| 01 | چڑ کوٹ غازی کوٹ در گلئی روڈ | 24 کلومیٹر | 288.00 ملین روپے |
| 02 | چڑ کوٹ منگل تھانہ روڈ | 07 کلومیٹر | 84.00 ملین روپے |

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب. سپیکر صاحب، کوئسچن نمبر 1488۔ سپیکر صاحب، زما په بونیر کښې څه علاقه دا سې ده چې هلته دا روډ چې دے هغه ډیر زیات خراب دے او بیا ما ریکویسټ هم ډیپارټمنټ ته کړے دے او جواب کښې ما ته وئیلې شوی دی په (ب) جز کښې "اگر صوبے کی مالی حالت نے اجازت دی تو محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع بونیر کی بحالی اور بہتری کیلئے درج ذیل سکیموں کو مجوزہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 میں شامل کیا جائے گا"۔ سپیکر صاحب! یو خو دا چې د دوه روډونو ما نشاندهي کړې وه، دا وړومبے روډ چې دے د دې خو یو (ہنسی) بخښنه غواړم، دا نهه کلومیټر دے، دوئ 24 کلومیټر ورکړے دے نو دا 24 کلومیټر نه

دے۔ زه ئے ورته اسانوم، 24 کلومیټر روډ د نه جوړوی، دا نهه کلومیټره دے او که منسټر صاحب جواب را کړی نو بیا به پرې خبره وکړم۔

جناب سپیکر: عارف یوسف۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات): سر، یہ ان کا جو 'مین' سوال ہے، بابک صاحب کا۔۔۔۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر! که ستاسو اجازت وی نو زه یوه خبره کول غواړم او هغه دا چې۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا ضمنی سوال ہے، جی کریم خان صاحب۔

جناب عبدالکریم: څنګه چې جی ډیپارټمنټ بابک صاحب له دا کلومیټرې سیوا لیکلی دی نو زما د کنډ پارک چې زمونږ د دې صوبې یو پارک دے، زما په حلقه کښې د هغې او د اله ډهیر کلی او طورډهیر کلی دا روډ، د دې هم دغه پوزیشن دے۔ ډیپارټمنټ شپاړس کلومیټره روډ لیکلے وو او هغه Actually د دې نه کم دے او مونږ ته هم دا خبره کیده چې یره مالی پوزیشن ټهیک وی د صوبې نو چې کله زمونږ خبره شی، د روډ نو خبره شی بیا مالی پوزیشن دے او مونږ Facts and figures راولو چې نوره صوبه کښې څنګه دے، نو ستاسو د چیئر په وساطت زمونږ دا، چې دا مالی پوزیشن لږ غوندې مونږ د پاره هم Relax کړئ جی۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: عارف یوسف۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: سر، اس میں پہلے بھی کریم صاحب نے کوئسچن کیا تھا، میں نے ان کو، بالکل مطمئن تھے۔ اگر کل یہ کوئی ٹائم تھوڑا سا دیدیں تو ان کو باقاعدہ مطمئن کر دیں گے اور یہ سر، اس کا باقاعدہ اپنا طریقہ ہوتا ہے، ڈرافٹ اے ڈی پی میں ہماری طرف سے اگر یہ کہیں بالکل ہم ڈال دیتے ہیں اس کو اور باقی فنانس اور پی اینڈ ڈی کا اس میں بھی ہم کوشش کریں گے کہ اس میں آجائے تو بہتر ہے لیکن اگر یہ ہمیں کہتے ہیں تو میں ان سے کہتا ہوں کہ ہم ان کو جو ڈرافٹ اے ڈی پی ہے، اس میں ڈال دیتے ہیں، بالکل جی۔

جناب سپیکر: اور بابک صاحب؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: بابک صاحب کی طرف، اس میں سر، جو 'مین' اس میں کوئسچن ہے، اس میں کلو میٹر کا، خیر ہے مجھے جو یہ رپورٹ، اس میں 24 کلو میٹر لکھا ہوا ہے، میں معلومات بھی کر لیتا ہوں لیکن اس میں جو 'مین' مسئلہ ہے کہ انہوں نے کہا، اگر صوبے کی مالی حالت نے اجازت دی تو سر، اس میں یہی ہے کہ بابک صاحب سے میری گزارش ہے، ان کے تقریباً آج کوئی چار کوئسچنز ہیں، تقریباً وہ ایک ہی نوعیت کے کوئسچنز ہیں، 1488، 1515، 1516 اور 1517 اور ایک اس میں Repair کا ہے، باقی تقریباً آپ کے ایک ہی نوعیت کے کوئسچنز ہیں۔ تو اس میں یہ ہے کہ ہمیں صوبے کی جو، جس طرح اس میں کہا بھی ہے کہ مالی حالت کو دیکھ کے ہم ان کو ڈرافٹ اے ڈی پی میں، میں یہ آپ سے کہتا ہوں کہ ہم نے ڈال دیا ہے جی، جتنے آپ کے کوئسچنز آئے ہیں، ڈرافٹ اے ڈی پی میں ہم نے ڈال دیئے ہیں لیکن اس میں آگے اس کو دیکھتے ہوئے کہ بھئی ہمیں فنانس اس میں اجازت دیتا ہے تو اس کے مطابق پھر اس کو 2014-15 اے ڈی پی میں بھی اس کو کر دیں گے لیکن ڈرافٹ اے ڈی پی میں یہاں پہ آپ سے Commitment کرتا ہوں کہ اس میں ڈال دیئے ہیں جی، سارے آپ کے کوئسچنز جی۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب. سپیکر صاحب، داسې ده چې دا ډیر معنی خیز جمله ده زمونږ د پاره، د اپوزیشن د پاره او زه دا Quote کوم. دا کریم خان صاحب چې د دې نه مخکښې کوم کوئسچن Withdraw کړو، صرف یو فکر وایم چې پبلک هیلتهـ ډیپارټمنټ کښې، دا د دې صوبې مالی چې کوم اجازت نامه به دوئ ته پکار وی زمونږ د سکیمونو د اچولو د پاره، د هغې په ضمن کښې دا خبره کوم چې په صوابئ کښې په پبلک هیلتهـ ډیپارټمنټ کښې 478 ملین چې دی دا خو د حکومت ممبرانو ته ریلیز شوې، هلته د صوبې مالی حالت چې دے هغه اجازت نامه ورکړه چې دوئ له پیسې ورکړئ خو د اپوزیشن د ممبر خبره راځی نو بیا هغوی دوه کسانو ته صرف لس ملینه ملاویږی نو هلته بیا د صوبې مالی حالت چې دے هغه اجازت نامه چې ده، بیا هغه Locked ده، هغې پیسې Locker لګیدلے دے. سپیکر صاحب، زه دا ګنړم چې دلته مونږ کوئسچن

راؤړو، د علاقې مسئلې چې دی، هغه حکومت ته وړاندې ایږدو او مونږ په دې خبره باندې هم پوهیږو چې د صوبې مالي حالت چې دے، الله د کړی چې دا ډیر زیات مضبوط شی، دا کمزورے دے خو داسې خو نه کنه، داسې خو په یو حکومت کښې هم نه دی شوی چې 95 پرسنټ فنډ چې دے دا به ټریژری بنچز ته بالکل په بلډوزرو باندې وراړیږی او پینځه پرسنټه فنډ چې دے دا به دې اپوزیشن ته راځی؟ نو زه بیا په دې خبره نه پوهیږم چې دا زمونږ د پاره چې کوم معنیٰ خیز الفاظ استعمالیږی، دا بالکل مناسب خبره نه ده او زه منسټر صاحب ته وایم چې زه په دې خبره پوهیږم چې په ډرافټ اے ډی پئ کښې نه، که دا ما سره وعده کولې شی چې د 24 په ځائې ما درته 9 کړو، ستا ډیپارټمنټ خو تا ته وئیلی وو چې 24 کلومیټر دے کنه، دا د 24 نه 9 معاف کړه، Minus کړه، دا تا ته معاف شو، دا 9 کلومیټر او دا 7 کلومیټر که ته کوشش کولے شې او دلته نن اعلان کولے شې چې زه ئے په اے ډی پی کښې اچوم نو زه به خپل کوئسچن چې دے، دا به Withdraw کړم۔

جناب سپیکر: جناب عارف صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات وتعمیرات: سر! میں پھراس میں گزارش کرتاہوں بابک صاحب سے کہ یہ ایک ہی نوعیت کے تقریباً چار پانچ کوئسچنز ہیں جی، میں ذرا بابک صاحب کی توجہ چاہونگا جی، اس میں۔ اس میں ہمارا جو سی اینڈ ڈبلیو کا اس دفعہ کا جو بجٹ کا ٹوٹل ہے، وہ تقریباً چار بلین تھا جی، ٹوٹل اور بابک صاحب کے جو، میں گزارش کرونگا ان سے کہ جو چار پانچ کوئسچنز آئے ہیں، صرف ان کا جو بجٹ بنتا ہے، پانچ بلین کا ہے جی۔ جتنے آپ کے کوئسچنز آئے ہیں، ان کو میں نے ٹوٹل Calculate کیا ہے جی، تو وہ اس میں یہ ہے کہ بالکل میں آپ سے یہ ایک Promise کرتاہوں کہ اس میں ہم اپنی جو مالی حالت یا اس کو دیکھتے ہوئے ڈرافٹ اے ڈی پی میں ہم نے ڈال دیا ہے جی لیکن اس میں فنانس اور اس میں آگے تھوڑے سے ہوتے ہیں، اس کو ہم اپنے مالی حالات کو دیکھتے ہوئے آپ کی جتنی سکیمز ہیں اور جس طرح عبدالکریم صاحب کو بھی میں نے کہا کہ کام کرینگے اس میں اور جتنی آپ کی سکیمز ہیں، اس میں ہم ضرور اس کو اپنی جو ڈرافٹ آگے اے ڈی پی 2014 میں کوشش کرینگے کہ مالی حالات کو دیکھتے ہوئے اس میں بھی ڈال لیں جی۔ تھینک یو جی، شکریہ۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، داسې ده، زه دا سوال اوړدوم نه ځکه چې د نورو ملګرو هم کوئسچنز دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، تاسو اوس خبره وکړئ۔

جناب سردار حسین: زه سپیکر صاحب! ستاسو په نوټس کښې بله خبره هم راوستل غواړم او د دې هاؤس په نوټس کښې هم دا خبره راوستل غواړم چې د روډز سره متعلقه ده چې زمونږ په دې صوبه کښې، زمونږ په حکومت کښې JICA یو پراجیکټ دے چې د JICA په مرسته سره په دې صوبه کښې 500 کلومیټره روډ چې دے، دا په صوابئ کښې، دا په مردان کښې، دا په بونیر کښې، دا په شانګله کښې، دا په چارسده کښې، دا په نوښار کښې، هری پور کښې، په ټولو ضلعو کښې، اوس زه په دې پوهیږم چې زمونږ دلته کوئسچن راوړل دی او زه په دې هم پوهیږم چې دا ضروری نه ده چې کوم کوئسچن چې مونږ راؤړو، کوم ډیمانډ د مونږ وکړو، تاسو د مونږ سره وعده وکړئ خو زه هغې بنیادی خبرې له راځم چې د څوارلس اربو سکیم دے، د څوارلس اربو روپو سکیم دے او دا سکیم چې دے د Donors funded scheme دے، په دیکښې پراونشل فنډ چې دے دا ډیر Nominal دے۔ اوس دې حکومت داسې کار کړے دے چې هغه JICA Project چې څه دے، په هغې ټولو Ongoing schemes باندې چې په هغې کښې پنځوس فیصده کار شوے دے، په هغې شپیته فیصده کار شوے دے، د هغې سټرکچر ورک کښې ئے چینج راوستے دے، په هغې کښې ئے سیونګ کړے دے او هغه ټول ډیپارټمنټ ئے بدل کړے دے او دې خبرې ته ئے مجبوره کړے دے چې یو ارب او 35 کروړ روپئ وزیر اعلیٰ صاحب په هغې کښې سیونګ کړے دے او په نوښار کښې او په پیښور کښې او په هری پور کښې د هغې Against پی سی ونې ئے جوړې کړې دی او د هغه سیونګ نه چې د ډونرز پرې Observations هم دی۔ سپیکر صاحب، یو طرف ته دا خبره کیږی چې دلته کښې مونږ یو روډ ورکړو نو وائی چې په هغې باندې پینځه بلینه روپئ خرچه کیږی، که بیا زه نن دا تپوس وکړم چې په بونیر کښې په یو پورشن کښې 23 کلومیټر روډ روان دے، د

هغې نه وزیر اعلیٰ صاحب او دا صوبه یوولس نیم کروړه روپئ سیونګ کوی، د بونیر نه ئے رااوچتوی او نوښار ته ئے راوړی، دا مولانا صاحب دلته ناست دے، د دوئ په حلقه کښې یو روډ دے شلور نیم کروړه روپئ په هغې کښې سیونګ کوی او هغه ایډمنسټریشن ئے مجبوره کړے دے، نو بیا زه دا تپوس نشم کولے؟ که نن په بونیر کښې یو روډ کچه دے او په یو روډ کښې سیونګ راځی نو آیا د بونیر نمائنده په حیث باندې زه د دې حکومت نه دا پښتنه کولے شم، دا توقع کولے شم چې دغه یوولس نیم کروړه روپئ او دغه شلور نیم کروړه روپئ چې دی، دا هم د بونیر په هغه کچه روډونو باندې اولګوه چې هغه روډونو پرې پاخه شی؟ ما له به وزیر صاحب بیا د دې خبرې څه جواب راکوی؟ سپیکر صاحب، مونږ چې دلته دا نکتې راپورته کوؤ، په دې غرض ئے راپورته کوؤ چې دا په دې ډیپارټمنټس کښې کوم څیزونه روان دی، دا خو بیله خبره ده، دا ډیره زیاته د افسوس خبره ده، پکار دا ده چې حکومت دې ټولو څیزونو ته ډیر په سنجیدګئ سره وګوری او زه، بالکل صحیح ده ما ته پته ده د منسټر صاحب مجبوری ده، دا سکیمونه هغه په اے ډی پی کښې نشی اچولے ځکه چې په اے ډی پی کښې به ته زما سکیم څنګه واچوې؟ زما خپلو یویشتو ملګرو سره سره او برګ برګ ګلونه اچولی دی نو ته چې، حکومت چې هغه رضا کوی نو ما به څنګه دغه کړې اول خو به هغه رضا کوی نو د هغې نه پس به ما رضا کوې۔ په هغې مجبورئ باندې زه پوهه یم (تالیاں) خو دا ده چې زه به دا کوئسچن واپس واخلم۔

جناب سپیکر: مہربانی۔جی جی احمد خان بہادر صاحب۔

جناب احمد خان بہادر: تهینک یو مسټر سپیکر۔ سر، بابک صاحب خبره وکړه د JICA، د جاپان د ګورنمنټ چې کوم Funded سکیمونه وو، هغه زمونږ په پختونخوا کښې د هغې په حوالې سره جناب والا، زمونږ په مردان کښې چې کومو کومو روډونو باندې کار شروع وو، په هغې کښې زیات روډونه داسې وو چې په هغې باندې 70, 80 percent کار شوے وو۔ موجوده ګورنمنټ هم هغه خبره ده بابک صاحب چې کومه وکړه، د سیونګ د پاره چې کوم بریجز وو، هغه ئے زاړه بریجونه پریښودل او هغه د سړک هغه Width ئے کم کړو، صرف د دې د پاره

چې دیکښې سیونګ وشی او دغه پیسې په نوښار کښې او په بل ځائې کښې یوټیلائز شی۔ زما ګزارش دا دے چې دا خو چونکه د بهر ملک امداد وو، مونږ سره او په دې ټول پختونخوا کښې دا وو، دا یوائې دا نه وو چې ګنې دا یا په مردان کښې وو یا په بونیر کښې وو، دا په ټوله پختونخوا کښې وو نو دا مهربانی د وشی، دې ګورنمنټ ته دا التجاء ده د دې هاؤس د طرف نه چې دا کوم پراجیکټس وو او په کومه طریقه سره د دې منظورئ شوې وې او د دې پی سی ونې جوړې شوې وې، هم هغه طریقې سره د دا پایه تکمیل ته ورسوی۔ تهینک یو، مسټر سپیکر۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر1516، بابک صاحب، سوری1515۔

* 1515 _ جناب سردار حسین: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) ضلع بونیر PK-77 میں خانانوڈھیری سے نگرئی کے مقام تک روڈ کی حالت انتہائی خراب ہے؛

(ب) اگر(الف)کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نئے بجٹ میں اس روڈ کی پختگی کیلئے رقم مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک(وزیر اعلیٰ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) اگر صوبے کی مالی حالت نے اجازت دی تو محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع بونیر کی بحالی اور بہتری کیلئے درج ذیل سکیم کو مجوزہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 15-2014 میں شامل کیا جائے گا:

| سکیم کا نام | لمبائی | تخمینہ لاگت |
|---|---|---|
| خانانوڈھیری نگرئی روڈ | 6کلومیٹر | 72.00 ملین روپے |

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! دا 1515 سوال دے او زه به منسټر صاحب ته اووایم چې لږ د د خدائے نه هم اویرېږی، دا یو وعده خو د وکړی کنه، (قہقہہ) یو خو ورته زه هم پرېږدم خو د یو خو د دے هم وعده وکړی کنه سپیکر صاحب؟

جناب سپیکر: عارف صاحب۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات): سر! میں تو یہ سمجھا تھا کہ بابک صاحب نے یہ Collective جواب دیدیا ہے کہ یہ سارے واپس لیتے ہیں۔ اس میں سر، وعدہ تو میں اسلئے کہ Responsible ہوں، اس بات کا وعدہ نہیں کر سکتا جی لیکن اس میں وہی والی بات ہے کہ کوشش کرینگے کہ اس کو ڈالیں گے، میری آپ سے گزارش ہے جی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: ہاں، بابک صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! وہ تو اس کا جواب دے رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں بابک صاحب سے ریکویسٹ کرونگا کہ وہ اس کو Withdraw کرلیں سر۔

جناب سپیکر: بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: صحیح ده سپیکر صاحب، ډیر ما ته ښکاری دا چې په ټولو وزیرانو کښې ما ته ښکاری چې دا ډیر ښې وسه وزیر دے نو دا به هم واپس واخلم۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 1516۔

* 1516 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بونیر میں حلقہ PK-77 میں امبیلا سے جانگئی کے مقام تک روڈ کی حالت خراب ہو گئی ہے اور مسلسل خراب ہوتی جارہی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کب تک فنڈ مختص کر کے مذکورہ روڈ کی دوبارہ مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع بونیر کی طرف سے رواں سال کے سالانہ (2013-14) AOM&R پروگرام میں مذکورہ روڈ کی مرمت کی مد میں 1.40 ملین روپے حکومت سے منظور کروائے گئے ہیں جس پر حکومت کی طرف سے فنڈ کی فراہمی کے بعد کام شروع کیا جائے گا۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! دا چې کوم سوال 1516 دے ، ستاسو هم لږه توجه جي غواړم۔ دا بلیک ټاپ روډ دے ، شوے دے-----

جناب سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: او زما دا یقین دے چې دا روډ چې دے دا اوس خرابیدو طرف ته روان دے او په دې باندې ډیره زیاته خرچه شوې ده۔ زما به د منسټر صاحب نه هم دا خواست وی او د ډیپارټمنټ نه به هم دا خواست وی چې په دې روډ باندې ډیره زیاته خرچه شوې ده او دا روډ اوس روان دے ماتیږی-----

جناب سپیکر: دا ستاسو د دغه نه چې دغه پورې دے ، امبیلې پورې۔

جناب سردار حسین: نه جی، دا د امبیلې نه، امبیلې کنډاؤ نه جانګئ پورې دا 'مین' روډ چې کوم دے چې کوم تورغر ته هم وتلے دے ، دا زرین ګل خان دلته ناست دے ، دا تورغر ضلعې ته هم وتلے دے او دا قابل توجه سپیکر صاحب! ځکه دے چې خدائے مه کړه که یو کال دوه پرې نور داسې واؤریدل نو بیا به مکمل روډ چې دے هغه به بیا دغه کول غواړی، په هغې باندې به ډیر زیات لګښت راځی جی۔ نو زما به کم از کم منسټر صاحب ته دا خواست وی چې دا خو په هر شکل وی، د دې خو کمټمنټ ځکه وکړه چې دا ډیر لوئې لګښت په دې روډ باندې راغلے دے او ډیر لوئې چلن دے پرې، د دوه درې ضلعو چلن دے پرې او دا روډ چې دے دا ډیر زیات وران دے بې کاره کیږی نو دا خو فوری طور باندې د دې د پاره دغه کول پکار دی۔

جناب سپیکر: جی عارف صاحب۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات وتعمیرات): سر! یہ جو روڈ ہے، یہ تقریباً 25 کلو میٹر ہے ٹوٹل، اس میں تقریباً 14 کلو میٹر جو روڈ ہے وہ خراب ہے، باقی بہتر ہے جی، 14 کلو میٹر اور اس کیلئے تقریباً Repair کیلئے 14 لاکھ روپے منظور ہو چکے ہیں اور اس میں تقریباً ڈیپارٹمنٹ سے ریلیز ہوتے ہی اس پر کام شروع کر دینگے جی۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! داسې ده منسټر صاحب هم زما په شان ساده دے، ډیپارټمنټ لږ داسې دغه کړے دے، د هغې دوئ د ایم اینډ آر خبره کوی چې کوم سالانه ایم اینډ آر دے، دا سپیکر صاحب! تاسو ته هم زما ریکویسټ دے چې اوس به شاید چې ډیرې کمې پیسې ولګی، شاید چې کروړ یو نیم کروړ روپۍ پرې ولګی نو زه به هم سیکرټری صاحب سره خبره وکړم او منسټر صاحب د هم کمټمنټ وکړی ځکه چې دې روډ ته کټل پکار دی، دا پوخ روډ دے او خدائے مه کړه کال دوه پس به----

جناب سپیکر: دا زما خیال دے 'مین' روډ دے۔

جناب سردار حسین: کال دوه پس به بیا شاید چې تیس پینتیس کروړ باندې به هم برابر نشی او اوس به په یو نیم کروړ یا دوه کروړ روپو باندې برابر شی نو Kindly د دې کمټمنټ وکړئ نو مهربانی به وی۔

جناب سپیکر: جی عارف صاحب۔

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اچھا جی، احمد خان بهادر، ډیره موده پس راغلے ئې دا موقع ده۔

جناب احمد خان بہادر: تهینک یو مسټر سپیکر۔ سر! دا کوئسچن چې دے، د ایم اینډ آر په حوالې سر، یو خبره دغه کوؤ چې دا ضمنی سوال نه دے، سپلیمنټری خو سر! ما یو ګزارش کولو چې Normally ایم اینډ آر فنډ چې کوم ډیپارټمنټ ته به ملاؤیدو، هغه د هغې لوکل ایم پی اے په Recommendation باندې به ئے یوټیلائز کولو۔ مونږ به ورته Identify کړل سکیمونه او هغوی به هغلته کار وکړو او زما یقین دے چې د اپوزیشن دې ټولو ممبرانو سره به هم دغه شان کیږی چې مونږ نه څوک تپوس نه کوی، ډیپارټمنټ مونږ نه تپوس نه کوی او نه زمونږ نه مشوره اخلی او د خپل ځان نه هغه پیسې بلکه د یوې حلقې نه ئے بلې حلقې ته تبنتوی، کوم ځائې کښې چې د حکومت ملګری وی۔ نو زما ګزارش دا دے چې د کومې حلقې د پاره دا مختص شوې وی، که هغه د اپوزیشن ممبر وی او که هغه د حکومت بنچز ممبر وی، د هغوی په مشوره باندې او د هغوی په مرضئ باندې

بلکه سر! زما یو ریکویسټ دا دے د دې هاؤس په توسط سره، جناب والا! زما یو ریکویسټ دا دے چې مهربانی وکړئ او تاسو دا رولنګ ورکړئ چې دا کوم متعلقه ایم پی اے وی، د هغه په مرضئ باندې او هغه چې کوم سکیم Identify کړی، په هغه ځائې باندې د دا ولګوی۔ تهینک یو ویری مچ سر۔

جناب سپیکر: زما په خیال باندې دیکښې خو څه شک نه دے پکار چې کوم ځائې کوم منتخب نمائنده دے نو په هغه حلقه کښې چې څومره کار کیږی د هغه په مشوره او د هغه دغه پکار دے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی عارف صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: شکریہ جناب سپیکر۔ سر! میری اس میں گزارش ہے بابک صاحب سے کہ اس میں، میں نے کہا ہے کہ اس کیلئے فنڈ منظور ہو چکا ہے، فنڈ منظور اس کا ہو چکا ہے، 14 لاکھ روپے، اس میں تقریباً Repair کی مد 14 کلومیٹر کیلئے ہو چکا ہے اور صرف ریلیز ہوتے ہی اس کے اوپر کام شروع کر دینگے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، بابک صاحب! یہ آپ اس میں ایک تو ایم اینڈ آر والا، یہ کیا آپ چاہتے ہیں، Specific کیا چاہتے ہیں؟

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! په دې باندې ډیپارټمنټ پوهیږی او زما یقین دا دے چې ډیپارټمنټ کښې ډیر ښه سینیئر خلق ناست دے، هغوی۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: سر! ڈیپارٹمنٹ یہاں پر موجود ہے، اگر کہیں تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں جی، بالکل ابھی بیٹھ جاتے ہیں۔

جناب سردار حسین: بالکل جی، بالکل۔ هغوی زما په دې خبره پوهیږی، دا روډ به کال دوه پس۔۔۔۔

جناب سپیکر: بریک میں اگر آپ، ڈیپارٹمنٹ کے آفیسرز بھی بیٹھے ہیں اور آپ لوگ بیٹھ جائیں اور اس میں ڈسکس کر لیں تو بہتر ہو گا، ٹھیک ہے؟

جناب سردار حسین: ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: سیکرٹری صاحب موجود ہیں یہاں پر، سیکرٹری صاحب موجود ہیں۔

Mr. Speaker: Okay.

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: ٹھیک ہے، شکریہ جی۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 1517۔

* 1517 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بونیر PK-77 میں گاؤں کوگا سے لیکر پولیس سٹیشن ناوگئی براستہ سورا روڈ کی حالت انتہائی خراب ہو چکی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کب تک مذکورہ روڈ کی پختگی کیلئے رقم مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) اگر صوبے کی مالی حالت نے اجازت دی تو محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع بونیر کی بحالی اور بہتری کیلئے درج ذیل سکیم کو مجوزہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 2014-15 میں شامل کیا جائے گا:

| سکیم کا نام | لمبائی | تخمینہ لاگت |
|---|---|---|
| ناواگئی سورا روڈ | 6 کلومیٹر | 72.00 ملین روپے |

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! دا 1517، او زما هم دا خواهش دے چې دا کوئسچن هم ډیپارټمنټ سره په دغه بریک کښېنو او دغه ورسره وکړو نو زما یقین دے چې----

جناب سپیکر: اوکے اوکے، ٹھیک ہے۔ کوئسچن نمبر 1364، حضرت مولانا----

(قہقہہ)

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر----

جناب سپیکر: جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! تاسو ته دا خبره کوم چې ما ته معلومات وشو چې د ده هلته نوم دے شهزاده جے یو آئی، نو آئنده د پاره به سر! دوئ ته به شهزاده جے یو آئی تاسو دا نوم اخلئ، غلط نوم به ورته نه اخلئ۔ تهینک یو، سر۔

جناب زرین گل: جناب سپیکر!

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی زرین گل صاحب۔ لږ محفل، محفل پکښې هم پکار دے کنه، صرف دا Stress والا محفل خو نه دے پکار کنه، هں۔

جناب زرین گل: دا تاسو چې ایران ته تلی وئ کنه نو د هغې نه پس تاسو اولیدل چې دوئ ډیر غټ شوی نه دی جی؟۔۔۔۔

جناب سپیکر: نو دغه یارانه خو ده نو۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی۔

* 1364 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کو مختلف مدات میں لوکل آمدنی کی مد میں ایک خطیر ریونیو موصول ہو رہا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ اس آمدنی کو اپنے علاقوں کی انفراسٹرکچر بحالی اور مختلف ترقیاتی سکیمز میں جو عوامی مفاد میں ہوں، لگاتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 13-2012 اور 14-2013 میں ضلع بونیر کی میونسپل کمیٹیز، ایم سیز اور ڈسٹرکٹ کونسل میں کن کن مد میں کتنی کتنی آمدن ہوئی ہے، نیز تینوں صوبائی حلقوں میں کس کس سکیم میں مذکورہ رقم خرچ کی جا چکی ہے، ہر سکیم کا نام، نوعیت، مقام اور موجودہ پراگریس کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ضلع بونیر میں ڈسٹرکٹ کونسل بونیر، میونسپل کمیٹی سواڑی اور میونسپل کمیٹی طوطالئی واقع ہیں۔ مذکورہ ڈسٹرکٹ کونسل اور میونسپل کمیٹیز میں آمدن، خرچ شدہ رقم، سکیم کا نام، نوعیت، مقام اور موجودہ تفصیلات لف ہیں۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه جناب سپیکر۔ دا زما سوال دے جی 1364، د بلدیاتو د ډیپارټمنټ سره Related دے۔ ما سوال کړے دے جی چې "محکمہ کو مختلف مدات میں لوکل آمدنی کی مد میں ایک خطیر ریونیو موصول ہو رہا ہے؟"۔ دوئ جواب را کړے دے، "جی ہاں"۔ بیا مې سوال کړے دے "آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ اس آمدنی کو اپنے علاقوں کی انفراسٹرکچر بحالی اور مختلف ترقیاتی سکیمز جو عوامی مفاد میں ہوں لگاتا ہے؟ دوئ جواب را کړے دے "جی ہاں"۔ بیا مې سوال کړے دے جناب، "اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 13-2012 اور 14-2013 میں ضلع بونیر کی میونسپل کمیٹیز، ایم سیز اور ڈسٹرکٹ کونسل میں کن کن مد سے کتنی کتنی آمدن ہوئی ہے، نیز تینوں صوبائی حلقوں میں کس کس سکیم میں مذکورہ رقم خرچ کی جا چکی ہے، ہر سکیم کا نام، نوعیت، مقام اور موجودہ پراگریس کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟" جواب دوئ ورکړے دے جناب، "ضلع بونیر میں ڈسٹرکٹ کونسل بونیر، میونسپل کمیٹی سواڑی اور میونسپل کمیٹی طوطالئی واقع ہیں، مذکورہ ڈسٹرکٹ کونسلز اور میونسپل کمیٹیز میں آمدن، خرچ شدہ رقم، سکیم کا نام، نوعیت، مقام اور موجودہ تفصیلات لف ہیں"۔ جناب سپیکر، بیا ما ته جواب کښې صرف د میونسپل کمیټئ سواړئ امدن او د هغې سکیمونه او ورسره د میونسپل کمیټئ طوطالئ امدن او د هغې، دا ما ته وضاحت تفصیلات دوئ را کړی دی۔ جناب سپیکر، ډسټرکټ کونسل بونیر د هغې امدن او د هغې تفصیلات ئے ما ته نه دی را کړی حالانکه دوئ په جواب کښې لیکلی دی چې "مذکورہ ڈسٹرکٹ کونسل اور میونسپل کمیٹیز میں آمدن"، د دې د ټولو تفصیلات دا لف دی، دا سوال نامکمل دے او جناب سپیکر، زما په خیال دا خو د دې ایوان یو قسم مذاق دے چې جواب یو څه لیکلے کیږی او بیا په تفصیلاتو کښې هغه نه وی، دا ډیره لویه د افسوس خبره ده او زه خو دا وایم چې په دې سره د دې ټول ایوان استحقاق مجروح شو او زه به د دې

خلاف چې کوم دے ، د محکمې خلاف او د متعلقه خلقو خلاف تحریک استحقاق راؤړم جناب سپیکر۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! د دې سره Related خبره ده۔

جناب سپیکر: جی جی، سردار حسین۔

جناب سردار حسین: زه به هم خبره وکړم، بیا به منسټر صاحب جواب ورکړی۔ سپیکر صاحب، یو خو چې کومه نکته مولانا صاحب راپورته کړه، حقیقت هم دا دے چې د ډسټرکټ کونسل ځکه چې د میونسپل کمیټز په احاطه کښې چې کوم U/Cs راځی، د هغې خو آمدن بنودلے شوے دے خو باقی ضلع چې د ډسټرکټ کونسل په احاطه کښې راځی، د هغې امدن چې دے هغه ارادتاً نه دے بنودلے شوے، یوه۔ سپیکر صاحب، دویمه خبره دا ده که منسټر صاحب مونږ ته دا اووائی چې Suppose دا ایم سی طوطالئ یا ایم سی سواړئ د دې دواړو ایم سیز په احاطه کښې چې څومره ریوینو جنریټ کیږی، دا که پراپرټی ټیکس دے ، دا که میلې دی، دا که اډې دی یا دا که بل Sources دی د ریوینو جنریشن د پاره، که منسټر صاحب دا هم اووائی چې آیا هغه ټول آمدن د هغه Concerned MCs په هغې احاطه کښې لګیدلے یا به لګی نو مهربانی به وی۔

جناب سپیکر: جناب عنایت اللہ۔

جناب عبدالستار خان: جناب! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال ہے؟

جناب عبدالستار خان: جی۔

جناب سپیکر: جی ستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: سر، تھینک یو۔ جناب سپیکر، یہ بلدیات سے متعلق یہی حالات پورے صوبے میں ہیں، باقی میں بھی پیش آرہے ہیں۔ سوال میں جو ایک چیز میں،(ب) جز کے آخر میں ڈیپارٹمنٹ جواب دے رہا ہے کہ سال 13-2012 میں کسی بھی قسم کی ترقیاتی سکیموں پر کام نہیں کیا گیا ہے اور سکیموں کی جو تفصیل دی گئی ہے، اس میں ساری سکیمیں ہیں 13-2012 کی، آج تک اگر اس پر کام نہیں ہوا ہے،

سکیمیں تجویز ہیں، بجٹ 'ایلوکیٹ' ہوا ہے تو یہ اتنا فرق، آج تک اسمبلی میں مختلف سوالات ہم نے دیکھے ہیں، اس میں اتنی غفلت کہ 2012-13 کی بھی جو سکیمیں ہیں، آج تک اس پر کام شروع نہیں ہوا ہے تو اس میں بہت بڑی وہ ہے، لہذا میں بھی سوال کرونگا کہ اس کا تعین ہونا چاہیئے کہ یہ کس نے نہیں کئے؟

جناب سپیکر: جناب عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): سر! ایک تو بابک صاحب نے جو Point raise کیا ہے، اس میں انہوں نے مجھے اسمبلی کے باہر بھی ٹیلی فون پر بات کی تھی، میں نے ان سے کہا تھا کہ ایک تو ایم سی کی حدود جو ہیں، وہ متعین ہیں، ان کے اندر جو یونین کونسلز شامل ہیں، جو اربن ایریا شامل ہے، اس کی حدود متعین ہوتی ہیں، اس کے اندر جو ریونیو جنریٹ ہوتا ہے اور جو ایم سی کے Through collect ہوتا ہے، وہ اسی ایم سی کے اوپر خرچ ہوگا۔ دوسرا فنڈ پی ایف سی کی طرف سے جاتا ہے، اس میں بھی ایک فارمولے کے تحت یہ ڈسٹری بیوشن ہوتی ہے اور میں نے ان کو انکی جو ایم سی ہے، اس کی ڈیٹیلز بھی بتائی تھیں کہ اس پر اتنے پیسے اس سال گئے ہیں اور باقی جو پیسے ڈسٹرکٹ کونسل کے اندر ڈسٹری بیوٹ ہوتے ہیں اور ڈسٹرکٹ کونسل کے ایریا میں جو سکیمیں ہوتی ہیں، وہ ڈسٹرکٹ کونسل کے ایریا میں خرچ ہوتے ہیں۔ 2012 کا جو لوکل گورنمنٹ ایکٹ تھا، اس لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے تحت ایم سی کے جو ایریاز ہیں، وہ بہت زیادہ کم ہو گئے ہیں، دو دو، تین تین، چار چار یونین کونسلز پر ایم سیز مشتمل ہیں اور ڈسٹرکٹ کونسل کا علاقہ جو ہے، وہ وسیع ہوا ہے، اس وجہ سے زیادہ تر ریونیو ڈسٹرکٹ کونسل کے پاس چلا گیا ہے لیکن یہ بات بالکل اس کی درست ہے کہ جو ایم سی ریونیو جنریٹ کرتا ہے، وہ اسی ایم سی کے اندر خرچ ہوگا اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی ایم سی کے اندر ریونیوز جنریٹ ہوئے ہیں، ایم سی نے جنریٹ کئے ہیں اور وہ باہر خرچ ہوئے ہیں تو یہ غلط ہے، یہ درست نہیں ہوا ہے، اس پر یہ مجھے اسمبلی سے باہر بھی پوائنٹ آؤٹ کر سکتے ہیں اور سوال لانا چاہتے ہیں تو سوال بھی لا سکتے ہیں۔ مولانا صاحب کی بات بالکل درست ہے کہ جو ڈیٹیلز فراہم کی گئی ہیں، اس میں سواڑی کی جو میونسپل کمیٹی ہے، اس کے فگرز کمپلیٹ ہیں اور سکیموں کی تفصیل کمپلیٹ ہے اور طوطالئی کے حوالے سے جو جواب ہے، اس جواب کے اندر لکھا گیا ہے کہ پچھلے سال میرے خیال میں ریونیو کم، 2012-13 میں چونکہ اس وقت ہم نہیں تھے تو اس وقت سکیمیں نہیں ہوئی ہیں، 2012-13 کی In process ہیں، یہ جواب

دیا گیا ہے۔ڈسٹرکٹ کونسل کی بالکل ان کی بات درست ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل کی سکیموں کی تفصیل ہے اور ریونیو کی تفصیل ہے، یہ بات بالکل ان کی درست ہے لیکن میں ان سے Promise کرتا ہوں کہ میں دوبارہ ان کے پاس وہ تفصیل لے آؤنگا، اسمبلی کے فلور پر لے آؤنگا، اگر یہ اس سے مطمئن نہیں ہوتے جس طرح یہ مطمئن ہوتے ہیں اسی طرح کرینگے۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر، ایک تو میں محترم منسٹر صاحب کو پچھلا وعدہ یاد دلانا چاہتا ہوں جو اس فلور آف دی ہاؤس پر اس نے کیا تھا کہ بونیر میں جتنی بھی اس محکمہ بلدیات میں Running schemes ہیں، میں ان کی ساری تفصیلات آپ کو دے دونگا لیکن آج تک وہ مجھے نہیں ملیں، لہذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو ڈسٹرکٹ کونسل بونیر کی آمدنی کی تفصیلات ہیں، یہ کیوں شامل نہیں کروائی گئی ہیں؟ اب آپ کے ذہن میں منسٹر صاحب! کیا تجویز کرتے ہیں، آپ؟

جناب سپیکر: عنایت خان۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ابھی ہمارے پاس Ten minutes ہیں، آپ ذرا ٹائم کا خیال رکھیں۔

جناب سردار حسین: صحیح ده سپیکر صاحب۔ زه حقیقت هم دا دے چې منسټر صاحب په دې بالکل قصوروار نه ګنړم او زما پوره پوره یقین دے چې ان شاء الله دوئ به، خو صرف د دوئ په نوټس کښې راوستل غواړم او سپیکر صاحب، ستاسو په نوټس کښې هم راوستل غواړم، زه تاسو له مثال درکوم د ایم سی طوطالئ چې د دې انکم چې دے، دا ایک کروړ 45 لاکھ روپئ دے، ایک کروړ 45 لاکھ، او دا PK-77 ده چې کومه Constituency زه Represent کوم، په دیکښې اته یونین کونسلې دی، دا باقی شپږ یونین کونسلې چې دی، دا د ډسټرکټ کونسل سره دی۔ اوس تاسو پخپله سوچ وکړئ چې د دوه یونین کونسلو د پراپرټی ټیکس او پلس دا د اډو چې کومه ریونیو ده، هغه ایک کروړ 45 لاکھ ده او بیا په دې ټوله Constituency کښې 85 لاکھ روپئ د هغې نه ملاویږی او د ډسټرکټ کونسل چې هر څومره حصه ده، هغه ورسره شامله کړئ

او د ایک کروړ 45 لاکھ نه 85 لاکھ تاسو Minus کړئ، دا هم د دې علاقې نه واخستې شوې او ډیر په احترام سره ستاسو د پارټئ چې کوم زمونږ مشر دے، هغه خپلې حلقې ته یوړې او هم دغه کار چې دے دا ئے د هغه Constituency سره وکړو۔ زه سپیکر صاحب، دا خبره ځکه کوم چې نن په دې سوچ پکار دے چې د حکومت هم دا خواهش دے چې مونږ د ریوینو جنریټ کړو، مونږ د نوې میلې جوړې کړو، مونږ د نوې بس سټینډز جوړ کړو، بلکه مونږ دې داسې Creative کارونه وکړو چې د هغې نه ریوینو جنریټ شی۔ اوس چې کله زه په دې خبره پوهیږم نو زما نه خو زما په علاقه کښې هوښیار هوښیار او پوهان پوهان خلق شته دے، هغوی خو خود په دې خبره باندې پوهیږی چې یوه علاقه یا یو ایم سی یوه ریوینو جنریټ کوی او د هغې ځائې نه هغه ریوینو اخستې شی، بل ځائې کښې ئے لګوی نو زما یقین دا دے چې دا به ډیپارټمنټ ته هم ګرانه شی، حکومت ته به هم ګرانه شی او زه بالکل منسټر صاحب سره مطمئن یم د هغه نه چې هغه ما ته ایشورنس راکړے دے خو صرف دومره ایشورنس د مونږ ته راکړی چې One time دغه زیاتے وشو او دا ډیر زیاتے وشو۔ اوس د پی ایف سی چې کوم فنډ دے چې د صوبې نه کوم فنډ لاړو، د هغې سره ئے هم دغه حال شروع کړے دے نو که بیا هغه د انصاف او د میرټ او د اقرباء پروری قیصو ته نه ځم ځکه چې منسټر صاحب ډیر زیات ښه سړے دے خو دا ایشورنس د راکړی چې دا په یو کال کښې کوم زیاتے وشو، دا به بیا نه Repeat کوی، خپلې ټولې علاقې چې کوم دے، او بله درته وایم سپیکر صاحب! دا 85 لاکھ روپئ چې دے Constituency له ورکړې دی او یا 65 لاکھ روپئ هغه Constituency له ورکړې دی، بیا ئے پکښې داسې کار کړے دے چې د جماعت اسلامی کوم ارکان دی، هغه نیم نیم فنډ ئے هغوی له ورکړے دے او د هغوی په لاس ئے خرچ کړے دے، نو زه به توقع کوم د منسټر صاحب نه چې ایشورنس به ورکوئ چې بیا به کم ازکم دا زیاتے چې دے دا به نه کیږی۔

جناب سپیکر: عنایت خان، عنایت خان۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب، د لوکل ګورنمنټ چې کوم فنډز دی نو هغه مخکښې دا بشیر خان چې کله منسټر وو نو د هغې د پاره چې هغه کوم ګائیډ لائنز ایشو

کړی وو، هغه دا وو چې 25 فیصد فنډز به د منسټر انچارج په Discretion باندې وی او هغه چې په کوم ځائې کښې خرچ کوی نو هلته به ئے خرچ کوی او باقی به د Elected MPAs او د کمیونټی په تهرو باندې خرچ کیږی او ټول سکیمونه چې به راتلل نو د لوکل گورنمنټ منسټر ته به راتلل او هر ایم پی اے به د هغه نه Approval اخستو د سکیمونو، مونږ هغه شے Withdraw کړو او مونږ اووئیل چې دغه کار د ډسټرکټ ایډمنسټریټر کوی په ضلع کښې، ډی سی د کوی او ایم پی ایز د هم Accommodate کوی۔ جنرل یو'انډرسټینډنګ' دا وو چې ایم پی ایز Accommodate کوی خو لکه گائیډ لائنز مو دا وليږل چې چونکه هغه د کمیونټی فنډز دی او د لوکل گورنمنټ فنډز دی او لوکل گورنمنټ Inplaced نه دے نو که څوک پرې کورټ ته لاړ شی چې یره د لوکل گورنمنټ فنډز تاسو ولې ایم پی ایز ته ورکوئ؟ نو مونږ وئیل چې کمیونټی د پکښې Involve شی خو بهرحال جنرل انسټرکشنز دا دی چې یره کمیونټی نه هم سکیمونه اخلئ او د ایم پی ایز نه هم سکیمونه اخلئ او د اپوزیشن ایم پی ایز نه هم اخلئ، لکه مونږ دا نه دی وئیلی، چرته چې ما ته پوائنټ آؤټ شوې ده چې د اپوزیشن کوم ایم پی ایز Ignore شوی دی نو هغې ځائې کښې مې فون کړے دے، نو جماعت اسلامی والا هم په کمیونټی کښې دی، که د هغوی نه سکیمونه اخستلې کیږی نو زما خیال دے په دې باندې به د دوئ دا Objection مناسب نه وی، البته دا ده چې ایم پی اے ته څه خپل Due share ورکول غواړی، د دوئ سره ما Promise د څه کړے وو چې یره ستا د دې کمیټئ چې کوم انکم دے یا پی ایف سی فنډ چې کوم راغلے دے، هغه خو به زه انسټرکشنز، بلکه ما په هغه ساعت باندې ورکړل، هغه سی ایم او ته مې فون وکړو او ډسټرکټ کونسل سی سی او ته مې هم فون وکړو چې یره دا ایم پی ایز چې دا په خپل خپل ځائې د دوئ دغه وکړه، باقی حبیب الرحمان خان د دوئ مشر دے، د ډیډک چیئرمین ئے دے او دا دواړه ورسره ایم پی اے گان او دغه دی او د خپلې علاقې خلق دی، یو بل سره د خپل حساب کتاب او خپله وروری ساتی، هغه د دوئ خپله اندرونی مسئله ده۔

**جناب سپیکر:** مولانا صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: تهيک شوله جی، منسټر صاحب دغه وکړو چې زه به تاسو ته دا Provide کړم د ډسټرکټ کونسل امدنی خو هسې نه چې هغه تيره وعده ترينه جوړه شی، بيا د دوئ نه هم خبره هيره وی۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان۔

وزیر بلدیات: سپيکر صاحب، دے چونکه ډير بنه سړے دے، خبره ئے وکړه، عالم دے، مفتی صاحب دے نو که په Monday باندې يا Tuesday باندې د اسمبلئ اجلاس وو، On Monday, Tuesday به ئے دلته په اسمبلئ کښې ورکړم۔

جناب احمد خان بہادر: جناب سپيکر! زما هم دې سره يوه خبره ده۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب احمد خان بہادر: تهينک يو، مسټر سپيکر۔ سر، د لوکل ګورنمنټ فنډز په حوالې سره خبره کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تا ته ډير کافی وخت دے بنه، وايم تا سره ډير کافی وخت دے ځکه چې ستا هغه ټول وخت پاتې دے۔

جناب احمد خان بہادر: مهربانی سر، تهينک يو ويری مچ سر۔ سر، د لوکل ګورنمنټ د فنډز په حواله سره خبره کيږی، بدقسمتی دا ده سر، په PK-23 Mardan I کښې د ولس يونين کونسلې دی او جناب والا، تقريباً پينځو لاکهو روپو پورې د يو يو يونين کونسل فنډز رسيدلے دے د لوکل ګورنمنټ۔ سر، هلته ټول فنډ Non-elected خلق لګوی، ما چې کله ډی سی ته Approach وکړو يا چې مې کوم متعلقه ايډمنسټريټر ته Approach وکړو او هغه ته ما وئيل چې دا د ګورنمنټ خو د هميشه نه دا روايت جوړ شوے دے، يو روايت وی چې کوم يو Elected MPA وی، که هغه د اپوزيشن وی او که هغه د ګورنمنټ بنچز وی، دا فنډ د هغه په مرضئ باندې او د هغه په رضا سره لګی۔ جناب والا، په مردان کښې PK-23 کښې ټول فنډ Non-elected خلق لګوی، زما ګزارش دا دے چې دلته د لوکل ګورنمنټ منسټر صاحب ناست دے چې په دې باندې د باقاعده قدم پورته کړے

شی، دا کوم کوم فنډ چې هغوی لګوی، دا د سټاپ کړے شی او دا د د لوکل ایم پی ایز په وینا باندې ولګولے شی۔

جناب سپیکر: زه یو ریکویسټ کوم، ټائم شارټ دے او دا کوئسچنز پاتې دی، زه وایم چې هغه وکړو نو د هغې نه پس به تاسو ته موقع درکړم جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! ایک بات کرنی تھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میډم! پینځه منټه دی نو پلیز هغه، مفتی صاحب۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میډم۔

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، جو میرے بھائی نے بات کی ہے، بالکل ٹھیک بات کی ہے کیونکہ ڈی آئی خان میں تین کروڑ کا فنڈ جو ہے وہ Un-elected بندے کو ملا ہے اور وہ سارا کچھ، مطلب Approval ہو گئی ہے اور وہ تین کروڑ روپے ایک Un-elected بندے کو جو ہے، وہ کیسے ملے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، یہ منسٹر صاحب کے میں نالج میں لانا چاہتی ہوں، مرید کاظم صاحب ان کا نام ہے جو ہمارا Ex MPA تھا لیکن ابھی وہ ایم پی اے نہیں ہے، ہم ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں، ہمیں تو کوئی فنڈ نہیں مل رہا ہے لیکن Un-elected بندوں کو فنڈ مل رہا ہے تو اس کے بارے میں اگر وضاحت کی جائے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! سوال نمبر 1365۔

* 1365 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ملازمین کو چار کول کی مد سے علیحدہ رقم دیتا ہے جبکہ گزشتہ سال صوبہ بھر کے مختلف اضلاع میں محکمہ بلدیات کے ملازمین کو مذکورہ رقم دی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے کے جن جن اضلاع میں ملازمین کو مذکورہ رقم دی گئی، ان کے نام اور رقم کی تفصیل بتائی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبے میں قائم لوکل کونسلز میں درج ذیل ڈسٹرکٹ کونسلز اور میونسپل کمیٹیز نے چارکول/ فائر ووڈ کی مد میں اپنے ملازمین کو رقم ادا کی ہے:

1۔ ڈسٹرکٹ کونسلز پشاور، کرک، ہری پور، ایبٹ آباد، ہنگو، کوہستان، دیر اپر، سوات، بونیر اور چارسدہ۔

2۔ میونسپل کمیٹیز صوابی، رجڑ، بٹ خیلہ، چترال، درگئی، کبل، سواڑی، مٹہ، بریکوٹ، تیمر گرہ، دیر ادینزئی، ثمر باغ، مینگورہ، طوطالئی، ہنگو، مانسہرہ، داسو، ایبٹ آباد، حویلیاں، بٹگرام، ہری پور، اوگی اور مستوج۔

جن ملازمین کو چارکول کی مد سے جو رقم ادا کی گئی ہے، ان کے نام اور رقم کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

مولانا مفتی فضل غفور: دا سوال جی ما کړے دے، دا ټوله صوبه کښې چې څومره د چارکول فنډونه دا ډسټری بیوټ شوی دی په ملازمینو باندې او جناب سپیکر، زه به په دیکښې دوه خبرې وکړم۔ یو خبره خو دا ده، ما ته چې کوم جواب ملاؤ شوے دے دا Incomplete دے، دوئ ما ته وئیلی دی چې کومو کومو کسانو ته دا چارکول فنډ ملاؤ شوے دے، د هغوی نومونه دا تا سره چې کوم دے مونږ درکړی دی او په هغې کښې لف دی، ما جی دا پوره ډیټیل بیګاه چهانړ کړے دے، په دیکښې زه نومونه اخلم۔ دا ایم سی مستوج، ایم سی بټ خیله، ایم سی تیمرګره، ډسټرکټ کونسل هری پور، ډسټرکټ کونسل هنګو، ډسټرکټ کونسل کوهستان، ډسټرکټ کونسل سوات، ډسټرکټ کونسل بونیر، ډسټرکټ کونسل پشاور، ایم سی هری پور، ایم سی اوګی مانسهره او ایم سی داسو کوهستان، په دیکښې By name چې کوم دے نو ډیټیلز دا نشته دے، تفصیلات نشته دے، یو خو دا سوال نیمګړے دے۔ دویم مې عرض دا دے جی بونیر کښې چې کوم چارکول تقسیم شوی دی، په هغې کښې ډیر لوئې خرد برد او کرپشن شوے دے، ما سره جی د هغې ثبوت دے او یو کس دے زمونږ د بونیر د ډسټرکټ کونسل، د یونین کونسل ګدیزی نائب قاصد دے، سید رحیم الله ئے نوم دے، هغه وائی چې زما په نوم باندې 31 هزار 350 روپئ لیکلې شوی دی او ما ته صرف 10 هزار روپئ ملاؤ شوی دی جی، دا ما ته د هغې ریکویسټ، درخواست راغلے دے۔ زه

ریکویسټ کوم چې دا کوئسچن زما تاسو ریفر کړئ سټینډنگ کمیټئی ته چې هلته Thrash out شی او دوئ به راسره په دیکښې امید دے ان شاء اللہ تعاون کوی جی۔ شکریه۔

<u>جناب سپیکر</u>: عنایت صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات)</u>: سر! میں مفتی صاحب کا مشکور ہوں کہ وہ Irregularities pointout کرتے ہیں، Financial embezzlement pointout کرتے ہیں، He is assisting the department اور میں بالکل ان کو سپورٹ کروں گا، ویسے یہ سوال Incomplete نہیں ہے میرے خیال میں کیونکہ ہم نے یہ لکھا ہے کہ تمام ضلعوں کے اندر چار کول کی مد میں فنڈ نہیں دیا جاتا ہے، جن جن کچھ ضلعوں کے اندر فنڈز ہوتے ہیں، ان میں دیا جاتا ہے لیکن بہر حال اگر مفتی صاحب چاہتے ہیں کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کر دیا جائے تو I have no objection لیکن میرا خیال ہے کہ مفتی صاحب (تالیاں) Let me complete, let me complete لیکن اگر مفتی صاحب مجھے موقع دیں اور مفتی صاحب کے باہمی مشورے سے میں اور وہ باہمی مشورے سے ڈیپارٹمنٹ کی غیر جانبدار کمیٹی مقرر کر کے اس پہ ان کے پاس جو Proofs ہیں اور وہ اس پہ انکوائری کرے تو زیادہ Quick رہے گا، زیادہ مناسب رہے گا۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ تھرو سٹینڈنگ کمیٹی ہو تو I have no objection to that۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا اچھا، چلو کمیٹیوں کیلئے ٹھیک ٹھاک کام بن گیا ہے۔

Is it the desire of the House that the Question No. 1365, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. میرے خیال میں آخری کوسچنز آپ کے رہ گئے ہیں، اس کے بعد، مولانا مفتی فضل غفور صاحب، 1366۔

* 1366 _ <u>مولانا مفتی فضل غفور</u>: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2013 بونیر میں ٹاؤن/ڈگر کی ٹی ایم اے کی وساطت سے ڈگر سے ایک کلو میٹر روڈ کی کشادگی و پختگی کیلئے ایک سکیم منظور ہوئی تھی جو مکمل ہو چکی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ اس سکیم کی تکمیل اور مطلوبہ معیار و مقدار سے مطمئن ہے، نیز یہ روڈ جس نقشے کے مطابق منظور ہوا تھا، اسی نقشے کے مطابق بنایا گیا ہے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) Defunct TMA Daggar کے ذریعے مالی سال 11-2010 کی اے ڈی پی نمبر 854 کے ذریعے BTR ڈگر گوکند روڈ، تخمینہ لاگت 30 ملین روپے اور چیف منسٹر ڈائریکٹیو فنڈ سے امپرومنٹ ڈگر گوکند روڈ، تخمینہ لاگت 10 ملین روپے کے منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں۔ جملہ ٹیکنکل سٹاف کام کے معیار/مقدار سے مطمئن ہے اور کام نقشے کے مطابق ہو چکا ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه جناب سپیکر۔ دا ما د یو روډ متعلق جی کوئسچن راوړے دے خو په دیکښې به زما مختصراً ریکویسټ دا وی جی، دا د یو روډ د توسیع او بیا د هغې د بلیک ټاپنګ د پاره 10 ملین روپئ دا چې کوم دے نو منظورې شوې وې، جناب سپیکر! ډیر په معذرت سره دا خبره کوم چې د هغې د توسیع د پاره د خلقو نه زمکې واخستلې شوې، Retaining wall پکښې شروع شو او هغه Retaining wall په مینځ کښې پریښودلے شوے نیمګړے او زوړ حالت باندې هغه روډ چې کوم دے جوړ شو، د هغې سره علاقه کښې هم د خلقو مختلف قسم بدګمانئ دی۔ زما به د بلدیاتو منسټر صاحب نه دا ریکویسټ وی چې د کار مقدار هم ناقص دے او د کار معیار هم ناقص دے، دوئ د زما سره په دیکښې لږ غوندې چې کوم دے نو زه به د دوئ سره کوآپریشن وکړم، دوئ د زما سره کوآپریشن وکړی۔ زما حلقه ده، د هغې د پاره د یو کمیټی تشکیل کړی چې د هغې دغه وکړی، ډیپارټمنټل کمیټی د تشکیل کړی۔

جناب سپیکر: عنایت خان!

وزیر بلدیات: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، کمیٹی تشکیل دینے پہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے،

I am ready to constitute a Committee.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں منسٹر صاحب سے ایک چھوٹی سی وضاحت چاہتا ہوں، کوئی لمبی تقریر نہیں کروں گا کہ ایم سی کا جو فنڈ ہوتا ہے، منسٹر صاحب! یہ ایم سی کے ایریا سے باہر کسی دوسری یونین کونسل میں یا کسی دوسرے پی ایف میں خرچ کیا جاسکتا ہے؟ بس اس کی ذرا وضاحت آپ کر دیں۔

جناب سپیکر: عنایت خان!

وزیر بلدیات: دیکھیں جی، جو فنڈ ایم سی کے ساتھ ہوتا ہے، وہ ایم سی کے اندر ہی خرچ ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: یہ میڈم، یہ ریزولیوشن۔۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! میرا سوال رہتا ہے۔

Mr. Speaker: Time is over.

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: تھوڑا ٹائم دیدیں سپیکر صاحب! ختم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، چلو پانچ منٹ میں، پانچ منٹ میں مفتی صاحب۔ چلیں جی، مفتی۔۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: یہ جناب سپیکر! پچھلے سوال کا کیا ہوا؟ مجھے تو کچھ پتہ نہیں چلا۔

جناب سپیکر: جواب دیدیا اس نے، آپ نے نہیں سنا؟

وزیر بلدیات: میں نے ان سے کہا کہ مفتی صاحب کے مشورے سے اس کیلئے ایک انکوائری کمیٹی بناتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی۔ مفتی صاحب! بسم اللہ۔

* 1367 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ سال محکمہ نے مختلف اضلاع میں سڑکوں کی صفائی، بارشوں کے دوران سلائیڈنگ کی صفائی کیلئے مخصوص فنڈ رکھا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ رقم کن کن اضلاع میں استعمال ہوئی ہے، نیز ضلع بونیر میں کونسے روڈ کی صفائی پر کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) صوبے میں کسی لوکل کونسل نے سڑکوں کی صفائی، بارشوں کے دوران سلائیڈنگ کی صفائی کیلئے مخصوص فنڈ نہیں رکھا ماسوائے ڈسٹرکٹ کونسل بنوں اور ڈسٹرکٹ کونسل بونیر۔

(ب) ڈسٹرکٹ کونسل بنوں اور ڈسٹرکٹ کونسل بونیر نے سڑکوں پر جو رقم خرچ کی ہے، ان کی تفصیل ذیل ہے:

- ڈسٹرکٹ کونسل بنوں:

| | | |
|---|---|---|
| 1۔ | نیظم بازار روڈ | 1,00,000/- روپیہ |
| 2۔ | ڈومیل بازار روڈ | 75,000/- روپیہ |
| 3۔ | لکی روڈ | 50,000/- روپیہ |
| 4۔ | میریان روڈ | 25,000/- روپیہ |
| 5۔ | شہباز عظمت خیل روڈ | 20,000/- روپیہ |

- ضلع کونسل بونیر نے حالیہ بارشوں سے بند اپنے رورل روڈز کی بحالی پر کل 6 لاکھ 55 ہزار روپے خرچ کئے ہیں اور جن علاقوں پر خرچ کئے ہیں، ان کی تفصیل ذیل ہے:

1۔ شیر علی روڈ، یوسی پانڈھیر
2۔ میخوخپہ، یوسی سورے
3۔ غازی بانڈہ ٹوبامے، یوسی گل بند
4۔ شانگرہ، یوسی پانڈئی
5۔ بودل، یوسی بٹارہ
6۔ شاہی، یوسی پان ڈھیر
7۔ سرویر، یوسی سیروئی
8۔ غوردرہ، یوسی گوکند
9۔ گانشال میرہ، یوسی گوکند

10۔ تیری کس، یو سی پانڈھیر

11۔ تیراج روڈ، یو سی سورے

12۔ تیراج روڈ، یو سی سورے

13۔ تیراج روڈ، یو سی سورے

14۔ تیراج روڈ، یو سی سورے

15۔ چامو تیراج، یو سی سورے

16۔ راج گلئی ٹوٹانٹا، یو سی گوکند

17۔ پلواڑئی ٹو غوردرہ، یو سی گوکند

مولانا مفتی فضل غفور: زه بس جی مختصراً دا خبره کوم جی، ما دا سوال کړے وو چې صوبه کے پی کے کبنې د لینډ سلائیډنګ د صفا کولو د پاره د روډونو د پاره څومره فنډونه ریلیز شوی دی د بلدیاتو نه؟ دوئ ورکړی دی چې د بنوں نه او د ډسټرکټ کونسل بونیر نه او د مختلفو ئے ورکړی دی خو زما اعتراض دا دے جی چې د ډسټرکټ کونسل بونیر نه چې کوم فنډونه ریلیز شوی دی، دوئ چې کوم روډونه ورکړی دی جناب سپیکر! نو یو خو دا ده چې دیکبنې بعض روډونه د سره شته دے نه، On the spot روډ نشته نو هلته به سلایډنګ د کومې غاړې وشی او دویمه خبره دا ده جی چې هلته سلائیډنګ شوے نه دے بالکل او پیسې ویستلې شوې دی۔ زما ریکویسټ دا دے چې دا د سټینډنګ کمیټئ ته ریفر شی، دا د Thrash out شی، هغوی د باقاعده خپل ډیټیل مونږ ته پیش کړی جی۔ زما حلقه ده، ما ته د هغې علم دے او دا زبردست کرپشن په دیکبنې شوے دے او زه ریکویسټ کوم ټریژری بنچ ته چې په دیکبنې دوئ زما سره چې کوم دے نو سپورټ وکړی او دا مونږ سټینډنګ کمیټئ ته ریفر کړو چې پته ولګی چې چا پیسې اخستې دی؟

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی سردار صاحب۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، یو خو دا په دې کوئسچن کښې تپوس شوے دے چې نیز ضلع بونیر میں کونسے روڈ کی صفائی پر کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟ تاسو جی وګورئ چې 27 ځایونه، دا 17 روډونه دوئ ورکړی دی او د هغې Against دوئ Amount نه دے لیکلے چې څومره څومره Amount د هغې مخې ته خرچ شوے دے؟ زه جی تاسو ته دیکښې یو مثال وایم، په دیکښې دا یو U/C چې دے دا زما په Constituency کښې راځی، دلته سلائیډنګ شوے وو او منسټر صاحب د ځکه دې سره اتفاق وکړی ځکه چې مفتی صاحب وائی چې دا د کمیټئ ته لاړ شی، زه کم از کم دا وئیلے شم چې دې U/C ته ما خپل ذاتی Excavator لیږلے دے او دا سلائیډنګ چې دے دا مونږ صفا کړے دے، لهذا د دې خو ښکاره خبره دا ده چې سوال کښې تپوس شوے دے چې په یو یو ورځ باندې څومره څومره خرچه شوې ده، هغه ئے نه ده لیکلې او دویمه دا چې د دې یو U/C خو زه پخپله ګواهی کوم، نو مونږ هم ریکویسټ کوؤ چې دا کمیټئ ته لاړ شی نو وخت به هم نه خرابیږی او خبره به هم صفا شی۔

جناب سپیکر: عنایت خان!

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): سر! اس سے پہلے بھی میں اس ایوان کے اندر کہہ چکا ہوں کہ کمیٹیز کا ایک Role جو ہے، وہ Monitor کرنا ہے، Watchdog کا Role ہے کہ وہ چیک رکھے ڈیپارٹمنٹس کے اوپر، لیکن یہاں بہت سے سوالات پہلے ہی کمیٹیز کو ریفر ہوتے ہیں، تو مجھے اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے کہ کمیٹی کے پاس چلا جائے لیکن جس انداز سے وہ جو ان کمیٹیز کا اوریجنل کام ہے، لیجسلیشن کے اوپر حکومت کو Policy input دینا، وہ اوریجنل کام اس سے میرے خیال میں متاثر ہو رہا ہے۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ کچھ حد تک ہمارے محترم معزز ایم پی ایز صاحبان ڈیپارٹمنٹ کے اوپر بھی اعتماد کریں اور ڈیپارٹمنٹ اگر کسی سوال کے پوچھنے کے بعد ان کے اعتماد پہ پورا نہیں اترتا ہے تو بعد میں دوبارہ اس کو اسمبلی میں لے آئیں، اسمبلی کا فلور تو ان کے پاس موجود ہے۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر اسمبلی کے باہر ڈیپارٹمنٹل انکوائری اور کمیٹی کے نتیجے میں ان کا اطمینان ہو جاتا ہے تو میں اس پہ مشکور رہوں گا
Otherwise if they want to send it to the Committee, they can.

جناب سپیکر: مفتی صاحب!

مولانا مفتی فضل غفور: ڈیپارٹمنٹ سے تو ہم نے جو تفصیلات مانگی تھیں، وہ ہمیں یہ ادھوری تفصیلات دی گئی ہیں۔ یہ جو مجھے جواب ملا ہے، اس میں 16 نمبر پر جو روڈ لکھا ہے، راجگلئی ٹوٹا ٹا، یو سی گوکند روڈ، یہ اگست 2013 سے بند پڑا ہے، کہاں سے سلائیڈنگ کا بتایا گیا ہے، مجھے تو یہ سمجھ میں نہیں آرہا؟ ظاہر بات ہے ہمارا علاقہ ہے، میرا حلقہ ہے، میں اس میں گھوم پھر رہا ہوں تو لہذا میری ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو ادھر بھیج دیں تاکہ پتہ چلے کہ۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے چیف منسٹر صاحب اور آپ کی ساری جو اتحادی جماعتیں ہیں، وہ تو بار بار چیلنج کرتی ہیں اپوزیشن کو کہ ہمیں نشاندہی کریں، اب یہ نشاندہی نہیں ہے؟ ہمیں تو ڈیپارٹمنٹ پہ اعتماد ہے لیکن ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا گیا ہے کہ کون کونسے روڈز جو ہیں ان کی صفائی ہوئی ہے اور کتنی کتنی لاگت آئی ہے؟ آپ کا ڈیپارٹمنٹ جواب نہیں دے رہا تو کیا میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کا اپنے ڈیپارٹمنٹ پہ اعتماد ہے؟

جناب سپیکر: جی سلطان صاحب، ٹائم، اس طرح کرنا ہے کمیٹی کو ڈالنا ہے۔۔۔۔

وزیر بلدیات: بنوں کے حوالے سے، بنوں کے حوالے سے دیکھیں، بنوں کے جو روڈز ہیں، ان میں ایک ایک روڈ کی تفصیل دی ہوئی ہے، ٹھیک ہے؟ جو بونیر کے 17 روڈز ہیں، ان کے بارے میں ایک Consolidated figure دیا گیا ہے کہ "ضلع بونیر میں حالیہ بارشوں سے ضلع بونیر، ضلع کونسل بونیر میں حالیہ بارشوں سے بند اپنے رورل روڈز کی بحالی پر یہ 6 لاکھ 55 ہزار روپے خرچ کئے ہیں اور جن علاقوں پر خرچ کئے ہیں، ان کی تفصیل ذیل ہے"۔ یہ تفصیل تو فراہم کی گئی ہے، سوال کا جواب تو Incomplete نہیں ہے۔ اگر ان کو اس کے اوپر شک ہے کہ یہ پیسے نہیں لگے ہیں تو یہ پھر ان کا سوال بنتا ہے، یہ پھر ان کا مطلب یہ انکوائری چاہتا ہے، یہ اس کیلئے ضرورت ہے کہ کوئی ٹیم Physically بھیجی جائے اور وہ دیکھے، لیکن تفصیلات انہوں نے جو مانگی ہیں، اس کا جواب ویسے ہم نے دیا ہے، ڈیپارٹمنٹ نے تفصیلات کا جواب۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب!

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! کمیټۍ ته ولیږه چې پته ئے ولګی۔

وزیر بلدیات: میں جناب سپیکر! بہر حال ایک یہ ہے ویسے 6 لاکھ 50 ہزار روپے ہیں اور یہ جو میں نے ایک سوال کو Calculate کیا تھا، مفتی صاحب کے ایک سوال کو میں نے Calculate کیا تھا، ایک سوال کے اوپر تقریباً Thirty thousand کا خرچہ مطلب ہے حکومت کا آرہا ہے۔ یہ آپ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجیں گے، یہ ہے چھ لاکھ روپے کا کیس اور اس کے اوپر خرچہ بھی چھ لاکھ روپے آئے گا، اسلئے اس بات پہ ذرا سوچیں کہ یہ حکومتی Exchequer کے پیسے ہیں، قومی امانت ہے، دیکھیں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ اس کو ڈیپارٹمنٹل انکوائری کمیٹی کے حوالے کریں گے تو اتنے پیسے اس کے اوپر نہیں آئیں گے لیکن اگر آپ اس کی ذمہ داری Accept کرتے ہیں، If you accept that responsibility کہ اس پہ یہ چھ لاکھ روپے خرچ ہونگے تو Then I have no objection۔

جناب سپیکر: اچھا۔۔۔۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، داسې ده، دا خو منسټر داسې خبره کوی لکه ما نن سحر اخبار وکتو، دې فیډرل منسټر صاحب به خبره کوله، وائی دلته بعضې خلق د بجلئ غلا کوی او ما نن اخبار هم کتو چې اوس ایګریمنټې وشوې د هغه خلقو سره چې تاسو کنډې لګوئ او اووه سوه روپئ چې کوم دے نو تاسو بل ورکوئ، دا خو منسټر صاحب هغه خبره کوی، دا خو لکه اوس مطلب دا دے چې که شپږ لکهه غلا ده، که پینځه لکهه غلا ده، د هغې په انکوائرئ باندې یا د هغې په سکروټنی باندې به خرچه راځی، لهذا دومره غلا چې ده دا آزاده ده۔ سپیکر صاحب، دا داسې نه ده، په دې باندې به خرچه نه راځی، د سټینډنګ کمیټۍ میټنګ تاسو راغواړئ او مونږ پکښې کښېنو، مونږ به لیکلی ورکړو چې کم از کم مونږ به د هغې ټی اے / ډی اے نه اخلو، دومره مونږ کولې شو، کم از کم داسې خو مه کوئ کنه۔

جناب سپیکر: جی، عنایت صاحب۔

وزیر بلدیات: ویسے میں، میں نے سر! یہ نہیں کہا ہے کہ چوری ہوتی ہے تو چوری کے اوپر انکوئری نہ کی جائے، میں نے کہا کہ یہ چھوٹا کیس ہے،اس کیلئے آپ ڈیپارٹمنٹل انکوائری کمیٹی کے اوپر اعتماد کریں، اگر یہ اعتماد نہیں کرتے ہیںSend it to the Committee،اس پہ بحث پھر نہیں کرتے ہیں، Send it to the Committee۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 1367, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

(Applause)

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر1368۔ مفتی صاحب! اس میں تھوڑا گزارہ کریں،ٹائم کا بھی بس، میں نے اسلئے آپ کو موقع دیا کہ میں بخت بیدار صاحب کو موقع دیناچاہتاہوں،ان کا گلہ ہوتاہے، لیکن آپ اگر اس کو وہ کرلیں تواس کو۔۔۔۔۔

مولانامفتی فضل غفور: جی میں بس اس کو وائنڈاپ کرتاہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1368 _ مولانامفتی فضل غفور: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) بونیر کو ضلع سوات سے ملانے والی سڑک کی پختگی براستہ کلیل راجگلئی JICA Project کی وساطت سے پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے اور کئی سال گزرنے کے باوجود مذکورہ سڑک محکمہ مواصلات و تعمیرات کو حوالہ نہیں کی گئی اور مرمت وبحالی نہ ہونے، نیز محکمانہ نگرانی نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ سڑک سلائیڈ نگ اور بارشوں سے آئے روز تباہ ہورہی ہے؛

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہو تو محکمہ مواصلات وتعمیرات کب تک اس کواپنی نگرانی میں لے گا، نیزاس کی مرمت کیلئے ہنگامی بنیادوں پر حکومت کتنافنڈ مختص کرسکتی ہے؟

جناب پرویزخٹک(وزیراعلیٰ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات نے پڑھا): (الف) بٹائی کلائی کنڈاؤبار کو کھنڈ روڈ جو کہ ایشیائی ترقیاتی بینک کی مدد سے تعمیر کیا گیاہے۔روڈ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا،

ایل سی بی 17 اور 18 جن کی مکمل لمبائی 18.236 Km (8.4+9.836) ہے جس پر 502.558 ملین روپے لاگت آئی۔ سڑک پر کام فروری 2007 کو شروع ہوا اور 17-06-2011 کو مکمل کیا گیا۔

(ب) منصوبے کا PC-IV مکمل کرنے اور ضروری کارروائی کے بعد سڑک کو موجودہ مالی سال کے اختتام تک سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن بونیر کے حوالے کیا جائے گا۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر، یہ جو میں نے جس روڈ کی نشاندہی کی ہے، یہ نہایت اہم روڈ ہے بونیر اور سوات کو ملانے والا اور آج کل اس پر سیاحوں کا بہت زیادہ رش بھی ہوتا ہے لیکن 2011 میں یہ کمپلیٹ ہو چکا ہے اور 2014 تک یہ ڈیپارٹمنٹ نے 'ٹیک اوور' نہیں کیا ہے جس کی وجہ سے اس میں بہت زیادہ سلائیڈنگ بھی ہو رہی ہے، یہ Damage بھی ہو رہا ہے اور Maintenance کے پیسے نہیں ہیں تو Kindly عارف صاحب فلور پہ بتائیں گے، Promise کریں گے کہ بس Next week میں ہم اس کو 'ٹیک اوور' کریں گے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کے ساتھ جی، عارف صاحب! جلدی، بس میں بخت بیدار صاحب کو۔۔۔۔۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات): سر! میں اس میں آن دی فلور، یہ JICA اور سی اینڈ ڈبلیو جو ہمارا ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کو فلور کے اوپر ہدایت کرتا ہوں کہ وہ جا کے اس کی جوائنٹ انسپکشن کریں اور تقریباً ایک مہینے کے اندر اس کی باقاعدہ جو ہے جوائنٹ رپورٹ دیں اور جو کمی وہاں پہ ہے، وہ بھی پوری کریں اور اس کو 'ٹیک اوور' کرنے کیلئے اس کا پروگرام کریں جی۔ تھینک یو جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب بخت بیدار صاحب، 1445۔

* 1445 _ جناب بخت بیدار: کیا وزیر مواصلات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 14-2013 میں دریائے سوات کے کنارے چکدرہ تا دیر لوئر اور دیر لوئر سے ضلع سوات کبل روڈ کی تعمیر کی منظوری دی تھی جس پر کام شروع ہو چکا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو دریائے سوات کا روڈ ضلع لوئر دیر کمال خاد گزئی کیوں منظور نہیں ہوا، آیا حکومت مذکورہ روڈ کو شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب پرویزخٹک(وزیراعلیٰ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری مواصلات نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔ چکدرہ تا شموزئی کی بحالی MDTF کے تحت عالمی بینک فنڈ کے توسط سے کی جارہی ہے۔یہ منصوبہ جغرافیائی لحاظ سے صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع سوات اور ضلع دیر پایاں کی تحصیل بریکوٹ اور تحصیل چکدرہ میں واقع ہے جو دریائے سوات کے دائیں کنارے پہ واقع ہیں۔ سڑک کی لمبائی 10.70 کلومیٹر ہے اور یہ چکدرہ سے شروع ہوکے شموزئی پہ ختم ہوگی۔ تکمیل کے بعد یہ تکمیل شدہ ڈڈھارا تا کانجو روڈ جس کی کل لمبائی 15.50 کلومیٹر ہے اور زیر تکمیل شموزئی تا ڈڈھارا روڈ جس کی لمبائی 14.70 کلومیٹر ہے، سے منسلک ہوجائے گی اور اس طرح چکدرہ سے کانجو تک 40.90 کلومیٹر لمبی سڑک جدید بین الاقوامی معیار کی حامل ہوجائے گی۔ یہ سڑک زرعی زمینوں اور چکدرہ، ڈیڈور شموزئی کے درمیان سے گزرتی ہے۔

نئی سڑک پختہ ہوگی جسے دونوں اطراف کی گاڑیاں آمد و رفت کیلئے استعمال کرسکیں گی۔ منصوبے کیلئے سرکاری زمین کی 50 فٹ چوڑائی استعمال میں لائی جائے گی۔ پختہ حصے کی چوڑائی 7.13 میٹر (24 فٹ) ہوگی جبکہ دونوں کنارے 2 میٹر (6.5 فٹ) چوڑائی کے ہوں گے اور پختہ ہوں گے۔ سڑک کی چوڑائی رہائشی اور تجارتی علاقوں میں عمارتوں کے زیادہ نقصانات کو کم کرنے کیلئے 12-10 میٹر (40-33 فٹ) رکھی جائے گی اور اس کے دونوں اطراف پکی اور ڈھانپی ہوئی نالیاں ہوں گی جن کی چوڑائی 1.22 میٹر (4 فٹ) ہوگی اور یہ سڑک کی سطح سے 0.5 میٹر (تقریباً ڈیڑھ فٹ) بلند ہوگی۔ ان کا مقصد نکاسی آب ہوگا تاکہ سڑک کو خراب ہونے سے بچایا جاسکے اور برساتی پانی سے محفوظ رکھا جاسکے۔ ان کو بطور فٹ پاتھ بھی استعمال کیا جائے گا تاکہ عوام حادثات سے محفوظ رہ سکیں۔

(ب) کمال خاد گزئی روڈ مذکورہ جاری اور منظور شدہ روڈ کا حصہ نہیں ہے لیکن آئندہ سال کیلئے اس کی بہتری اور کشادگی کو ڈرافٹ اے ڈی پی میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! (تالیاں) ډیره زیاته شکریه۔ ما چې کوم سوال کړے دے د هغې جواب ما ته ئے تور مرور کے پیش کړے دے او هغه داسې چې د چکدرې نه واخله تر مدین درشخیله پورې تقریباً دا 70/80 کلومیټر روډ دے، دا ایف ایچ اے جوړوی او زما په حلقه کښې 14/15 کلومیټر حصه

پاتې کوي۔ ته اوس ما ته دا اووايه، د انصاف په کرسئ ته ناست ئې، دا زياتے دے که نه دے، اوس ته ما ته اووايه؟

(قہقہے اور تالیاں)

جناب سپیکر: جناب عارف صاحب!

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر۔ سر! ان سے پہلے بھی میری بات ہوئی تھی اور میں تھوڑا سا سر، اس میں تھوڑا سا ٹائم لوں گا۔ یہ جو ہمارے سینیئر ممبر ہیں، انہوں نے جو سوال کیا ہے، اس کے دو حصے بنتے ہیں۔ جو پوچھا گیا ہے، میں اس کے مطابق ان کو جواب دیتا ہوں جی۔ ایک ہے چکدرہ سے لوئر دیر تک جی، یہ تقریباً 35 کلومیٹر بنتا ہے اور یہ این ایچ اے نے اس کے اوپر کام کیا ہے، ٹھیک ہے؟ ان کا جو مطلب وہ دوسرا جو ہے، وہ چکدرہ سے سوات کا نجو اور یہ کبل کی طرف سے جو راستہ جا رہا ہے اور یہ تقریباً 42 کلومیٹر بنتا ہے، 42 ہمارے پاس آن ریکارڈ ہے، ٹوٹل سارا، اس کے اوپر باقاعدہ ہم نے ورک کیا ہے۔ ابھی انہوں نے Last، جو (ب) میں آپ کا مطلب وہ این او سی ہے کہ بھئی ان کا وہ شامل نہیں کیا گیا ہے، اس میں یہ ہے کہ یہ ان شاء اللہ، میں ان سے بھی کہتا ہوں کہ ان کا جو علاقہ ہے، اس کو ڈرافٹ اے ڈی پی میں ہم ڈال دیتے ہیں اور اس میں ان شاء اللہ کوشش کریں گے، جس طرح ہمارے مالی حالات ہیں، اس کے مطابق ہوا تو کر دیں گے۔ باقی جو سوال انہوں نے کیا، مکمل کمپلیٹ اس کا Answer ہے اور ڈیٹیل کے ساتھ ان کے ٹیبل کے اوپر موجود ہے جی وہ۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب! بنه اوږد تقرير وکړه۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: ٹائم بھی ختم ہے جی۔

جناب سپیکر: اوږد، اوږد۔

جناب بخت بیدار: سپيکر صاحب! ما ته د Surety راکړې چې دا به په دغه سکيم کښې دا 14 کلوميټر دغه جوړ شي ځکه چې يو د درياځے سوات يو کناره ده سراسر، 60/70 کلوميټر کوې او 14 کلوميټر پاتې کوې۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی۔

جناب بخت بیدار: زما خیال دے دغه مهیانو ته ځان رسوې، هغه تراؤټ ته نو هغه بیله خبره ده۔

جناب سپیکر: عارف یوسف۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: سر! رولز کے مطابق ٹائم تو ختم ہے سر۔ (قہقہے) سر، اس میں وہی میری ان سے گزارش ہے کہ یہاں پر سیکرٹری صاحب ہمارے موجود ہیں، یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، میں ڈرافٹ اے ڈی پی میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس میں میں ڈال دیتا ہوں لیکن جو آگے اور پروسیجر ز ہیں چونکہ (مداخلت) یہ اس وقت سر، بڑی معذرت کے ساتھ کہ آپ اس وقت خود منسٹر تھے اور اس وقت آپ نے مطلب ہے، پہلے نہیں آیا، اس دفعہ۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: تاسو چې کوئ ئے نو ښه ده کنه۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: ډیره مهربانی، شکریه۔ یہ ہے کہ ڈرافٹ اے ڈی پی میں ڈال دیتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ اس کو فائنل اے ڈی پی میں بھی ڈال دیں، کوشش کرتے ہیں اس میں، ضرورت جی میں آپ کے ساتھ ہوں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: مہربانی، تھینک یو جی۔

## غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

1514 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کے زیر انتظام جاوید آباد، قمر دین گڑھی پشاور میں ایک سال پہلے ٹیوب ویل بنایا گیا اور لائن بھی بچھادی گئی تھی مگر ٹرانسفارمر اور مشینری نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت غفلت کے مرتکب افسران اور ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی کرنے اور ٹرانسفارمر، مشینری کب تک نصب کرنے کا ادارہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) واٹر سپلائی سکیم جاوید آباد ADP No. 193/12611 (2012-13) میں منظور ہو چکی تھی، جاوید آباد سکیم مندرجہ ذیل سب ہیڈ پر مشتمل ہے:

1۔ٹیوب ویل 2۔پمپنگ چیمبر 3۔پمپنگ مشینری 4۔وولٹیج سٹیبلائزر

5۔پائپ لائن 6۔ٹرانسفارمر

(ب) محکمہ نے ٹیوب ویل، پمپنگ چیمبر اور پائپ لائن کا کام مکمل کر لیا ہے اور ٹرانسفارمر کی ادائیگی پیسکو محکمہ واپڈا کو ہو چکی ہے، کیپٹل کاسٹ -/406950 روپے اور میٹر سیکورٹی -/46230 روپے جو کہ ٹوٹل -/453180 روپے ہے۔ پمپنگ مشینری اور وولٹیج سٹیبلائزر کا انتظام ہو چکا ہے لیکن سکیم کو بجلی کی سہولت ابھی تک پیسکو نے میسر نہیں کی ہے جس کی وجہ سے محکمہ نے پمپنگ مشینری اور وولٹیج سٹیبلائزر کی انسٹالیشن نہیں کی کیونکہ اس طرح موٹر پمپ غیر محفوظ ہے۔(واپڈا) پیسکو بجلی کی سہولت فراہم کرے گا تو محکمہ مشینری لگا کر پانی کی سپلائی چالو کر سکے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا میڈم، ریزولیوشن آپ۔۔۔۔۔

<u>مفتی سید جانان</u>: مونږ له وقفه وکړئ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: مونږ له به کوؤ جی، مونږ له به کوؤ۔

## توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Speaker</u>: Syed Jaffar Shah Sahib, MPA, to please move his Call Attention Notice.

<u>جناب جعفر شاہ</u>: تھینک یو جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ حال ہی میں حکومت نے صوبائی ادارے PaRRSA سے درجنوں ملازمین کو بیک جنبش قلم ملازمت سے برخاست کیا ہے اور یہ عمل 100 فیصدی سیاسی بنیادوں پر ہوا ہے اور جواز یہ بنایا گیا ہے کہ ان کی تقرری گزشتہ حکومت میں اقرباء پروری، سیاسی وابستگی اور غیر قانونی طور پر کی گئی ہے حالانکہ ملازمین کے پروفائلز کو مد نظر رکھ کے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ ان کو صرف اسلئے ملازمت سے نکالا گیا ہے کہ اپنے لوگوں کو ان پوسٹوں پر ملازمت دی جائے اور صرف چن چن کر ان ملازمین کو فارغ کر دیا گیا ہے جن کا بظاہر برسراقتدار جماعت سے تعلق نہیں۔ حکومت اس غیر قانونی عمل کی وضاحت فرمائے۔

جناب سپیکر صاحب! په دې باندې ټوله صوبه کښې ډیر لوئے Unrest جوړ دے او په هغې کښې اوس لګیا دی دوباره بهرتیانې کیږی او چې کوم زاړه

کوالیفائیډ کسان وو، هغه ئے ویستلی دی، لهذا Minister concerned چې څوک هم وی، هغوی د د دې وضاحت وکړی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: ٹریژری بنچز سے کون؟ جی یاسین خلیل۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، آپ نے وہ قرارداد تیار کی ہے؟

محترمہ نگہت اورکزئی: جی۔

جناب سپیکر: اچھا اس کے بعد وہ۔

جناب یاسین خان خلیل (مشیر برائے امداد بحالی آبادکاری وٹرانسپورٹ): (تالیاں) مهربانی، مهربانی سپیکر صاحب۔ جعفر شاه صاحب ته جی څه غلط فهمی شوې ده، دا PaRRSA ایک ڈونرز فنڈ پروگرام ہے جو پی ڈی ایم اے کے تحت چل رہا ہے۔ یہ پروگرام ملاکنڈ ڈویژن میں بحالی و تعمیر نو کی مختلف سکیمز پر کام کر رہا ہے۔ ان سکیمز کی درجہ بدرجہ تکمیل کے ساتھ ڈونرز کی طرف سے یہ شرط عائد کی گئی ہے کہ پروگرام کے ملازمین کی تعداد میں وقت کے ساتھ تخفیف کی جائے۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: دوئ خو جی ریډنګ کوی، دا خو منع ده۔

مشیر برائے امداد، بحالی، آبادکاری وٹرانسپورٹ: بنه ریډنګ نه کومه، هم د غسې به وایم، ما ته نوره هم اسانه ده۔ داسې ده جی چې دا ډونرز پراجیکټ دے، د PaRRSA د طرف نه چلیږی او په دیکښې جی زه چې د کله نه د دغې ایډوائزر شوم نو د هغې ټائم نه د دغې ډونرز دا دغه وو چې په دیکښې Fifty percent کمے راولئ په دې سټاف کښې۔ بیا مونږ اووئیل چې دا تاسو مخکښې، هغوی اووئیل چې په نګران ګورنمنټ کښې هم مونږ دوئ ته وئیلې وو چې په دیکښې تاسو Fifty percent کمے راولئ، شپږ اووه میاشتې ما داسې وچلول، دا ټول د جعفر شاه صاحب د پارټئ په حکومت کښې بهرتی شوی وو او ما کوشش دا کړے وو چې دا خلق بچ شی۔ اخری کښې دوئ بالکل ډیډلائن راکړو او مونږ ته ئے اووئیل چې مونږ به فنډ بند کړو، تاسو دا Fifty percent تنان خامخا کم کړئ، ډیپارټمنټ ما ته نومونه راکړل چې یره دا دا تنان مونږ کموؤ۔ ما پکښې جی یو تن هم نه پیژندو، نه پکښې زمونږ د علاقې سړے وو، نه مې پکښې رشته دار وو،

هیڅ هم نه وو۔ صرف دا انسټرکشنز مې ورله ورکړل چې تنان خو خامخا وښکل دی، دا زمونږ د ګورنمنټ پیسې نه دی، د ډونرز تنخواه ګانې دی، نو هغې کښې جی بیا هغوی اووئیل چې دومره تنان، دا انسټرکشنز مې ورله ورکړل چې کوم دی، کوم Punctual دی، کوم راځی، کوم د عوامو خدمت کوی، Competent هغوی پریږدئ نور ختم کړئ ځکه چې زمونږ مجبوری وه۔ ډیپارټمنټ پرې سوچ وکړو، هغوی دا 30 تنان ترینه آؤټ کړل او دا جی مونږ وښکلی نه دی، د دوئ ایګریمنټ د شپږ میاشتو د پاره کیږی او شپږ میاشتې پس دا Automatically ختمیږی، مونږ ورله دوباره Extension ورکوؤ، دا مونږ وښکلی نه دی، د دوئ ایګریمنټ ختم شولو۔ د هغوی ایګریمنټ د دې نورو دا 77 کسان چې دی د دوئ مونږ Renew کړو او د دې 33 تنانو مونږ Renew نکړو نو لهذا دوئ ختم شو۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب!

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ زما یقین دا دے چې ما خو یاسین خان ته ډیسکونه وډبول ځکه چې په اولنی ځل ما ولیدلو چې هغوی پاڅیدل۔ سپیکر صاحب، داسې ده چې پاپولیشن ویلفیئر کښې هم دا مسئله ده او ورکرز ویلفیئر بورډ کښې هم دا مسئله ده او اکثر ډیپارټمنټس داسې دی چې دا مسئلې چې دی هغه موجودې دی او بهرحال منسټر صاحب جواب ورکړلو خو وشی دا چې کوم ایمپلائز چې دوه کاله کار کړے دے یا ئے درې کاله کار کړے دے یا ئے څلور کاله کار کړے دے، دا ئے که ایډهاک کړے دے یا ئے که دا په کنټریکټ کړے دے، مونږ کتلی دا دی چې هغه ایمپلائز چې دی هغه Remove شی او بیا د هغوی Against نور ایمپلائز چې دی، هغه اپوائنټ شی۔ نو زمونږ دا ریکویسټ دے چې دا ډیر اهم بزنس دے او که دا تاسو کمیټئ ته ریفر کړو نو زما یقین دا دے چې یو خو په دې حواله نه وایم، پته به ولګی چې آیا څومره ایمپلائز داسې وو چې نن د هغوی ضرورت پاتې نه دے، آیا PaRRSA ته کار کم پاتې شولو یا دا ایمپلائز چې دی دا سرپلس وو هلته یا وجوهات څه دی چې د کومو وجوهاتو په

بنیاد باندې دا ایمپلائز چې دی دا د خپل سروسز نه لرې کړے شو او نور ایمپلائز چې دی هغه اپوائنټ کیږی؟ نو دا به ډیره زیاته مهربانی وی سپیکر صاحب۔

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جعفر شاه صاحب۔

جناب جعفر شاہ: زما به هم جی دا ریکویسټ وی ځکه چې دا لویه مسئله ده او د دې سره ډیر زیات Unrest پیدا کیږی دې صوبه کښې نو دا د کمیټۍ ته حواله شی او بل کمیټی به هغه وګوری چې دا په کوم بنیاد باندې لرې شوی دی۔ زما خیال دے چې منسټر صاحب هم دې سره Agree شی چې دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی شی۔

جناب سپیکر: جی یاسین خان۔

جناب بخت بیدار: جی یو خبره وکړم؟

جناب سپیکر: جی بالکل، وایه بالکل۔

جناب بخت بیدار: ساسو په صوابئ کښې 'حبکو' ویلفیئر بورډ کښې بلها خلق د نوکرئ نه اویستې شو، په جنوبی اضلاع کښې اویستې شو، په پیښور کښې اویستې شو، په مردان کښې اویستې شو او چې کله زه منسټر ووم، بنه باقاعده تنخواه ګانې او هر څه ټهیک ټهاک روان وو۔ اوس ته ما ته دا اووایه جی چې په دې حکومت کوم تندر ولویدو چې هغه خلق ئے، پینځلس سوه کسان ئے بې روزګاره کړل یا دغه سوال د دې جعفر شاه د دې تحریک التواء سره ئے ملګرے کړئ او دغه ټول یو ځائې کړئ چې بحث وکړو چې په دیکښې خبره څه ده او په دیکښې ستاسو هم فائده نه کیږی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: (قہقہہ) یاسین خان۔

مشیر برائے امداد، بحالی، آبادکاری و ٹرانسپورٹ: جی چې دا بخت بیدار صاحب دوباره منسټر کړو نو ډیر ښیزونه به ټهیک شی او داسې ده جی چې بالکل جعفر شاه صاحب سره Agree یم او مونږ به یو غریب سړے که هغه مخکښې حکومت کښې

شوی وو که د هغې نه مخکښې شوی وو، بالکل زما نه خو، زه دا دغه کوم چې د هغوی حق دے هغه به وی۔ دا 77 تنان چې وو، دوئ کومه خدشه ظاهروی، بابک صاحب هم اووئیل چې یره تاسو دا تنان به اوباسئ او خپل تنان، نو دا زمونږ اختیار وو دا 77 تنان هم تلل، دوئ له مونږه Extension ورکړو او هغه Extension به زه دوئ ته اوښایم، دا تنان هم تلل، د دوئ ضرورت وو، د دې 77 تنانو ضرورت وو، مزید نه وو او دا 77 تنان هم مونږ سره اختیار وو چې دا مونږ د دې Extension نه وے کړے، ایګریمنټ، او مونږ نوی تنان اخستی وے خو چونکه د هغوی Experience وو، د هغوی Already دلته خدمات وو، هغوی پوهه دی په دې ډیپارټمنټ چې یره دا کارونه څنګه کیږی؟ نو مونږ هغه پاتې کړل۔ زما څه اعتراض نشته، یو خبره کوم چې په دیکښې زیات تر تنان داسې دی چې هغه بالکل Hundred percent په سیاسی دغه باندې راغلی دی، بیا خو ګورئ جی مونږ دوئ ته اوس Extension ورکړلو د مارچ نه، دا به شپږ میاشتې پس بیا فارغ وی، نو که زما دا خواهش وے چې خپل تنان مې کولې نو دا زمونږ ډیپارټمنټ سره اختیار وو خو مونږ هغه تنان ټول پریښودل او جعفر شاه صاحب د ما سره کښینی، زمونږ سیکرټری صاحب به هم کښینی، دوئ ته به زه هغه د ډونرز لیټرز اوښایم چې کوم په نګران ګورنمنټ کښې هغوی دا کړی وو چې د دوئ نه Fifty percent، مونږ د Fifty percent په ځائې باندې تقریباً Twenty five, thirty percent اوښکل، ما ورسره ډیرې جهګړې کړې دی چې دا تنان زه بچ کړم خو که دوئ بیا هم خامخا دغه کوی، نن په څه خاص وجه باندې دوئ هر څه کمیټئ ته ریفر کوی، زه نه پوهیږم نو زما څه اعتراض نشته خو د جعفر شاه صاحب کوئسچن دے، دوئ د ما له ټائم راکړی، زه به دے سبا د سیکرټری سره کښینوم او دے به زه مطمئن کړم او دوئ به پخپله دلته په اجلاس کښې اووائی چې زه مطمئن یم۔

جناب سپیکر: جعفر شاه صاحب! مطمئن ئې؟

جناب جعفر شاه: ما جی دا وئیل، زما منسټر صاحب ته دا خواست دے، لکه د دوئ به هم دا شکونه لرې شی، دوئ وائی چې هغه په سیاسی بنیاد باندې شوی وو، لکه خبره به ښکاره شی، که په سیاسی بنیاد شوی وو نو هغه به ترینه لرې کړو او که

نه وو شوې، کميټۍ کښې به کښينو يو ځائې دغه کميټۍ ته تر اوسه پورې کوئسچن هم نه دے دغه شوے، نو زما خيال دا دے چې تاسو Agree شئ او د اوچ د خان دا کوئسچن به ورسره هم ملګرے کړو، د اديزو۔

جناب سپیکر: یاسین خان۔

مشیر برائے امداد، بحالی، آبادکاری وٹرانسپورٹ: ټهيک ده جی، جعفر شاه صاحب سره به کميټۍ کښې لږ ګپ شپ اولګی جی۔

(قہقہے اور تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the call attention notice No. 298, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The call attention notice is referred to the concerned Committee.

(Applause)

جناب سپیکر: تاسو ته خواسانه ده، زه ستاسو تقريرونه اؤرم او بيا چې دے نو هغه دغه دلته راځی، نو ما وئيل چې لږ غونډې اسانه کړو۔ وخت لږ، اوس به مونږ کيږی ساړهې پانچ باندې نو زما خيال دے چې هغه ډيبيټ به هم شروع کړو، دا فوری فوری اوباسو او ډيبيټ شروع کړو۔ دا يو ريزوليوشن به پکښې راولو د دې دغه نه پس، دا کال اټينشن دا دوه نوټسې دی، د دې نه پس به ريزوليوشن دغه کړو۔ سيد جعفر شاه صاحب۔ بنه، مفتی سيد جانان صاحب، سوری، مفتی سيد جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صوبے کے کئی اضلاع جہاں پر زمین کی قیمت زیادہ ہے وہاں لوگ متعدد قبروں کے انہدام کے ساتھ ساتھ خالی زمین برائے مقبرہ جات پر ناجائز وغیر قانونی طریقے سے قبضہ کرنا چاہتے ہیں جس کی زندہ مثال آئے روز کے اخبارات میں لوگوں کے جلوس اور عدالتوں کی طرف رجوع ہے، لہذا صوبائی حکومت ان قبضہ مافیا کے خلاف فوری اقدامات اور موثر حکمت عملی اختیار کرے۔

جناب سپیکر صاحب! که تاسو لږه غوندې مهربانی کوئ، زه مختصر په دې باندې یوه، صرف یو درې خبرې کول غواړم۔ جناب سپیکر صاحب! حضرت عثمان زین النورینؓ د رسول اللهﷺ دریم خلیفه دے، هغه چې به کله په قبر او مقبرې باندې تیریدو نو اوبه ئے ژړل، ملګرو به ورنه تپوس وکړو چې امیرالمومنین! ته خو رسولﷺ سره ورسره وې، تا د جنت آیاتونه لیدلی دی او د جهنم آیاتونه د لیدلی چې کله نازلیدل خو ته به دومره نه خفه کیدې او دومره به د نه ژړل خو دې قبر باندې تیریږې او ته ډیر ژاړې نو دا ولې؟ هغوی ورته اوفرمائیل چې ما د رسول اللهﷺ نه اؤریدلی دی چې دا قبر محض د خارو ډهیرئ نه دے چې دا یوه ډهیرئ وی بس، دا د جنت د باغیچو نه یوه باغیچه ده او یا د جهنم د اور د کندو نه یوه کنده ده جناب سپیکرصاحب، خو جناب سپیکر صاحب! مونږ داسې بې حسه معاشرې کښې پیدا یو چې دلته د هیچا د قبر او د مقبرې هیڅ څه عزت نشته، بلکه خلق د خپلې کمایئ د پاره، د خپل ځان جوړولو د پاره په دغو باندې قبضې کوی۔ جناب سپیکر صاحب، اخبارونه ډک دی، خاصکر چې کومو علاقو کښې زمکې قیمتی دی، هلته خلق قبرونو باندې ناجائزې قبضې کوی، په کنالونو کنالونو باندې د قبرونو زمکې نیسی او په هغو باندې تعمیرات جوړوی۔ غالباً جناب سپیکر صاحب، لکه پشاور کښې او دغه نورو اطرافو کښې د دې د پاره تنظیمونه جوړ شوی دی، د دې قبضه مافیا خلاف او هم دغه شان مونږ او تاسو غالباً روزانه اخبارونو کښې ګورو چې دغې ځائې کښې جلوس دے، خلقو مقبرې ړنګې کړلې، مارکیټونه ئے جوړل کړل، کورونه ئے جوړل کړل او جناب سپیکر صاحب، دا مخکښې ورځو هائی کورټ ته د دغه تنظیم یوه کمیټی لاړه ده او هغوی هائی کورټ نه دا استدعا کړې ده چې برائے خدا که حکومت څه نه وائی تاسو مطلب دا دے په دې باندې ایکشن واخلئ، زمونږ مړه پلاران او نیکونه او خویندې، وروڼه بې عزته کیږی، خلق ورباندې مارکیټونه جوړوی۔ نو جناب سپیکر صاحب، زما به دا ګزارش وی چې دا توجه دلاؤ نوټس سټنډنګ کمیټئ ته لاړ شی، هلته د په دې باندې بحث وشی۔ د دغه تنظیمونو دا یو یو مشر راواوغوښتلې شی چې کومو کومو اضلاع کښې او چا چا

مطلب دا دے دغو باندې قبضې کړې دی، نو زما به حکومت ته دا گزارش وی جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): تھینک یو جناب سپیکر۔ یہ کال اٹینشن نوٹس جو ہے، یہ ایک جنرل کال اٹینشن نوٹس ہے اور اس میں کسی خاص جگہ کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ میں بالکل مفتی صاحب سے Agree کرتا ہوں کہ صوبے کے اندر قبضے بھی ہوتے ہیں، حکومتی زمینوں پر قبضے ہوتے ہیں، قبرستانوں پر بھی قبضے ہوتے ہیں لیکن میری گزارش ہو گی کہ مفتی صاحب کے علم میں اگر کوئی Specific وہ ہو تو وہ اس کی نشاندہی کریں اور اس میں ہم حکومت کارروائی کرنے کو تیار ہیں۔ ویسے بھی حکومت Encroachments کے خلاف اور قبضوں کے خلاف Already اقدامات کر رہی ہے، جگہ جگہ ہم نے Encroachments ہٹائی ہیں اور اسلئے میں ان سے گزارش کرونگا، مفتی صاحب بڑے Sweet آدمی ہیں، وہ جب ہمارے پاس آتے ہیں تو ہم ان کو آنر کرتے ہیں، تو میں ان سے گزارش کرونگا کہ وہ نشاندہی کریں، جہاں جہاں ان کے علم میں ہو اور اگر میرے خیال میں اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے ہاں بھیجنے میں کوئی، اس میں کوئی وہ مجھے نظر نہیں آرہی ہے، سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس آپ پورے صوبے کے حوالے سے بھیجیں گے کہ پورے صوبے کا جائزہ لیں کہ کہاں کہاں، تو یہ ایک اس قسم کا کام ہے کہ Generalized nature کا کام ہے اسلئے اگر Specifically ان کے علم میں کوئی چیزیں ہوں تو وہ ہمارے علم میں لے آئیں، میں ان کو Involve کرکے، مفتی صاحب کو Involve کرکے Secretary Local Governamnet is around، ہم ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کے ان جگہوں کے حوالے سے Plan کرینگے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے مفتی صاحب؟

مفتی سید جانان: زه جی دا خبره کوم، مخکښې دلته د مردان یو ایم پی اے وو جی، هغه دا خبره راا وچته کړله، بیا اخبارونو کښې 'مشرق' اخبار جی په دې باندې یوه اداریه دا شو ورځې مخکښې لیکلې ده۔ جناب سپیکر صاحب، مردان کښې یا دغه پښاور کښې خو غالباً زمونږ او ستاسو کښې به ډیرو کسانو هیڅوک رشته دار نه وی، قبرونه به نه وی د چا د رشته دارو، جناب سپیکر صاحب! کومو علاقو کښې چې د زمکو قیمت دے، هغه علاقو کښې عنایت الله صاحب غالباً

زما نه به ډیر معلومات دوئ ته وی، اخبارونو کښې جلوسونه راځی او دغه پشاور کښې د دې د پاره یو تنظیم جوړ کړے شوے دے، که بل وخت کښې تاسو مناسب ګنړئ زه به ئے دغې اسمبلئ ته هغه اخبارات به درته راؤړم او تاسو ته به زه اوښایم، باقاعده د هائی کورټ چیف جسټس سره خلق ملاؤ شوی دی، هلته ورغلی دی، هغوی ته ئے استدعا کړې ده، درخواست ئے ورته ورکړے دے چې دا زمونږ د عزت ځائې دے او دغو باندې مطلب دا دے خلق قبضې کوی، نو که تاسو راشئ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! مفتی صاحب تاسو چې کومه خبره کوئ بالکل Genuine ده، زما خیال دے منسٹر صاحب هم تاسو ته دغه درکړه، یقین دهانی او زه د دې هاؤس نه هم یقین دهانی درکوم چې په دې خبرو باندې بالکل Compromise نه دے پکار، وړومبے تاسو کښینئ، Setting وکړئ، که مطمئن نه شوئ تاسو بیا هم کوئسچن راوړئ او د هاؤس نه به پوره سپورټ تاسو سره وی ان شاء الله۔

مفتی سید جانان: صحیح ده عنایت الله صاحب جی چې څنګه وائی خو چې داسې وی چې د دې مسئلې باندې څه نه څه دغه وشی، عملدرآمد۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔

وزیر بلدیات: زه بس د مفتی صاحب دا لږ Assistance غواړم چې زه به د خپل ډیپارټمنټ په تهرو باندې کوشش وکړم چې چیک کړم چې چرته چرته داسې ده، اخبارات وګورو، هغه به Scan کړو، د هغې هغه جائزه به واخلو خو مفتی صاحب د هم د بعضې څیزونو نشاندهی ما ته وکړی چې کوم ځایونه د دوئ په علم کښې دی۔

جناب سلطان محمد خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، سلطان خان۔

جناب سلطان محمد خان: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دلته کښې کال اټینشن نوټس دې 'آګسټ' هاؤس ته راوړل، د هغې که یو ممبر راځی نو د هغې مطلب هم دا وی چې په هغې باندې داسې Tangible او Practicable steps

واخستې شی چې د هغې مسئلې حل اړخ ته خبره لاړه شی۔ نو زه عنایت الله صاحب سره Agree کوم چې داسې یو شرطیاً خبره نه ده پکار چې هر یو خبره د سټینډنګ کمیټۍ ته لاړه شی خو Generalized خبره دلته څکه شوې ده چې زه به خپل مثال سپیکر صاحب، ورکړم او که عنایت الله صاحب غواړی نو هر یو ممبر به د خپلې حلقې مثال ورکړی۔ دوه مقبرې خو ما ته اوس دې وخت کښې ذهن ته راروانې دی چې په هغې باندې زما په علاقه کښې دشمنۍ جوړې شوې دی، تربګنۍ پرې جوړې شوې دی او هغه قبضه مافیا په هغې علاقو کښې رااوچته شوې ده او هغه مقبرې ئے نیولې دی او هغه بیا Plotting پکښې کیږی او هغه خرڅیږی لګیا دی۔ نو سپیکر صاحب! زما ریکویسټ دا دے چې بجائے د دې چې یو جنرل ایشورنس ورکړے شی، داسې حکومت د، ټریژری د داسې سوچ وکړی او داسې Steps د اناؤنس کړی چې دې اړخ ته عملی قدمونه واخستې شی څکه چې د صوبې امن و امان د دې سره لګیا دے هم خرابیږی، په هغې هم ډیر غلط اثر پریوځی لګیا دے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔آمنہ سردار،آمنہ سردار،کال اٹینشن نوٹس نمبر328۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: نه تاسو دغه نکړه کنه، میټنګ، تاسو مطمئن نه یئ مفتی صاحب؟

مفتی سید جانان: زه به جی داسې مطمئن کیږم، منسټر صاحب ما ته یو دغه وکړی خو زه دا وایم چې که چرته سټینډنګ کمیټۍ ته لاړ شی، داسې به شی لږه فائده به شی، زه به ټولې حوالې راؤړم، ټول اخبارونه به درته راؤړم چې څوک لاړ دی، په کوم تاریخ باندې لاړ دی۔ دې خبرې باندې لږ، غالباً ډیر ممبران خاصکر د پشاور او د مردان ممبران دیکښې خبره کول غواړی جی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! تاسو Agree کړه Anyhow که تاسو څنګه وایئ؟

وزیر بلدیات: نه سرا! زه ریکویسټ ورته کوم۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر بلدیات: چې دوئ د نشاندهی وکړی، بل محترم ممبر صاحب چې کوم نشاندهی کړې ده هغه هم ما نوټ کړه او چې کوم کوم ځائې کښې مسئله ده، مونږ به د ډیپارټمنټ د طرف نه یو جنرل خپل ډیپارټمنټ ته، زمونږ کوم دغه دے یو لیټر به وکړو چې یره کوم کوم ځائې کښې دا قبرستانو باندې قبضې کیږی، د هغې ټول یو ډیټا به مونږ Collect کړو او مونږ به کوشش وکړو چې یره دې حوالې سره بنه Serious steps واخلو او چې چرته ډیره زیاته غټه او دغه مسئله ده نو په هغې کښې به فوری دغه وکړو او هغه به مونږ مفتی صاحب سره شیئر کړو، دا ټول دغه۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! زمونږ دا مطلب نه دے چې کمیټۍ ته لاړ شی، کمیټۍ کښې به څه وشی خو دا خبره جی ډیر وخت نه راروانه ده، غالباً که تاسو لږه صحیح خبره وکړئ، زه وایم چې تاسو ته به هم علم وی، خاصکر دا اضلاع زه درته هنګو بنایم، هنګو کښې یو مارکیټ جوړ دے، اوس ئے مقبره رنګه کړې ده، درې کاله ئے وشو، مقبره ئے رنګه کړې ده او مارکیټ ورباندې، دغه پشاور کښې روزانه جی دریمې څلورمې ورځې، دا د پشاور ممبران دی جی، دا به اوس دا به زما نه هم صحیح خبره درته وکړی جی۔

جناب سپیکر: جاوید نسیم خان! څه وائې؟ یو منټ۔

جناب جاوید نسیم: شکریه سپیکر صاحب۔ دا کومه خبره چې جانان کوی جی، د دې زه تائید کوم، د دې صحیح خبرې (قہقہے) مسئله دا نه ده جی سپیکر صاحب! مسئله زما په حلقه کښې په قبرستانو باندې پلاټونه جوړ شول، پلازې پرې جوړې شوې، د دې باوجود چې ما ایډمنسټریټر ته هم وئیلی دی او څه نه څه خبره ما منسټرانو ته هم رسولې ده خو په دې باندې څه کار نه کیږی جی۔ دا د سټینډنګ کمیټۍ په حواله شی، د اوبو او د پیو پته ولګی چې دیکښې څوک Involve دی-----

(تالیاں)

**جناب سپیکر:** عبدالمنعم خان۔

**جناب جاوید نسیم:** او زما دا ریکویسټ دے چې دا کیس د سټینډنګ کمیټۍ ته لاړ شی چې پته ئے ولګی۔

**جناب سپیکر:** عبدالمنعم خان! عبدالمنعم خان، عبدالمنعم خان۔ دوئ له هم لږ وخت ورکړو کنه، دوئ بیا خفه کیږی، وائی مونږ ته ټائم نه راکوئ، چې څه نه څه دوئ ته ټائم ورکړو کنه۔ عبدالمنعم خان۔

**جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت)** سپیکر صاحب! دا مسئله لږ ځائې نه ده دا د ټولې صوبې ده او په دیکښې جی یوه پیره (تالیاں) عدالت فیصله کړې وه (تالیاں) دوئ هسې ورزش له راغلی دی خو ما واؤرئ جی، دا د ټولې صوبې مسئله ده او د دې یو پیره عدالت فیصله هم کړې ده چې کوم ځائې باندې قبضه ده، د هغوی دا مکانات دا Demolish کړئ او د دوئ نه Rent هم واخلئ۔ دا خاصکر د چارسدې نه یو مسئله اوچته شوې وه خو بیا دوئ ورله، 16 صفحې فیصله ده ما سره شته، دا عدالت هم کړې ده، تاسو هم، زه وایم چې ټولې صوبې له وکړئ ځکه چې مونږ ته خو داسې غریبوالے دے د خلقو چې مړے سخت وی، په هغې ئے کار نه وی چې یره دے مړ شی خو چې ښخوم به کوم ځائې؟ یقین وکړئ زمونږ طرف ته ډیر زیات، دا مونږ ټول غریبان یو خو یواځې زمونږه نه د دې ټولې صوبې خبره وکړئ جی۔

**جناب سپیکر:** عنایت اللہ خان۔

**وزیر بلدیات:** اخری تاسو ته خبره کوم۔

**جناب سپیکر:** هں جی۔

**وزیر بلدیات:** لکه په کال اټینشن باندې ډیبیټ لکه تاسو ته پته ده چې د رولز لاندې نه کیږی خو زه وایم که سټینډنګ کمیټۍ ته د تلو نه بغیر، دا خو ایګزیکټیو مسئله ده، د عدالت Decision هم پکښې راغلے دے، په دیکښې خو بالکل هیڅ اختلاف نشته چې که په کوم ځائې کښې په قبرستان باندې قبضه ده نو د هغې خلاف ایکشن اخستل پکار دی، دا لکه بالکل دیکښې څه دویمه رائې نشته، د

دې سره بالکل اتفاق کوم خو زه وایم که سټینډنګ کمیټۍ ته د لیږلو په ځائې باندې تاسو د هغه ځایونو، خپل خپل ځائې کښې ممبران نشاندهی وکړی او مونږ د خپل ایډمنسټریشن په تهرو باندې دغه راواخلو، انفارمیشن Collect کړو او دوئ دې اسمبلۍ کښې دا خبره اوغواړی چې یره مونږ یو وخت کیږدو چې په دې دې ځایونو کښې لکه ایکشن او اقدامات وکړل او که دوئ وائی چې سټینډنګ کمیټۍ ته ئے خامخا ریفر کړئ I have no objection, it should be referred to Standing Committee.

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> هں میډم! په کال اټینشن نوټس باندې خو دومره ډیبټ نه کیږی، ما بیا هم تاسو له موقع درکړه خو لږ دا مهربانی کوئ چې ټائم هم دغه کیږی، زما په خیال باندې Decide شوه چې کمیټۍ ته لیږو، بس اؤ۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> کمیټۍ ته به ولیږو۔ میډم! زما خیال دے ټائم شارټ دے۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب! میں اس کی وضاحت کرنا چاہتی ہوں کہ بات اس طرح سے ہے کہ اسے اناء کا مسئلہ نہیں بنانا چاہیئے اور یہ ایسا ہے کہ قبرستان میں جو ہے، کم از کم ہم لوگوں سے جو بیزار ہو جاتے ہیں، ان کو تو معاف، تو آرام سے رہنے دیا جائے۔ تو جناب سپیکر صاحب، اس کو اگر کمیٹی کے حوالے کر دیں تو میرا خیال ہے کہ یہ-----

<u>جناب سپیکر:</u> وہ تو ہو گیا ہے جی۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> ہو گیا جی، چلیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that the call attention notice No. 300, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The call attention notice is referred to the concerned Committee. (Applause) Amana Sardar.

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ گلیات میں جی ڈی اے کے ڈی جی نے تجاوزات کو فوری طور پر ہٹانے کا حکم دیا ہے جس سے مقامی لوگوں میں بے چینی اور تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ چونکہ ابھی سیزن کا وقت شروع ہو رہا ہے اور گلیات کے غریب عوام اپنا روزگار سیزن میں ہی حاصل کرتے ہیں اور مقامی لوگوں کا اصرار ہے کہ تجاوزات سیزن کے اختتام پر ہٹائے جائیں۔

جناب سپیکر! متعلقہ محکمے سے بات کرنا چاہونگی، آپ کے توسط سے، 14 مارچ کو بھی میں نے یہ ایشو جی ڈی اے کا اٹھایا تھا جس پر 26 مارچ کو شاید آپ کے پی ٹی آئی کے چیئرمین صاحب نے اس پہ نوٹس لیا اور انہوں نے بنی گالا میں ایک میٹنگ منعقد کرائی جی ڈی اے کی، اور اس میں بورڈ آف ڈائریکٹرز کو بلایا گیا اور انتہائی دکھ کی بات یہ ہے کہ اس بورڈ آف ڈائریکٹرز میں کوئی بھی گلیات سے تعلق رکھنے والا شخص موجود نہیں تھا، بلکہ میرے Elected بھائی جو سردار ادریس صاحب ہیں، ان کو بھی اس میٹنگ میں نہیں بلایا گیا تھا، یہ بھی ہمارے لئے ایک افسوس ناک بات تھی کہ وہ وہاں کے اس علاقے کے نمائندہ ہیں اور ان کو نہیں بلایا گیا۔ (شور اور قطع کلامیاں) تو یہ ہمارا سیاسی حریف ہونا ایک علیحدہ چیز ہے لیکن ایک علاقے کو ہم Represent کرتے ہیں اور وہ ہمارا علاقہ ہے اور اگر ہمارے علاقے میں ہمارے لوگوں کو اہمیت نہ دی جائے، تو میرا خیال ہے یہ ایک ایسی بات ہے، یہ ہمارا استحصال کیا جا رہا ہے۔ ایک بات کے بعد جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب! سردار ادریس صاحب۔

محترمہ آمنہ سردار: سر! میں پہلے اس کو کمپلیٹ کر لوں سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ کمپلیٹ کر دی ہے بات۔

محترمہ آمنہ سردار: نہیں سر! میں نے کمپلیٹ نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر: ٹائم شارٹ ہے، نماز کا ٹائم ہو رہا ہے بریک کا، سردار ادریس صاحب۔

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر! میرے خیال میں میری Sister پہلے بات مکمل کر لیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں جی۔ سکندر خان! خپله نکته نظر ئے کلیئر کړه، خبره راغله، سردار ادریس وائی زه خبره کول غواړم۔ گوره میډم! تاسو ته Favour وکړو او

یو دغه مې د رته د رکړو کنه نو کم از کم، (مداخلت) یہ مطلب ہے کہ ٹائم کا بھی خیال رکھیں، ٹائم آپ نے، کال اٹینشن نوٹس آپ نے جو Explain کیا ہے، بات کر لیں جی، تقریر نہ کریں۔ بڑی مہربانی۔

<u>محترمہ آمنہ سردار</u>: بہت شکریہ، بہت شکریہ جناب سپیکر۔ اب اگلی بات کیا ہوئی؟ سی ایم صاحب نے ایک میٹنگ منعقد کی 6 اپریل کو اور اس میں یہ خبر بھی ہے جس میں انہوں نے کہا ہوا ہے کہ مقامی لوگوں کو، تجاوزات مقامی لوگوں کو اعتماد میں لیکر ہٹائے جائیں۔ اب اس سے اگلے دن کا اخبار ہے جس میں یہ آیا ہوا ہے، 9 تاریخ کا ایک اخبار ہے کہ "نذر شاہ ڈٹ گئے، جی ڈی اے کا گلیات میں تجاوزات آپریشن مؤخر کرنے سے انکار" جناب سپیکر! اپنے ہی سی ایم کو وہ انکار کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر! جی ڈی اے کے جو حالات ہیں، وہ میں پہلے بھی بیان کر چکی ہوں، اس بار میں نے خود وزٹ کیا ہے، میں نے دیکھا ہے آٹھ آٹھ انچ کے ان سڑکوں میں شگاف پڑے ہوئے ہیں اور کتنے گہرے ہیں اور اس کے علاوہ Retaining walls جو ہیں، جو ان کے Under آرہی ہیں، وہ ٹوٹی ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ جو بھی Poles ہیں لائٹس کے، وہ گرے پڑے ہیں۔ تو جناب، یہ جو آپ نے بورڈ آف ڈائریکٹرز مقرر کیا ہے جناب سپیکر! یہ نیب کی رپورٹ ہے میرے پاس، اتفاق سے ان کے نام بھی اس میں موجود ہیں جو Encroachments میں ہیں، تو یہ میں پورے اس کے ساتھ بات کر رہی ہوں اور جی ڈی اے کی جو انہوں نے، یہاں پہ مجھے دو لائن پڑھنے کی اجازت دی جائے کہ "GDA is no left with manipulation of plots and its allotment to near and dear one and there is no proper scheme, master plan of the region to know the exact number of plots, their sizes and places reserved for commercial and public utilities, however, the number and sizes of plots change each and every time as the plots are being created for near and dear one" تو جناب سپیکر، میں اس بات سے یہ بات کرنا چاہونگی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ مہربانی کر کے مختصر کریں، یہ کال اٹینشن نوٹس پہ اتنی تقریر تو نہیں ہوتی ہے، بس آپ نے ایک بات رکھی ہے۔ مہربانی کر کے اس کا بھی اور ہاؤس کا بھی خیال رکھیں نا، اس پہ تقریر تو نہیں ہوتی ہے۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! یہ مجھ سے پہلے جو کال اٹینشن پیش ہوا ہے، اس پہ کافی بحث ہوئی ہے، چلیں جی۔

جناب سپیکر: سردار ادریس صاحب۔

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر! میری بہن آمنہ سردار نے Encroachments کے حوالے سے توجہ دلاؤ نوٹس بھیجا ہے اور آج جو بات کی ہے، اس کے حوالے سے ایک تو میں Personal explanation پہ ایک دو باتیں کرونگا اور اس ضمن میں یہ ابھی کی بات نہیں ہے، یہ تقریباً ستمبر کی بات ہے کہ یہاں پہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ روڈ بالخصوص جو ایبٹ آباد کی طرف، مانسہرہ کی طرف روڈ جاتا تھا اور وہاں پہ Encroachments اتنی زیادہ تھیں کہ وہاں پہ ٹریفک اتنی زیادہ ہو جاتی تھی، دو دو، تین تین گھنٹے لوگ اور بالخصوص سیزن کے اندر نتھیا گلی کا وہ حال ہوتا تھا کہ وہاں پہ دو، تین تین، چار چار گھنٹے لوگ وہاں سے نکل نہیں سکتے تھے، Similarly ہر نو سے وہاں تک ایبٹ آباد تک بھی دو دو، تین تین، چار چار گھنٹے لوگ ٹریفک میں پھنس جاتے تھے اور بالخصوص اگر کوئی زخمی ہو یا کوئی بیمار آدمی ہو تو وہیں وہ دم توڑ دیتا تھا، وہاں پہ اس کیلئے بہت زیادہ پرابلمز تھے۔ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ آنے کے بعد ہماری سب سے پہلے چیف منسٹر صاحب سے بات ہوئی کہ جہاں جہاں ممکن ہے وہاں پہ بائی پاس دیئے جائیں اور میں شکریہ ادا کرتا ہوں محترم چیف منسٹر صاحب کا کہ انہوں نے ہرنو (ترنول) سے ایبٹ آباد تک بھی بائی پاس دیا اور پھر ایبٹ آباد سے ایک دو اور بائی پاس کے انہوں نے ڈائریکٹیوز جاری کئے اور نتھیا گلی کا بھی جو گورنر ہاؤس سے، آپ کبھی اس طرف گئے ہونگے وہاں پہ، وہاں سے بھی انہوں نے ایک جو روڈ جو Already جا رہا ہے اور ایک نئے روڈ کا انہوں نے ڈائریکٹیو جاری کیا جس پہ فزیبلٹی اور کنسلٹنٹ کا تقرر ہو چکا ہے، وہ بھی وہاں پہ ہو گا۔ جہاں تک میری Sister نے کہا کہ بنی گالا میں عمران خان صاحب نے وہاں پہ کوئی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ کال کی ہے، اخبارات میں اس کا ضرور تذکرہ ہوا ہے لیکن وہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کا، عمران خان کی ایک بات ہے کہ He is taking interest in development of Galyat area، چونکہ وہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے پورے صوبے کا ایک Face ہے کہ جونہی آدمی پنجاب سے نکلتا ہے تو وہاں سے ہمارا علاقہ شروع ہو جاتا ہے اور وہاں پہ بالکل واضح طور پر فرق ہے، I too agree with her کہ پنجاب کا روڈ بہت اچھا

ہے، وہاں پہ مارکنگ بھی ہوئی ہے لیکن جونہی ہمارا علاقہ شروع ہو جاتا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح سے وہاں پہ اس کی حالت ہے اور روڈ جس طرح سے خراب ہے اور وہ GDA کا بھی اس میں قصور ہو سکتا ہے، اس میں PKHA کا بھی قصور ہو سکتا ہے، اس میں C&W کا بھی قصور ہو سکتا ہے، وہ ابھی کا قصور نہیں ہے، مسلسل یہ حکومتیں اس کو نظرانداز کرتی رہی ہیں اور اس کا کوئی اچھا Face نہیں ہے۔ ہمارا وہاں پہ اور عمران خان کا اور ہماری پی ٹی آئی کی گورنمنٹ کا میں سمجھتا ہوں کہ اس پہ ابھی یہ Stance ہے اس بات پہ کہ وہاں پہ Enter ہوں اور کوئی اچھا وہاں پہ Reflection ہونا چاہیئے، اس روڈ کی صورتحال بہتر ہونی چاہیئے، وہاں سے Encroachments ختم ہونی چاہئیں اور پھر اس کے بعد جب وہاں پہ پرائیویٹ سطح پہ ڈاکٹر جاوید اور وہاں ڈاکٹر انیس اور کچھ وہاں پہ جو سوسائٹیز کے لوگ عمران خان کے پاس گئے اور اس پہ اس دوران ڈی جی بھی وہاں پہ موجود تھا، ڈی جی کو بھی بلا لیا اور وہ کوئی Officially بورڈ آف اتھارٹی کی میٹنگ نہیں تھی، ایک Unofficial وہاں پہ تھی اور اس کے بعد بورڈ آف اتھارٹی کا یہاں پہ اس کا Proper طریقے سے جواب تو میرے محترم دوست وہ دینگے، یہاں پہ بورڈ آف اتھارٹی کے اندر یہ فیصلہ ہوا ہے، عمران خان نے وہاں پہ فیصلہ نہیں کیا، یہاں پہ بورڈ آف اتھارٹی میں ایک دفعہ نہیں دو دفعہ یہاں پہ فیصلہ ہوا۔ میں نے شروع میں اس کو Oppose کیا کہ یہاں پہ ابھی نہیں ہونا چاہیئے اور جو 66 فٹ کا پہلے وہ روڈ تھا، ہماری بات پھر بورڈ آف اتھارٹی نے ماننے کی بجائے 66 کی ہم یہاں سے 45 فٹ روڈ جو ہے رکھیں گے اور وہ 66 کی بجائے وہ چار پانچ پانچ فٹ وہاں پہ نتھیا گلی بازار اور دوسرے بازار سے آتا، اتنا زیادہ وہاں پہ اور پھر میری وہاں پہ مقامی لوگوں کے ساتھ ڈی جی کے پاس جا کے وہاں پہ میٹنگ ہوئی ہے اور مقامی لوگ، جتنے بھی مقامی دکاندار تھے، وہاں کے پریزیڈنٹ اور ایسوسی ایشن، And they too agreed to this suggestion کہ ٹھیک ہے ہمیں وہاں سے Encroachments ہٹانی چاہئیں، وہ Encroachments نہ صرف ان مقامی دکانداروں کے Favour میں ہے بلکہ ہم سب کے Favour میں ہے۔ یہاں پہ اس طرح کے اخبارات کے اندر، میں ان سے Agree کرتا ہوں کہ اس طرح کی باتیں وہاں پہ آتی رہی ہیں کہ ڈی جی نے یہ کہہ دیا اور میرے خلاف کسی نے کہہ دیا کہ سردار ادریس کو جانے نہیں دیا اور عمران خان نے منع کر دیا اور یہ یہ، تو اخبارات کے اندر ہمارے کچھ لوگ اس طرح کی اور کچھ لوگ اس

طرح کی Political statements دیتے رہے ہیں، میں نے تردید اس بات کی کی اور دوسری بات یہ کہ ہمارے دو تین چار اور دوست، میں اپنی Sister کی بات نہیں کر رہا لیکن دوسرے لوگوں نے وہاں پہ پولیٹیکل سکورنگ کی ضرور بات کی ہے کہ انہوں نے جاکے کہا ہے جی کہ ہم یہ کردینگے اور ہم یہ نہیں کرنے دینگے لیکن جب میں ان کے ساتھ بیٹھا، ڈی جی کو ساتھ بٹھایا تو لوگوں نے خود کہا کہ ٹھیک ہے جی ہم Voluntarily طور Encroachments ہٹانے کے حق میں ہیں، نہ صرف یہاں پہ ہٹائیں بلکہ ایبٹ آباد کے اندر، ایبٹ آباد کے اندر مانسہرہ روڈ پہ آپ دیکھیں کہ وہاں پہ پورا روڈ کھل چکا ہے اور وہاں پہ لوگوں کی جو تین تین چار چار منزلہ، یہ ایبٹ آباد کے ممبر جناب نلوٹھا صاحب بھی بیٹھے ہیں، یہاں پر مشتاق غنی صاحب اور لودھی صاحب بھی بیٹھے ہیں، وہاں پہ ازخود لوگوں نے اور ابھی وہاں پہ روڈ کھل گیا ہے اور ابھی میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پہ ضرورت اس امر کی ہے، جس چیز کی طرف میری بہن نے توجہ نہیں دلائی کہ جونہی یہ Encroachments ہٹ جائیں تو فوری طور گورنمنٹ کو چاہیئے، پراونشل گورنمنٹ کو کہ اس کیلئے فنڈز فوری طور پر Provide کرے تاکہ وہاں پہ لوگوں کو کوئی تکلیف نہ ہو اور دوبارہ کہیں Encroachment نہ ہو جائے اور وہ جو روڈ، جو ابھی روڈ کی خراب صورتحال ہے اور وہاں پر بالخصوص میں نے آج کال اٹینشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان! عنایت خان۔

سردار محمد ادریس: میں، میں صرف آخری گزارش یہ کر رہا ہوں کہ اس کیلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان!

سردار محمد ادریس: اس کیلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان! عنایت خان۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! مجھے Encroachments سے مسئلہ نہیں، پر واضح یہ کرنا چاہتی ہوں کہ۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: عنایت خان! ابھی عنایت خان وضاحت کرلیگا جی۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): ویسے میڈم! میں، میں۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: عنایت خان، منسٹر 'کنسرنڈ' جواب دیں۔ عنایت خان!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! سردار صاحب نے کہا کہ تجاوزات ہماری حکومت نے ہٹائے ہیں اور مانسہرہ روڈ پر اور گلیات سے اور پتہ نہیں کدھر کدھر سے مسلم لیگ نون، تو ہم جو ہیں، ان کے ایم این ایز اور ایم پی ایز جو ہیں، تجاوزات ہٹانے میں ہم نے پہلے بھی ساتھ دیا ہے انتظامیہ کا اور اب بھی ہم دے رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ روڈز کلیئر ہوں اور جو Encroachment ان لوگوں نے کی ہیں، ان کو وہاں سے ہٹانا چاہیئے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو گلیات کے اندر چونکہ اب سیزن ہوتا ہے، 12 مہینے وہ کھاتے ہیں جو تین مہینے کماتے ہیں، اب یہ تین مہینے جو سیزن ہے، اگر تجاوزات ہٹانے کا عمل شروع ہو گیا تو ان لوگوں کا روزگار بند ہو جائے گا تو پھر پورا سال ان لوگوں کو فاقوں پہ گزارنا پڑے گا، اس کو فی الحال روک لیں، آپریشن ضرور کریں لیکن سیزن ختم ہونے کے بعد، اور جہاں تک سردار ادریس نے بات کی کہ اخبار میں ان کے خلاف کوئی بیان آیا ہے تو میرے خیال میں سردار ادریس صاحب کی پارٹی کی طرف سے آیا ہوگا ہماری طرف سے نہیں آیا۔ ہم یہ کہتے ہیں سر! کہ فی الحال یہ گلیات کا سیزن شروع ہے اور اس کو یہ دو تین مہینے روکا جائے، بالکل اس کے بعد تجاوزات ہٹائے جائیں، اس کے ہم حق میں ہیں۔ میرے حلقے حویلیاں کے شہر کے روڈز جو ہیں جی، یہ تو شاہراہ ریشم اور گلیات روڈ کی بات ہے، شہر کے اندر جو تجاوزات تھے، ہم نے ساتھ کھڑے ہو کر ان کو ختم کیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔

وزیر بلدیات: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو سر۔ یہ سوال میڈم نے پوچھا ہے اور اس سے پہلے ویسے تجاوزات کے اوپر دوسرا بھی ایک، اس سے پہلے والا کال اٹینشن نوٹس بھی تجاوزات کے خلاف تھا کہ تجاوزات کو ہٹانا چاہیئے، یہ دوسرا کال اٹینشن نوٹس اس کے بالکل الٹ ہے کہ تجاوزات کو ہٹایا جا رہا ہے اور لوگوں کے اندر بے چینی ہے۔ سردار ادریس نے پورا Background۔۔۔۔

محترمہ آمنہ سردار: میں تجاوزات ہٹانے کے خلاف نہیں ہوں مگر سیزن ہے جس سے بہت لوگ۔۔۔۔

وزیر بلدیات: دیکھیں میری بات سے وہ مطمئن نہیں ہوتی ہے میڈم تو پھر ,She has the ان کا حق ہےShe has right to, right to stand again-----

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر بلدیات: یہ سر ادر ادریس صاحب نے Background بتادیا، بورڈ آف اتھارٹی کی چار میٹنگز ہوئی ہیں، گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے بورڈ آف اتھارٹی کی پہلے اتنی میٹنگز نہیں ہوتی رہی ہیں کیونکہ چیف منسٹر اس کو چیئر کرتا ہے اور جس بورڈ آف اتھارٹی کے چیف منسٹر چیئر مین ہوں اور جس میں بڑے ہائی پروفائل سیکرٹریز اور ممبرز وغیرہ ہوں تو وہ اتنی جلدی جلدی نہیں ہوتی ہے لیکن گزشتہ دس مہینوں کے دوران ہم نے کوئی چار میٹنگز بورڈ آف اتھارٹی کی کی ہیں، تین کو چیف منسٹر نے چیئر کیا تھا اور ایک میٹنگ کو انہوں نے مجھے اختیارات Delegate کیے تھے اور میں نے اس کو چیئر کیا تھا اور یہ بہت Thoughtfully ان تین چار میٹنگز کی Deliberations کا نتیجہ ہے اور یہ جس طرح سردار ادریس صاحب نے بتادیا کہ نتھیا گلی بازار کے اندر Blockade ہوتا ہے، Summer season میں بہت زیادہ Blockade ہوتا ہے اور یہ ہماری زمین ہے، یعنی یہ لوگوں نے Encroach کی ہوئی ہے۔ اس کی دو Proposals تھیں، میڈم کو میں ذرا بتاتا چلوں کہ اس کی دو Proposals تھیں، ایک یہ تھی، PKHA کا مطالبہ تھا اور گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے ڈی جی بھی ان کے ساتھ Agree کرتے تھے کہ Encroachments کو بھی ہٹائیں اور ذرا Further آگے چلیں اور ان سے مزید ان کی دکانوں کو ہم خرید لیں، باقاعدہ Procure کریں، Purchase کریں اور ان کو پیسے دیدیں اور اس کو Further پیچھے چلایا جائے لیکن ہمارے بورڈ آف اتھارٹی کے اندر اس بات کو مناسب سمجھا گیا کہ پہلے فیز میں ہم Encroachments کو ہٹائینگے اور اس کیلئے باقاعدہ Negotiations کا طریقہ کار اختیار کیا گیا، لوکل ایم پی اے کے تھرو وہاں لوگوں کے ساتھ Negotiate کیا گیا۔ اب یہ پورا پراسیس جو ہے It is mature۔ میڈم اگر چاہتی ہیں کہ اس کو اس پراسیس کے اندر Involve کیا جائے تو ہم اس کو Involve کرتے ہیں لیکن میرے خیال میں اس کو Out right منع کرنا اور اس پراسیس کو، یہ Mature ہو چکا ہے، یہ چار پانچ میٹنگز کی Deliberations کا نتیجہ ہے اور اسی کے نتیجے میں سب کچھ ہوا ہے اور یہ گلیات کے حق میں ہے۔ وہاں روڈ Blockade ہوتا

ہے، Summer season میں بہت بڑی تکلیف ہوتی ہے اسلئے میں میڈم سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس میں ہمارے ساتھ تعاون کریں۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہاں بس، جی جی، ہاں ہاں۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! میں نے ایک منٹ بات کرنی ہے۔ جناب سپیکر، میں تجاوزات کے خلاف نہیں بلکہ اس کے حق میں ہوں لیکن میرے علاقے گلیات کے عوام کی خواہش یہ ہے کہ کم از کم سیزن میں تجاوزات نہ ہٹائے جائیں بلکہ سیزن کے خاتمے پر تجاوزات ضرور ہٹائیں، ہم اس کی مخالفت ہر گز نہیں کرینگے۔ اگر ابھی تجاوزات ہٹائے گئے تو اس سے غریب عوام پر براہ راست اثر پڑے گا۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! آمنہ سردار نے بات اٹھائی ہے تو ابھی ان کی بات بھی سنی جائے۔۔۔۔۔

محترمہ آمنہ سردار: میں ذرا جناب سپیکر! صرف ایک منٹ، ایک منٹ سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بات کرلیں جی، جی میں۔۔۔۔۔

محترمہ آمنہ سردار: سر! صرف ایک منٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کریں۔

محترمہ آمنہ سردار: بہت شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نہیں میں نے اس کو، جس طرح وہ کیا ہے، یہ اب زیادتی کر رہی ہیں، زیادتی کر رہی ہیں آپ۔۔۔۔۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں، بات یہ ہے کہ ہم ہر گز تجاوزات کے حق میں نہیں ہیں لیکن یہ کہا جارہا ہے کہ تجاوزات ابھی تو نہیں ہٹا رہے ہیں، اب اگر یہ ہٹائیں گے، وہاں پہ ایک مزار ہے جس کو ایک روڈ آرہا ہے جو کہ ایک کلومیٹر ہو گا، اب اس مزار کو آپ ختم کر دینگے، لوگ سیزن پہ جو جائینگے وہ کہاں، ان کی کیا Entertainments ہیں، صرف پہاڑوں کو دیکھ کے وہ واپس نہیں آجائینگے، تو میری گزارش صرف یہ ہے ایوان کے توسط سے کہ ابھی سیزن میں تجاوزات نہ ہٹائے جائیں، ہم بالکل آپ

سے تین مہینے چار مہینے کا موقع مانگ رہے ہیں، اکتوبر میں آپ تجاوزات شروع کریں، ہم میں سے کوئی اس پہ آواز نہیں اٹھائے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: میڈم! آپ اپنی ریزولیوشن کر لیں۔

وزیر بلدیات: یہ میڈم کو ہم اعتماد میں بھی لیں گے، ان کو بریف بھی کرینگے، ڈی جی کو میں بتاؤں گا، وہ ان کو بریف بھی کرینگے لیکن سب کچھ ہم سیزن کیلئے کر رہے ہیں کہ سیزن کے اندر Blockade ہوتا ہے، Summer season کے اندر Blockade ہوتا ہے اور یہ پورا روڈ جو ہے، اس پہ لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اسلئے میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ ہمیں Assist کریں اس میں، یعنی Rather than delaying our action, she should assist us, I request her.

جناب سپیکر: اوکے جی۔

## قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! رول 240 کے تحت مجھے یہ اجازت دی جائے کہ 124 کو، میں نے ایک ریزولیوشن پیش کرنی ہے بلکہ تین ریزولیوشنز ہیں، رول کو Suspend کیا جائے جناب سپیکر صاحب!

Mr. Speaker: Okay ji. Is it the desire of the House that the rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The honorable Members, to please move their resolution.

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! یہ ایک ریزولیوشن ہے جس پہ کہ سکندر شیرپاؤ صاحب کے Sign ہیں، لطف الرحمان صاحب کے Sign ہیں اور نگزیب نلوٹھا صاحب کے Sign ہیں، اس پہ میرے نگہت اورکزئی کے Sign ہیں، شہرام خان کے Sign ہیں، عنایت اللہ صاحب کے Sign ہیں اور شاہ حسین صاحب کے Sign ہیں اور اس میں بابر خان کے بھی Sign ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

محترمہ نگہت اورکزئی: جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میرے بھی Sign ہیں اس پر۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جی منور خان صاحب کے بھی Sign ہیں جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب کے بھی ہیں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: اور مشتاق غنی صاحب کے بھی Sign ہیں لیکن سر، یہ تین قراردادیں ہیں، اس پہ مختلف لوگوں کے Sign ہیں بہرحال۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ایک ایک وہ کرلیں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: اور اس میں جی ضیاء اللہ آفریدی کے بھی Sign ہیں اور جمشید خان کاکاخیل کے بھی Sign ہیں۔

جناب سپیکر: جی جی، جی جی، میڈم!

## قراردادیں

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! یہ قرارداد ہے۔ ہرگاہ کہ صوبائی اسمبلی نے مورخہ 15th February 2012 کو بذریعہ قرارداد نمبر 693 کے تحت وفاقی حکومت کو آئین کے سیکشن 144 کے تحت اختیار دیا تھا کہ مجلس شوریٰ ڈرگ اینڈ میڈیسن کے بارے میں رولز ریگولیشنز بنوائے۔ مجلس شوریٰ نے رولز ریگولیشنز بنوائے لیکن تاحال اس پر عملدرآمد نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے فارما انڈسٹری سخت مشکلات کا شکار ہے، لہٰذا یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے مطالبہ کرے کہ رولز ریگولیشنز پر 90 days کے اندر عملدرآمد کو یقینی بنائے اور اگر ممکن نہیں تو ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی کے اختیارات اٹھارہویں ترمیم کے تحت صوبے کو واپس کیے جائیں۔

جناب سپیکر: جناب سکندر خان، On behalf of۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! اسی کے ساتھ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is adopted unanimously. جی نلوٹھا صاحب پیش کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ ہرگاہ کہ 2012 وزیراعظم پاکستان نے خیبر پختونخوا کیلئے انکم ٹیکس ایکٹ سیکشن 126 کے تحت تین سال کیلئے ٹیکس معاف کیا تھا لیکن چند ماہ گزرنے کے بعد ایف بی آر نے بعض رکاوٹیں کھڑی کر کے خیبر پختونخوا میں موجود کاروبار کو ٹیکس استثنیٰ نہیں دی اور Turnover income tax لگا دیا۔ یہ کہ چیمبر آف کامرس نے اس امر کو پشاور ہائی کورٹ میں چیلنج کیا۔ ہائی کورٹ نے چیمبر آف کامرس کے حق میں تفصیلی فیصلہ دیا تھا لیکن ایف بی آر نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا۔ لہٰذا یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سابق وزیراعظم پاکستان کے اعلان شدہ تین سال یکم جولائی 2009 سے 30 جون 2012 تک Turnover income tax کی استثنیٰ کو واپس لینے اور ایف بی آر کی طرف سے پشاور ہائی کورٹ کے فیصلے پر سپریم کورٹ سے اپیل واپس لے اور خیبر پختونخوا کو انکم ٹیکس کی استثنیٰ اصلی روح کے مطابق دیا جائے۔

اس پہ جناب سپیکر صاحب! مولانا لطف الرحمان صاحب، نگہت اورکزئی صاحبہ، سردار حسین بابک صاحب، سکندر حیات خان صاحب، مشتاق غنی صاحب، عنایت اللہ صاحب اور سب کے دستخط موجود ہیں، شہرام خان صاحب۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is adopted unanimously. Ji, Shah Hussain Sahib.

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب! په دې باندې د شهرام خان دستخط دے، د منور خان صاحب دے، د جعفر شاه صاحب دے، احمد بهادر صاحب دے، نگهت اورکزئی صاحبه ده، عبدالستار خان دے، مظفر سید صاحب دے، جمشید کاکاخیل صاحب دے، ضیاء الله آفریدی صاحب دے او بخت بیدار صاحب دے۔

یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ جس طرح ایم این ایز اور سیکرٹریز صاحبان کو بلیو پاسپورٹ جاری کیے جاتے ہیں، اسی طرح

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے تمام ممبران، گریڈ 20 اور گریڈ 21 کے صوبائی اسمبلی کے افسران کو بھی بلیو پاسپورٹ جاری کیے جائیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

## صوبے میں تعلیم کے فروغ کے حوالے سے حکومتی اقدامات و کارکردگی اور اس کا صوبے کے عوام پر اثرات پر بحث

جناب سپیکر: اچھا باقاعدہ ہمارے پاس 25 منٹس ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ باقاعدہ ڈیبیٹ کا آغاز کریں۔ مولانا صاحب بات کرینگے کیونکہ جمعہ کا دن ہے، اکثر ممبران نے یہ ریکویسٹ کی ہے، وہ چاہتے ہیں کہ تھوڑا جلدی آج ہمیں ریلیز کیا جائے تو میں اسلئے سمجھتا ہوں کہ مولانا لطف الرحمان صاحب آغاز کریں۔

مولانا لطف الرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب! کہ ایک اہم موضوع کیلئے آپ نے ہمیں اجازت دی۔ جناب سپیکر، اس سے پہلے میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں، ایک ریکویسٹ ہے کہ کل صحت کے حوالے سے یہاں پر جو کارکردگی ہے صوبے میں، اس پر بحث ہونا تھی لیکن اس پر نہیں ہو سکی، تو ہماری گزارش ہے کہ آگے جو اجلاس ہمارے ہو رہے ہیں، اس میں کسی جگہ پر اس کو ایڈجسٹ کیا جائے اور اس پر بات ہو سکے گی۔ جناب سپیکر، آج ہمارے صوبے میں ایجوکیشن کے حوالے سے، اس کی کارکردگی، صوبے میں اس کی صورتحال، اس پر بات ہونی ہے۔ جناب سپیکر، ایجوکیشن انتہائی اہم مسئلہ ہے ہماری عوام کا اور ان کے بچوں کا اس صوبے کی حکومت پر حق بنتا ہے کہ ان کو وہ سہولت فراہم ہو۔ جناب سپیکر، میں آج کوئی لمبی بات نہیں کرنا چاہتا، میرے دوسرے ممبران بھی ہیں، پارٹی کے بھی ہیں، اپوزیشن کے لوگ بھی ہیں، وہ بھی اس پر بات کرنا چاہتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس پر اجازت ان کو بھی دیں کہ وہ اس حوالے سے بات کر سکیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: معذرت کے ساتھ، جس طرح ہم نے Decide کیا تھا، آپ اگر ہمیں وہ لسٹ Provide کریں تاکہ میں اس کے مطابق کروں، جس طرح سکندر خان نے ابھی مجھے بھیجا ہے معراج ہمایون کا۔۔۔۔۔

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر! جو بات کرنا چاہیں گے تو ہمارے ممبران۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو جو جو۔۔۔۔۔

مولانا لطف الرحمان: تو جناب سپیکر! ہم نے بارہا اس حوالے سے بھی بات کی، ہماری پچھلی اسمبلی میں بھی ہم نے اس حوالے سے وضاحت طلب کی لیکن ہمیں کوئی اطمینان بخش جواب نہیں مل سکا۔ جناب سپیکر، ہم نے بارہا اس حوالے سے بات کی کہ یہاں پر جب بجٹ کی تقریر ہو رہی تھی اور سراج الحق صاحب نے اس حوالے سے جب ایمر جنسی کے نفاذ کی بات کی تھی جناب سپیکر! تو وہ ایجو کیشن کی ایمر جنسی کے نفاذ کے حوالے سے بات کی۔ جناب سپیکر، سال ہونے کو ہے اور اس پورے سال کے دورانیے میں میں سمجھتا ہوں ایمر جنسی تو دور کی بات ہے، اس حوالے سے ہمیں کوئی پالیسی بھی نظر نہیں آرہی کہ جو ایوان کے سامنے رکھی گئی ہو، جس پر ایوان کے ممبران کو شاید اطمینان ہوتا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پچھلی دفعہ بھی ذکر ہوا اس حوالے سے، ہمیں گراؤنڈ پر ایسی چیزیں نظر نہیں آرہی ہیں۔ جناب سپیکر، کوشش تو یہ ہونی چاہیئے کہ ہماری انرولمنٹ بڑھے، ہم ایسا Environment create کریں کہ اس سے لوگ آئیں تعلیم کی طرف، میں اپنے علاقوں کی، جو پسماندہ علاقے ہیں، دور دراز کے علاقے ہیں جناب سپیکر! زیادہ تر توجہ ان پر ہونی چاہیئے کیونکہ اگر ہم شہروں کی آبادی کے حوالے سے دیکھیں تو اس میں تو پرائیویٹ سکولز بھی ہوتے ہیں، لوگوں کو مواقع مل رہے ہوتے ہیں تعلیم کے حوالے سے، لیکن جو ہمارے دور دراز کے علاقے ہوتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسی کوئی پالیسی سامنے نہیں آرہی کہ وہاں پر تعلیم کس طرح دی جا سکتی ہے، وہاں پر ٹیچر کیسے مہیا کیا جا سکتا ہے، وہاں سکولوں کو کیسے باقاعدہ طور پر چلایا جا سکتا ہے؟ جناب سپیکر، ہمارے سامنے تو بہت سارے سکولز نظر آتے ہیں کہ وہ بھوت سکولز ہوتے ہیں، بند ہوتے ہیں جس میں سرے سے تعلیم، استاد تو صرف گھر پر شاید اس کی حاضری ہوتی ہو، تعلیم سکول میں دینا، یہ تو بہت دور کی بات ہے اور جس طرح ہمیں کہا جا رہا ہے کہ جی پی ایس سسٹم کے تحت جو مانیٹرنگ ٹیم ہے ہماری، وہ وہاں پر جائیگی اور وہ استاد کی حاضری یقینی بنائیگی جناب سپیکر! لیکن جناب سپیکر! مجھے ابھی تک جو ہمارے سکولز ہیں، جو مستقل طور پر ہمارے

علاقوں میں بند ہیں اور ایسے بہت سارے ہمارے ممبران کے حلقوں میں ہونگے کہ وہ سکولز سرے سے کھلے ہی نہیں۔ بہت دفعہ ہمارے ممبران کی طرف سے سوال بھی آئے ہیں سکولوں کے حوالے سے، لیکن اس کا کوئی خاطر جواب، اور کیا اس پر پھر عمل ہوا؟ تو میں آج یہاں فلور پر اس یقین سے آپ کو بتاتا ہوں کہ اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! اگر ہم اس حوالے سے، اپنی اے ڈی پی کے حوالے سے بھی دیکھیں کہ جو سکولز پورے صوبے میں حلقوں میں بنائے جانے تھے، ان کی تعمیر ہونی تھی اور ان لوگوں کو وہ سکولز وہاں پر تعلیم کی سہولت دینی تھی جناب سپیکر، تو میں سمجھتا ہوں کہ سال گزر گیا ہے اور ابھی تک سکولز کے ٹینڈرز نہیں ہو سکے جناب سپیکر، تو مجھے یہ بتایا جائے کہ آخر یہ جو اے ڈی پی ہے، اگلے سال میں شفٹ ہو گی اور یہ سکولز کب بنائے جا سکتے ہیں جناب سپیکر! اور اب اس عرصے میں جو طریقہ کار ہے حکومت کا کہ کنسلٹنسی ہے اور پھر اس کے بعد ٹینڈرنگ ہو گی اور اس کے بعد سکول بنے گا تو وہ اس سال میں ہو نہیں سکتا اور پھر ہمیں ضرورت ہوتی ہے کہ ہمیں فنڈ مہیا کیا جائے، ہم ڈونر ایجنسیوں سے اس کے حوالے سے فنڈز مانگتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ تو پہلے سے کہیں گے کہ جب اس سال میں آپ کچھ کر نہیں سکے اس حوالے سے، تعلیم کے حوالے سے تو آپ ہم سے مانگ کس لئے رہے ہیں؟ جناب سپیکر، یہاں فلور پر ایک بات کی گئی کہ ہم طبقاتی نظام کو ختم کرینگے، آج تقریباً سال ہونے کو ہے، مجھے بتایا جا سکتا ہے کہ کیا طبقاتی نظام ختم ہوا سکولوں میں؟ کیا نصاب تعلیم کے حوالے سے جو تبدیلی لائی جانی چاہیئے تھی، جو ہماری تحریک انصاف کا نعرہ تھا اور اگر کولیشن گورنمنٹ نے ایجوکیشن پر توجہ دی کہ وہ ہمارا حق بنتا ہے اور تحریک انصاف کی طرف سے ہی ہمارا ممبر جو ہے، اس کا منسٹر ہو گا، اس وجہ سے کہ ترجیحی بنیاد پر ہم اس ایجوکیشن کو لینا چاہتے ہیں اور جس طرح بجٹ تقریر میں بھی ایمرجنسی کے نفاذ کی بات کی گئی تو مجھے بتایا جا سکتا ہے جناب سپیکر! کہ کیا جو ہمارے نصاب کے حوالے سے اردو میڈیم سکولز ہیں، کیا ان کو انگلش میڈیم میں تبدیل کیا گیا ہے یا انگلش میڈیم کو کوئی اردو میڈیم میں تبدیل کیا گیا ہے جناب سپیکر؟ کیا مدارس کا نظام، اس کے نصاب تعلیم میں کوئی تبدیلی لائی گئی ہے جناب سپیکر، اس کو اس کے برابر کیا ہے؟ کیا سکولوں کے معیار کو پرائیویٹ سکولوں کے معیار پر لے کر آئے ہیں جناب سپیکر؟ تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسا مجھے کہیں پر بھی نظر نہیں آ رہا ہے کہ پورے صوبے میں اس حوالے سے کوئی عمل ہوا ہو اور اس طبقاتی نظام اور معیار

کے حوالے سے کوئی فرق مٹایا گیا ہو۔ تو مجھے سمجھایا جائے کہ ایمرجنسی کا آخر مطلب کیا ہے، ایمرجنسی کے نفاذ کا مقصد کیا ہے؟ تعلیم دلانا ہی بنیادی ضرورت ہے، طالب علم کا ہونا اور استاد کا ہونا دراصل بنیادی شرط ہے اور تعلیم کیلئے یہ لازم وملزوم ہیں ایک دوسرے کے ساتھ کہ اگر استاد ہوگا تو تعلیم ہوگی۔ تو مجھے بتایا جائے کہ اس حوالے سے کیا پیشرفت ہوئی ہے؟ اپنے حلقے میں اگر میں جاتا ہوں یا میں کسی دوسرے علاقوں میں جاتا ہوں تو مجھے ایسی کوئی چیز نظر نہیں آتی جناب سپیکر۔ تو جناب سپیکر، ہمیں پورے سال کے دورانیے کی یہ ایمرجنسی کی بنیاد ابھی تک سمجھ میں نہیں آرہی ہے کہ ایمرجنسی کس بنیاد کی ہے اور وہ ایمرجنسی کس حوالے سے کی گئی ہے، کونسے حالات ہم نے ٹھیک کرنے ہیں اور کونسی بنیادی غلطیاں ہیں جن کو ہم دور کر سکتے ہیں اور ایمرجنسی کا مطلب بھی ایمرجنسی ہی ہوا کرتا ہے کہ اگر تعلیم نہیں ہو رہی ہے تو تعلیم ہم ان جگہوں میں سٹارٹ کر سکیں۔ تو اگر یہ چیزیں ہوئی ہیں تو پھر تو ایمرجنسی کے نفاذ کی بات ہے اور کل یہاں پر بہت ساری باتیں ہوئی ہیں اور اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ایمرجنسی کا لفظ اگر آپ لوگ ہٹادیں تو شاید اس کی ضرورت نہ پڑے کہ ہم اس حوالے سے کوئی سوال کریں۔ جناب سپیکر، اسی طرح کالجز کی بات ہے کہ اس کی اے ڈی پی بھی اسی حوالے سے آپ اس کو دیکھ لیں تو وہ بھی شاید اس سال میں کوئی کالج کمپلیٹ نہیں ہو سکتا، اس پورے سال کے دورانیے میں کمپلیٹ نہیں ہو سکتا، سال کا دورانیہ ختم ہونے کو ہے اور جناب سپیکر! یہاں میں یہ بھی ذکر کرونگا کہ ہمارے ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت جو سکولز ہیں، جناب سپیکر! ایم ایم اے کے پچھلے دور میں جب یہ دور شروع ہوا تھا تو تقریباً کوئی آٹھ سکولز تھے اس صوبے میں اور پھر وہ بڑھتے بڑھتے 50 اور 50 سے زیادہ اور پچھلی حکومت کے End تک یہ 93 سکولز جناب سپیکر! بنے، 93 تک اس کی تعداد پہنچی اور ظاہر بات ہے وہ بھی سکولز ہیں، ہمارے مزدوروں کے بچے یا اس سے Related اس علاقے کے بچے اس سے تعلیم حاصل کرتے ہیں، جناب سپیکر! یہ تقریباً کوئی تین چار ماہ، کسی کے سات ماہ، کوئی آٹھ ماہ، نہ تو ان کو تنخواہ مل رہی ہے، تنخواہ کا مسئلہ بنا ہوا ہے، ڈھائی ہزار لوگوں کو نکالا گیا، آٹھ سکولز تقریباً بند ہو گئے جناب سپیکر! آٹھ سکولز اور اسی طرح منظور شدہ سکولز بھی انتظار میں ہیں کہ کب عملاً وہ سکولز وہاں پر قائم ہو سکتے ہیں جو منظور شدہ ہیں۔ آٹھ سکولز بند ہو چکے ہیں تو کیا اس حکومت کا یہ کونسا؟ مجھے اس میں انصاف نظر نہیں آتا ہے کہ نہ تو سکول کے ٹیچر کو تنخواہ ملی، بجائے اس کے کہ وہ آگے بڑھیں وہ بند

ہوتے چلے جارہے ہیں جناب سپیکر! اڑھائی ہزار لوگوں کو بے روزگار کیا گیا جناب سپیکر! تو آخر حکومت ہمیں بتائے کہ یہ کونسا انصاف ہے اور اس کا جواب کون دیگا ان لوگوں کو؟ حکومت کی ہمیشہ ذمہ داری ہوا کرتی ہے کہ وہ لوگوں کو روزگار فراہم کرے، مواقع مہیا کیے جائیں کہ لوگوں کو روزگار ملے لیکن یہاں تو لوگوں سے روزگار چھینا جارہا ہے۔ ہمارے اس مد میں 15 کروڑ روپے یہ جو تنخواہ کی مد میں ملتے ہیں پیسے اور اس کو کم کرکے آٹھ کروڑ روپے کردیا گیا ہے، اسی وجہ سے وہ لوگ نکالے جارہے ہیں جناب سپیکر! تو آخر ان چیزوں کو دیکھنا چاہیئے، حکومت کو سمجھنا چاہیئے کہ اگر ہم ایمرجنسی کے نفاذ کی بات کرتے ہیں تو پھر وہ سہولت ہمیں فراہم بھی کرنی ہے جناب سپیکر! وہ سہولیات دینی ہیں ان لوگوں کو، یہ عوام کا حق ہے حکومت پر تو حکومت اس بات کو سنجیدگی سے لے، یہ نہیں ہے کہ جناب سپیکر! ہم یہاں پر بار بار بات کرتے رہیں اور اس حوالے سے عملاً کوئی اقدامات نہ اٹھائے جائیں اور اس ہاؤس کو مطمئن نہ کیا جاسکے۔ ہمارے جو ایجوکیشن کے منسٹر ہیں، بڑے اچھے منسٹر ہیں اور میں نے جو کل دیکھا ہے، جو ہمارے ممبران کو جوابات دیتے رہے تو اچھے طریقے سے انہوں نے جواب دیئے ہیں لیکن یہ جو چیزیں ہم آپ کے سامنے، حکومت کے سامنے رکھ رہے ہیں، یہ انتہائی اہم ہیں جناب سپیکر! اور اس کو دیکھنا پڑے گا اور اس کا حل ڈھونڈنا پڑے گا تاکہ ہم عوام کو وہ سہولت دے سکیں اور یہ ان کا فرض بنتا ہے جناب سپیکر۔ تو یہ چند باتیں چند گزارشات میں کرنا چاہتا تھا اور یہ وضاحت طلب بھی ہیں اور معاملات کو حل کرنے کیلئے بھی ہیں تو یہ گزارش ہے، یہ بات کرنا تھی اور مجھے امید ہے کہ ان شاءاللہ اس دفعہ اگر ہم یہ بات کررہے ہیں تو ہمیں کوئی اطمینان بخش جواب بھی مل سکے گا۔ تو بہت بہت شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نماز اور چائے کیلئے وقفہ کرتے ہیں، ان شاءاللہ وقفے کے بعد پھر۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ وقفے کے بعد میں معراج ہمایون صاحبہ، میڈم کو خواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی بات کریں۔

محترمہ معراج ہمایون خان: اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ All praises for Allah, the Creator, the Sustainer۔ ډیره مهربانی سپیکر! چې

ما له تاسو موقع راکړه چې په دې ډېر اهم موضوع باندې خبرې وکړم د خپل پارټۍ د طرف نه، د اپوزیشن سائډ نه دې ټول ایوان ته۔ ایجوکیشن باندې خبره خو هسې عبثه ده، دا مخکښې هم پرې مونږ دغه کړے وو، تقریرونه کړی وو او ډسکشن او کوئسچنز چې دی نو زما خیال دے سوالونه د ټولو نه زیات د ایجوکیشن ډیپارټمنټ نه راځی خو کله منسټر صاحب نه وی، کله د ډیپارټمنټ نه سوالونه نه راځی نو اوس خو داسې لګی چې زمونږ دې صوبه کښې هډو ایجوکیشن شته دے نه، اوسه پورې زمونږ لیټریسی ریټ چې دے هغه د شپیتو نه سیوا کیږی نه، د زنانوؤ چې دے نو هغه 38 دے، 38 دغه کړے دے۔ دا حکومت لا مونږ ته نه دی وئیلی چې په دې کال کښې دوئ څه پروګرام چې کوم جوړ کړے وو نو دوئ ځان له ټارګټ ایښودے څه وو چې دا لیټریسی ریټ به، حکومت به دا لیټریسی ریټ مونږ کوم ځائې ته رسوؤ؟ د MDGs خبرې کوی صرف داسې لګی چې د انټرنیشنل کمیونټی هغه خواهشات باندې دوئ تلل غواړی، هغه خپل ماشومانو، د خپل ستوډنټانو د لته کښې ډېر فکر نشته دے چې د هغوی حقوق چې دی هغه پامال کیږی او ایجوکیشن ورته نه ملاویږی، ایجوکیشن سره څه پروګرام څه پالیسی نشته دے۔ د ټولو نه مخکښې خو لا اوسه پورې دوئ دا تعین نه دے کړے، دا لا فیصله نه ده کړې، مشرانو ته پخپله پته نشته چې زمونږ د ایجوکیشن فلاسفی څه ده؟ مونږ د علامه اقبال په فلاسفی باندې چلیږو، مونږ د امام غزالی په فلاسفی باندې به چلیږو جی؟-----

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سکندر خان۔ جی جی، سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! مونږ چې ګورو نو نه ایجوکیشن منسټر صاحب د لته کښې ناست دے، نور د ایجوکیشن منسټر ته هغه شان دغه هم نه دے-----

جناب سپیکر: د ایجوکیشن منسټر-----

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! We have to take these debates seriously، که دا حال وی نو بیا خو به ډېره ګرانه شی جی، بیا څه فائده ده د دې دغه کولو؟

جناب سپیکر: جی جی، بالکل۔ میڈم۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیره مهربانی، ډیره مهربانی سکندر خان چې تاسو دا Point raise کړو ځکه چې زه خو چې د کله نه خبرې کوم، زما خو دومره سوالونه هم پراته دی سپیکر صاحب سره، سیکرټری صاحب سره په ایجوکیشن باندې او هغه هډو راځی نه، د هغې هډو وار هم نه راځی۔ ما خبره کوله چې زمونږ ډیپارټمنټ، زمونږ منسټرۍ لا Decide کړې نه ده چې مونږ د دې خپل سټوډنټس نه څه جوړول غواړو؟ دا چې کوم حالات دی مونږ خپله ایجوکیشن فلاسفی آیا دې حالاتو سره دا ننئ چې کوم تقاضې دی، دې حالاتو سره برابر کړې ده که نه ده برابر کړې؟ که مونږ هسې یو ډائریکټ، خبرې مونږ کوؤ صرف چې میډیا مونږ خوشحاله کړو او میډیا کښې زمونږ سرخیاں راشی نو هغې باندې کوؤ۔ زمونږ حکومت چې دے اوس دې وخت کښې هغوی ځان له شاباشے ورکوی په مانیټرنگ باندې، زه به شروع کړم د مانیټرنگ نه چې هغه کوم دغه دی، دوئ ځان له چې کوم ټارګټس ایښودی وو، دوئ وائی چې مونږ مانیټرنگ سسټم شروع کړو او یو داسې Effective Monitoring System دے هغه به لکه دا له دین چراغ باندې شپه کښې هغه به ټول حالات بدل کړی۔ مانیټرنگ د پاره دوئ په اے ډی پی کښې شپږ سوه ملین فنډز ایښی دی، هغه شپږ سوه ملین فنډز مانیټرنگ آفیسرز ولګول، د سسټم مونږ ته پته نه لګی چې څنګه میرټ سسټم هغې کښې استعمال شوے دے که نه دے شوے؟ زما په خپل خیال باندې او ما سره دا ټول ایوان Agree به هم شی چې 124 مونږ دلته کښې ممبران ناست یو، مونږ هم مانیټرز یو۔ دې ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښې، ایلیمنټری اینډ سیکنډری ایجوکیشن کښې د ټولو نه زیاته بهرتی کیږی، سپیکر صاحب! 177 هزار خو زما خیال دے دلته کښې ایمپلائز دی Already، آیا هغه مانیټرز نه دی؟ بیا Parents دی، د هر یو ماشوم مور او پلار دی، هغه هم مانیټرز دی، نو زه نه پوهیږم چې د دې ایکسټرا مانیټرز بیا څه ضرورت دے چې شپږ سوه ملین روپئ زمونږ په مانیټرز باندې لګی او هغه ئے چې کوم ولګول هغه Inexperience کسان دی ، دوئ وائی چې مونږ د مارکیټ نه واخستل، کومې طریقې باندې ئے واخستل؟ هغه Young inexperienced کسان دی او مونږ سره ایجوکیشن ډیپارټمنټ

کښې د ګریډ 20 او د ګریډ 19 او د ګریډ 18 او ډیر Experienced او زاړه زاړه خلق ناست دی، چې دا Young inexperienced خلق به مانیټرنګ څنګه کوی، دوئ به رپورټ څه Submit کوی او دوئ به څنګه کوی؟ دا شپږ سوه ملین فنډز چې کوم دی زمونږ نو دا خو نالئ ته هسې ئے اوغورزول، اوبو ته ئے هسې اوغورزول او شګو ته لاړل، دا هسې Wastage دے۔ شپږ سوه ملین روپئ دوئ کیښودی دی مانیټرنګ سسټم له، ټاپ باندې هغه دے، Khyber Pakhtunkhwa Education Commission, a joint Education Advisory Commission له ئے 20 ملین ایښودی دی، هغه پته نه لګی چې هغه څه دی څه نه دی؟ Doubling the number of beneficiaries students under the "Stoori da Pakhtunkhwa" initiative، 360 ملین ئے هغې له ایښودې وې خو پرون خو زما خیال دے بابک صاحب چې په دې باندې خبرې اترې کولې نو هغه خو څه صحیح جواب نه راکوی چې هغه وشو او که ونشو، د 360 ملین څه وشول، څه به کیږی او څه به نه کیږی؟ دوئ وائی، دوئ Promise کړے وو په اے ډی پی کښې چې Selected districts به 200 per month سکالرشپ به کښې د ګرلز ایجوکیشن له ورکوؤ۔ زما معلومات چې څومره دی نو د ګرلز ایجوکیشن هغه په خپل ځائې باندې دے، دوئ Promise کړے وو په ریفارمز ایجنډا کښې چې Gender equity به وی چې د جینکو سکولونه به سیوا کیږی، د جینکو انرولمنټ به سیوا کیږی، هغه Enrolment drive چې کوم وو ستمبر کښې هغه Enrolment drive ترینه هم ټول ګډ وډ شو۔ سپیکر صاحب، ماشومان ئے راوستل، Without any planning سکولونه چې دے نو Overfill شول، Overflow شول، ټیچرز باندې Burden دومره سیوا شوے دے، Salaries هسې هم Low paid salaries staff وو او ټیچرز وو، د هغوی د پاره څه Incentives نه وو چې ایکسټرا هغوی Burden اخلی او ایکسټرا دغه اخلی، د کلاس رومز بندوبست نه وو، Overcrowded classrooms وو، کوالټی هسې هم خواره وه اوس لا خواره شوله۔ په سکولز کښې Incentive، Incentive وائی چې دا 200 مونږ Incentive ورکوؤ او 100 ملین ئے دې له ایښودی دی، زما معلومات چې څومره شوی دی، Incentives هغه ځائې کښې ورکړی شوی دی، اربن ایریاز کښې ورکړی شوی دی او چې کوم لرې لرې دی، ټانک شو، کرک

شو، شانګله شوله، هلته کښېIncentives نشته دے، بس خو هغه خپل خپلوان ئے خوشحاله کړی دی، ملګری ئے خوشحاله کړی دی، پولیټیکل ملګرتیا ئے کړې ده او Incentives هغه ځایونو کښې ورکړی دی چې کوم ځائې کښې خپل ځان ته خلق راوستل، نزدې کول، چیف منسټر انډومنټ فنډ ایښودے دے د 500 ملین هغه په څه باندې خرچ شو، هغه په څه باندې خرچ نشو، پته نه لګی د هغې۔ روښانه پختونخوا پروګرام د پاره 800 ملین دغه شوې وې، هغه پرون په دې باندې هم لوئې ډسکشن شوے وو، بابک صاحب هم په هغې باندې خبره کړې وه او د منسټر صاحب د جواب نه داسې لګیدل چې دا روښانه پختونخوا پروګرام شا ته روان شو، دیکښې کتائی وشوله، سیوا شوے نه دے ګنې دوئ دغه کړے وو چې مونږ به ئے Expand کوؤ۔ اقراء ایجوکیشن پروموشن سکیم وو، 500 ملین د هغې د پاره ایښودې شوی دی For poor childrens، پته نه لګی چې Voucher system دے، که وائی چې Voucher system دے، د Voucher system زما کوئسچن ئے نن Reject کړو اسمبلئ کښې، چې ما تپوس کړے دے چې Voucher system څه دے، دا په کومه طریقه باندې به کیږی، Criteria به ئے څنګه وی، څنګه به Ensure کیږی چې دا Deserving students ته لاړ شی او غلط طرف ته لاړ نشی؟ هغه زما جواب رد کړے شو، خبر نه یم چې په څه باندې؟ وائی چې Article 41 (m) په وجه باندې، Article 41 (m) خو وائی چې Irrelevant, unnecessary, vague، هغه خو صفا کلیئر کوئسچن وو چې Voucher system به څنګه Ensure کوی چې Deserving students هغه ته راواړوی۔ بل بیا دا د Education fund for establishing private schools in areas where public schools do not exist، 500 ملین ئے د دې د پاره ایښودی وې۔ د پبلک پرائیویټ پارټنرشپ ریفارم ایجنډا کښې یو ډیر لوئې ځائې ئے دې له ورکړے دے چې پبلک پرائیویټ ئے دغه کړی دی، هغه چې کوم ځائې کښې د ګورنمنټ سکولز نه وی نو هلته به پرائیویټ سکولز کهلاویږی، دا 500 ملین ډالرز ئے هم ایښودی دی خو هغې کښې هیڅ هم پراګریس نه دے شوے، نه د Private Schools improvement د پاره څه دغه شوے دے، نه څه فنډ ورکړے شوے دے د پرائیویټ سکولز د پاره یا نوے پرائیویټ سکول کهلاؤ

شوے دے، دا هم دغه دے۔ گورننس وائی چې مونږ گورننس Improve کړو، زمونږ Zero tolerance دے د کرپشن د پاره، سپیکر صاحب! اوسه پورې په پی او ایل باندې، په Medical claims باندې، په ټی اے/ډی اے باندې هم هغه شان کرپشن روان دے، هغه شان پیسې خوړلې کیږی او پته ئے نه لگی۔ 77% زمونږ هسې هم بجټ د ایجوکیشن ډیپارټمنټ هغه په سیلریز او سټاف دغه په دې پی او ایل په دې څیزونو باندې ځی، اوس پکښې دا مانیټرنگ آفیسرز راغلل، هغه پکښې نور ایکسټرا راغلل۔ پی او ایل به چې دے نو هغه لا اوس ډبل شی او ډبل څه چې Ten times هغه سیوا شو۔ د اپوائنټمنټس اینډ ټرانسفرز هم هغه طریقه ده، اپوائنټمنټس ئے دومره اوږده کړل، ایډهاک ئے اخستې دی، هغوی له ئے سسټم داسې جوړ کړے دے چې هغه په ډویژن، د ډسټرکټ په سطح باندې نه دی، Applicant چې دے څوک چې د ټیچنگ د پاره Apply کوی نو هغوی ته ئے وئیلی دی چې پینځه سکولونه د خپل چوائس هغې ته Apply وکړئ او هر یو سکول ته چې هغوی Apply کړې ده نو هغوی رجسټریشن فیس ورکړے دے، هم دا ئے یو موقع ځان له جوړه کړې ده د Collection of money and encouraging corrupt ways، اوس عاجزان خلق دی، ایمپلائمنټ شته دے نه او هغوی مجبوره کړی دی چې پینځه ځایونو ته به جدا جدا درخواستونه ورکوئ او د هغې سره به هغوی رجسټریشن فیس ورکوی، زه نه پوهیږم چې دا Encourage کوی کرپشن که دا Discourage کوی کرپشن چې په ډسټرکټ لیول باندې ولې نه کول چې د هغوی Applications به ډسټرکټ ته ولیږی او دغه وکړی۔ Nepotism هم هغه شان دے، اقرباء پروری هغه شان ده، خپل چې دی نو هغه نزدې انسټی ټیوشنز کښې دی، پردی چې دی هغه لرې ولیږی، څوک ترینه Satisfied نه وی نو هغه لرې کړی بس په یو شکایت باندې۔ څو پورې چې د Access خبره ده، مونږ وایو انرولمنټ هغه بیا وائی چې اوس ایمرجنسی ده څکه چې په اپریل کښې رجسټریشن کیږی، انرولمنټ کیږی نو وائی بیا مونږ ایمرجنسی لاگو کړه او مونږ بیا دغه راولو چې دا 25 لاکه ماشومان بهر دی چې دوئ زر تر زره دننه کړو خو چې کوم Destroy شوی دی سکولونه، هغه نه Construct کیږی نو خبر نه یم چې څنگه به دوئ راولی انرولمنټ؟ نوی سکولونه

نه جوړیږی چې Destroyed دی هغه جوړیږی نه، نوی کلاسونه چې کوم کېنې هغه شوی دی، نوی رومز چې کوم جوړ شوی دی ایډیشنل، هغه ما ته پته لګیدلې ده چې هغه په حجرو کېنې جوړ شوی دی خو سکولونه ته ایډیشنل کلاس رومز نه دی ملاؤ شوی، هغه حجرو ته شوی دی، چې کوم سکولونه ځائې په ځائې جوړ شوی دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میډم! که لږ، مونږ سره دا لسټ پوره کافی دے نو که ته لږ مهربانی وکړې چې لږ۔۔۔۔۔

محترمه معراج همایون خان: سوری سر، سوری سر، زه هډو خبرې کوم نه، مونږ ته چانس هم هډو نه ملاویږی، زما کوئسچنز هم Reject کیږی او د سټینډنګ کمیټی هم دوه ځله د ایجوکیشن والا Postponed شوله Without any reason نو نن به زه خپل Full time utilize کوم، I am very sorry ځکه چې دا ډیر Urgent چې ما څنګه اووئیل چې ایجوکیشن ختم دے، خوار دے، ایجوکیشن شته دے نه، ایجوکیشن باندې خو پکار ده چې د مابنام دا یو ګهنټه بحث نه، پرون کوئسچن نمبر 1435 کېنې هغه پخپله تاسو کتلی دی چې اوولس سکولونه چې هغه Destroy شوی دی، 11 چې دی نو هغه Partially destroy شوی دی، 28 شول دا او هغې کېنې ایله درې Construct شوی دی۔ 1411 کېنې چې دے نو 179 سکول Closed دی او څه بن ورله نه ورځی چې دا به مونږ کله کهلاوؤ او کله به نه کهلاوؤ چې کوم Built دی سکولز چې چرته ئے جوړ کړی دی، شاذونادر هغه ئے جوړ کړی دی، هغه بند پراته دی، هغه زما د جهنډئ سکول پکېنې د ټولو نه لوئې Example دے چې هغه اوسه پورې لس میاشتو کېنې کهلاؤ نشو او د سټوډنټس ورته شفټنګ ونشو۔ Sites چې دی نو هغه پولیټیکل دغه باندې دغه کیږی، په پراجیکټ کېنې به یو Site وی او چې بیا کنسټرکشن کوی نو هغه بل ځائې ته لاړ شی۔ ګدون د ګهباسنئ په یوسی کېنې، ستاسو هم ایریا ده سپیکر صاحب! تاسو ته راځی، هلته کېنې48 پرائمری سکولز دی او زما کلی کېنې یو پرائمری سکول Rented building کېنې دے نو داخو Ratio ده، دا خو Discrimination دے او دا خو هغه دے Fairness دے په Distribution of schools کېنې چې ټیچرز ټریننګ باندې Pride feel کوی چې وائی مونږ ټیچرز

Train کړل د انګلش لینګویج د پاره او اوس به مونږ Uniformity راولو او هغه به مونږ راولو ځکه چې زمونږ ډیر ښه کوالټي والا ټیچرز ټریننګ دے۔ ټیچرز ټریننګ چې کوم کیږی، هغه ټول Irrelevant training دے، هغه Related نه دے چې کوم زمونږ هغه سلیبس دے، کوم زمونږ Curriculum دے، Nominations چې کوم راځي نو هغه بیا On the basis of اقرباء پروری خپل خپلوان ئے ټول په دغه کښې اچلوی دی۔ د انګلش لینګویج د پاره ئے چې ټیچرز ټریننګ کړے دے هغه یو ټیچر-----

جناب سپیکر: میډم! ټائم، کسان دغه پراته دی او هسې هغه دغه کیږی، لږ مهربانی وکړئ چې ټائم لږ-----

محترمہ معراج ہمایون خان: زه اوس دغه کوم۔ سپیکر صاحب، Dropout rate 45% دے، هغه شان دا سیوا شوے دے او د دې یو Reason دا دے چې ټرانسپورټ نه دے Available د ماشومانو د پاره، سکولونه چې Political basis باندې لرې لرې جوړ شوی دی، هغې ته تلې نشی۔ Missing facilities هم هغه شان دی، Toilets نشته دے، باؤنډری وال نشته دے، جینکۍ په هغې باندې Discourage کیږی، Examination system تاسو پخپله کتلے وو، اخبار کښې یو غټ تصویر راغلے وو، ما خو وئیل چې د دې اخبار تصویر چې منسټر صاحب وګوری یا ډیپارټمنټ وګوری، هغوی به ټول Resign کړی چې په دیر کښې د اسمان د لاندې شرق شیبې باران کښې په یو لاس کښې ئے چتهرۍ نیولې وه او په بل لاس کښې ئے قلم او کاغذ نیولے وو او د میټرک سټوډنټس Examination ورکولو۔ دا سې سټوډنټس نه مونږ Expect کوؤ چې هغوی به ایچی سن کالج او هغوی به کیډټ کالجز او هغوی به اسلام آباد او کراچۍ او هغوی سره به مقابله کوی، دا خو ډیر د شرم خبره وه چې داسې حالات او د وئ وائی چې مونږ چیکنګ وکړو او Cheating مونږ ختم کړو، Cheating مو څنګه ختم کړو؟ وائی کیمرې ولګوئ، سی سی ټی وی ولګوئ چې پته لګی چې Cheating مونږ کنټرول کړو، نو چې هغوی د باران د لاندې ناست وی او هغوی په کهلاؤ میدان کښې ناست وی نو تاسو Cheating څنګه ختمولے شئ؟ ډګریانې Fake ورکړې کیږی او اوس هم ورکړې کیږی، Cut and paste system دے، څه Examination

system چې دے نو هغه هم بالکل ختم دے۔ ټیکسټ بکس چې دی، وائی ټیکسټ بکس باندې، Uniformity به ټیکسټ بکس سره راځی خو ټیکسټ بکس هم هغه زاړه ټیکسټ بکس دی، هغه Contents چې وګورئ نو هغه زاړه دی، بس څه لږ ډیر هسې څه نشانې د پاره ئے په انګلش او اردو اسلامیات کښې څه چینجز راوستی دی خو نور ټیکسټ بکس چې دی چې Contents کوم مخکښې وو نو هم هغه چلیږی۔ پی ټی اے، پی ټی ایز څه پته نه لګی د پی ټی ایز فنډز څنګه کنټرول کیږی څنګه نه کیږی۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریه، شکریه میډم۔ سردار اورنګزیب نلوټها۔ سردار اورنګزیب، د ټائم به لږ خیال ساتو، دا ټول به خبره کوی، دا پوره لسټ ما ته حواله کړے دے نو دا به دې ټولو له موقع ورکوؤ کنه جی۔ سردار اورنګزیب نلوټها صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جو ایم پی اے صاحبہ نے ٹائم زیادہ لیا ہے، میں اس کو Cover کرنے کی کوشش کرونگا اور دو تین پوائنٹس جو انتہائی ضروری ہیں، وہ میں حکومت کے نوٹس میں اور منسٹر صاحب کے نوٹس میں لاؤنگا۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان دس مہینوں میں جو چیز سامنے آئی ہے، وہ میں سوچ رہا ہوں کہ اس صوبائی حکومت کو میں صوبائی حکومت کہوں یا پی ٹی آئی اور جماعت اسلامی کی حکومت کہوں کہ یہ جو سر! ایک سال کا جو بجٹ تھا، میں بڑا حیران ہوں جی کہ 53/54 اپوزیشن کے ممبران یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں تو یہ انہوں نے ایمرجنسی کے نفاذ کا جو نعرہ لگایا تھا، تو کیا یہ صرف تحریک انصاف کیلئے ایمرجنسی نافذ ہوئی ہے یا کولیشن جماعتوں کیلئے نافذ ہوئی ہے یا پورے صوبے کیلئے ہوئی ہے؟ اگر پورے صوبے کیلئے ایمرجنسی کا نفاذ انہوں نے کیا ہے اور تعلیم میں تبدیلی لانے کا وعدہ کیا ہے تو پھر اپوزیشن جماعتوں کے جو ممبرز ہیں، کیا ان کے حلقوں میں ہائی سکولوں کی ضرورت نہیں ہے؟ جناب سپیکر صاحب! ہائر سیکنڈری سکولوں کی ضرورت نہیں ہے، کالجوں کی ضرورت نہیں ہے، وہاں پہ بچے نہیں پڑھتے ہیں؟ اور جس طرح یہ تقسیم ہوئی ہے تو سپیکر صاحب، آپ کے نوٹس میں ہم نے متعدد بار یہ بات لائی ہے کہ اپوزیشن کے ساتھ جو رویہ حکومت نے اختیار کیا ہوا ہے، تو یقیناً ہم نے کئی دفعہ آپس میں یہ بات کی کہ یہ جو اے ڈی پی، یہ جو ناانصافی کی اے ڈی پی وزیراعلیٰ صاحب نے تقسیم کی ہے تو اس کو اگر ہم کورٹ میں جاتے ہیں، اس کو Stay کرتے ہیں تو پورے صوبے کا نقصان ہوتا ہے۔ آپ نے بھی ہمارے

ساتھ وعدہ کیا لیکن کوئی اس کے اوپر عملدرآمد جناب سپیکر صاحب! نہیں ہوا، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایمرجنسی کا جو نفاذ انہوں نے کیا ہے جی، ہم بڑے خوش تھے کہ انرولمنٹ حکومت کر رہی ہے اور واقعی بڑی انرولمنٹ ہوئی ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن بچوں کو والدین نے سکولوں میں بھیجا ہے، جن کی انرولمنٹ ہوئی ہے تو آپ نے ان کے بیٹھنے کا کیا بندوبست کیا ہے سکولوں کے اندر؟ جہاں پہ دو کمرے ہیں پرائمری سکول کے جناب سپیکر صاحب اور اس میں 403 بچے کس طرح بیٹھیں گے اور اسی طرح مڈل سکول کے صرف تین کمرے ہیں تو ہمیں اپوزیشن والوں کو تین تین کمرے جناب سپیکر صاحب! دیئے گئے ہیں پورے حلقے کیلئے، وہ ہم کہاں پہ دینگے اور کس طرح بچوں کو وہاں پہ Accommodate کریں گے اور پھر اس کے بعد ٹیچرز کی جو تعداد ہے، وہ بھی یقیناً، پہلے بھی ہم نے منسٹر صاحب کے نوٹس میں لایا اور کل جو کوسچن تھا، اس کوسچن کے حوالے سے بھی بات میں نے بھی کی تھی کہ بالخصوص جو سائنس ٹیچرز ہیں، وہ ہمارے ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد یا میں پورے صوبے کی بات کرتا ہوں کہ ہمارے سکولوں میں سائنس ٹیچرز نہیں ہیں جناب سپیکر صاحب! اور دور دراز علاقوں سے بچے کس طرح کرایہ برداشت کرکے اور ان کی رہائش کا، Accommodation کا بندوبست نہیں ہوتا تو وہ 20/20 کلومیٹر، 30/30 کلومیٹر سائنس کے مضمون پڑھنے کیلئے انہیں دور دراز جانا پڑتا ہے تو حالت جوں کا توں ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت مخلص ہے جناب سپیکر صاحب! یہ تعلیم کے نظام میں ایمرجنسی نافذ کرنا چاہتی ہے تو پھر حکومت کو کچھ تبدیلی واضح طور پر لانی چاہیئے، یہ اخباروں میں ہیڈلائنز لگانے سے تبدیلیاں نہیں آتی ہیں۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا، اگر آپ نظام تعلیم میں کوئی تبدیلی لانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے چیف منسٹر صاحب کے اگر بچے سکولوں میں پڑھتے ہیں، منسٹرز صاحبان کے بچے سکولوں میں، اگر انگلش میڈیم سکولوں میں پڑھتے ہیں، ایم پی ایز کے بچے انگلش میڈیم سکولوں میں پڑھتے ہیں تو ہم سب اپنے بچوں کو سرکاری سکولوں میں لائیں اور پھر حیرانگی کی بات ہے جناب سپیکر صاحب، یہ حقیقت ہے کہ جو سرکاری سکولوں کے ٹیچرز ہیں، وہ کوالیفائیڈ ٹیچرز ہیں اور انگلش میڈیم سکولوں میں اتنے کوالیفائیڈ ٹیچرز نہیں ہوتے ہیں لیکن جو سرکاری سکولوں کے ٹیچرز ہیں جناب سپیکر صاحب، انکے بچے انگلش میڈیم سکولوں میں پڑھتے ہیں اور ابھی تک منسٹر صاحب نے اس کے اوپر کوئی ایکشن نہیں لیا، نہ ہی محکمے نے کوئی ایکشن لیا

اور جو میں مختصر بات کرتا ہوں کہ ہزارہ ڈویژن میں 2005 میں زلزلے سے، ادھر تو دہشتگردی سے بہت سے سکولز متاثر ہوئے ہیں اور وہاں پہ زلزلے سے یعنی بے تحاشہ سکولز، اور جناب سپیکر صاحب! آج تک بچے چھت کے بغیر پڑھ رہے ہیں، وہ بارش میں اور دھوپ میں ان کے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے تو اس کیلئے جناب! میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے کیا ایمر جنسی نافذ کی ہے، کتنی بلڈنگیں آپ نے بنائی ہیں؟ آپ نے ERRA کے ساتھ کوئی رابطہ کیا ہے اور یہ آپ کی ذمہ داری ہے، اس صوبے کے اندر یہ مانیٹرنگ کا نظام آپ نے لایا ہے، ہمیں بڑی خوشی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اس اسمبلی کے 124 ممبران کے اوپر اعتبار کرتے تو آپ کیلئے بڑی آسانی پیدا ہوتی، آپ ان تمام ممبران کو جو اپنے حلقے کے اندر سکولوں کو اگر وہ دیکھتے اور میرے خیال کے مطابق انہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! نلوٹھا صاحب! آپ چیئر کو ایڈریس کریں، If you don’t mind، چیئر کو ایڈریس کریں آپ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ٹھیک ہے، اچھا سر! میں چیئر کو ایڈریس کرتا ہوں اور میں آخری بات کہتا ہوں، میں کوئی لمبی بات نہیں کروں گا۔ جیسے سر، حکومت کسی علاقے میں سکول دیتی ہے تو اس کیلئے یہ ہے جی کہ ابھی زمین 25 لاکھ روپے سے لے کر 50 لاکھ، اس سے بھی زیادہ کنال کا، دو کنال تو پرائمری سکول کیلئے ہوتی ہے اور چار کنال مڈل سکول کیلئے ہوتی ہے، ہم اس طرح کرتے تھے کہ اپنے حلقوں میں لوگوں کو رضامند کرتے تھے کہ آپ کو ہم نوکری دینگے اور آپ مہربانی کر کے یہ پرائمری سکول کیلئے یا مڈل سکول کیلئے جگہ Donate کر دیں اور وہ لوگ دیدیتے تھے۔ اب جو انہوں نے تبدیلی لائی ہے، جناب منسٹر صاحب نے یا محکمے نے، انہوں نے کہا ہے جی کہ 30 سال سے زائد عمر کا آدمی کلاس فور بھرتی نہیں ہو سکتا سکولوں میں، تو وہ جو لوگ جگہ دیتے تھے یقیناً وہ کوئی 45 سال تک اس کی حد تھی اور اس میں وہ بھرتی ہو جاتے تھے تو میں منسٹر صاحب سے اور محکمے سے یہ کہوں گا جناب سپیکر صاحب! کہ یہ جو 30 سال کی انہوں نے کلاس فور کی Age رکھی ہے، اس کو بڑھا کر 45 سال یا 40 سال کیا جائے تا کہ وہ سسٹم، اب محکمہ نہیں خرید سکے گا زمین، اور میں یہ بھی منسٹر صاحب سے درخواست کروں گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں اسلئے معذرت کرتا ہوں کہ اختصار سے کام لیں تاکہ کورم کا مسئلہ بھی کہیں پیدا نہ ہو جائے اور آپ کی بات بھی کمپلیٹ ہو جائے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میری بات بالکل مکمل ہے، جی میں اسی کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر! میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، جناب سردار ادریس صاحب، جی جی، سردار ادریس صاحب۔

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر، جس طرح سے میرے بھائی اورنگزیب نلوٹھا صاحب نے بات کی ہے، یقیناً ہزارے کا یہ بہت بڑا ایشو ہے اور صرف ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے اندر 102 ایسے سکولز ہیں جن کی صرف دیواریں کھڑی ہوئی ہیں اور میں خود دو تین چار سکولوں کے اندر میں وہاں پہ گیا ہوں اور وہ بچے درخت کے سائے تلے اور بارش کے اندر بچوں کی وہ کلاسیں پھر ختم کر دی جاتی ہیں اور Similarly پورے ہزارے کے اندر یہاں پہ ہزارے کے دوسرے نمائندے بھی موجود ہیں اور اس وقت میں اس تاریخ کے اندر نہیں جاتا کہ وہ فنڈ کہاں شفٹ ہوا اور کدھر گیا؟ لیکن وہ اخبارات کی زینت بھی بنا کہ وہ فنڈ اس وقت شفٹ ہو گیا پچھلی گورنمنٹ کے اندر لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ یہاں پہ منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، یہاں پر ہزارہ سے تعلق رکھنے والے ممبران صوبائی اسمبلی بیٹھے ہیں، خوش قسمتی یہ ہے، ہماری خوش قسمتی یہ ہے کہ ہمارے جو لیڈر آف اپوزیشن تھے، وہ یہاں پہ گورنر بن گئے ہیں اور ان کا تعلق بھی مرکز میں جو حکمران جماعت ہے، ان سے ان کا تعلق ہے، ان پر مشتمل کمیٹی اور منسٹر صاحب پر مشتمل کمیٹی وہاں پہ بنائیں اور یہاں پہ A committee must be constituted and they should contact the Federal Government کہ وہ تمام فنڈز کیونکہ میں نہیں سمجھتا کہ اگر ہم پورا فنڈ بھی صوبے کا لگا دیں تو وہ سکولز سارے تعمیر نہیں ہو سکتے اور اتنی Liabilities ہیں کہ ہماری پوری اے ڈی پی اگر خرچ کر دیں We won't be able to go ahead, we won't go forward unless we will، ہم Manifesto کی طرف نہیں جا سکتے جب تک یہ سکولز Construct نہ ہوں اور میں سمجھتا ہوں یہ This is our right, our children's have been deserved and that we will have to move forward towards this thing، ایک تو یہ۔ دوسری بات جو سب سے بڑی

پریشانی ہمیں آرہی ہے کہ میں خود ابھی پچھلے دنوں I must appreciate my DO (Female) کہ اس نے چند ٹیچرز کو وہاں پہ Terminate بھی کیا ہے۔ Remote area کے اندر ہمارے پاس سب سے بڑا مسئلہ ہے کہ ٹیچرز بھرتی تو ہو جاتے ہیں اور خواہ وہ فیمیل ٹیچرز ہیں، میل ٹیچرز ہیں (مداخلت) ذرا پلیز، ذرا پلیز، پلیز ذرا، آپ ماشاءاللہ کافی Active ہیں لیکن میں ریکویسٹ کر رہا ہوں، میں ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ اس کے اندر تھوڑی سی ہمیں تبدیلی لانا پڑے گی اور بالخصوص ویلج کونسل کی سطح پہ اور یونین کونسل کی سطح پہ ہمیں پی ٹی سی اور سی ٹی اور وہاں پہ جب تک ہم بھرتیاں نہیں کریں گے، ان کو ہم Priorities نہیں دینگے، ان کو ہم Incentive نہیں دینگے تو میں نہیں سمجھتا کہ ہمارا یہ خواب شرمندہ تعبیر ہو سکے گا۔ میری ریکویسٹ ہے کہ اس پالیسی کو تھوڑا سا Review کیا جائے Regarding appointment in remote areas اور آپ کو معلوم ہے کہ پچھلے 2002 سے جب ایم ایم اے کی گورنمنٹ تھی تو اس وقت کوہستان کے اندر چونکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

سردار محمد ادریس: میں، میں ذرا ایک منٹ، سیکنڈ، آخری بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جلدی، جلدی۔

سردار محمد ادریس: کوہستان کے اندر مڈل پاس ٹیچر کو بھرتی کیا گیا تھا، اس وجہ سے کہ وہاں پر یہ مانسہرہ سے اور ایبٹ آباد سے ٹیچرز کوہستان میں بھرتی ہو جاتے تھے، اس وجہ سے مڈل پاس ٹیچروں کو بھی وہاں پہ بھرتی کیا جاتا تھا۔ میری بس یہی آخری ریکویسٹ ہے کہ یہ وہاں پہ Remote area کے اندر ٹیچرز کی بھرتی کے اندر وہاں پہ ذرا پالیسی کو چینج کیا جائے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب، منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، دا یوه خبره د دې تولې صوبې سره تعلق لري سر، نور خو به د سکولونو چاردیواریانې به جوړوی، نور هغه د فیوچر خبرې دی، هغه به کوی خو سپیکر صاحب! اوس د دې نه بعد دا دے د ایف ایس سی دغې فرسټ ایئر ایگزام شروع کیږی او د لوډ شیډنګ مسئله تا سو ته هم معلومه ده چې کوم لوډ شیډنګ، نو هال ته چې ته ورګډ شې هغه بچو ته نو هغه مطلب دا دے دومره

تکلیف وی د پیپر ټائم کښې چې دا نور چې کوم پرائیویټ کالجز دی یا پرائیویټ هغه دی، هغې کښې خو د جنریټر بندوبست ورته وشی، زه به منسټر صاحب ته دا ریکویسټ کوم چې Kindly کم از کم د دې ایف ایس سی ټائم کښې ایگزام کښې چې چرته هالونه دی، کم از کم د دې جنریټر داسې څه بندوبست ورته وکړی چې دا لکه د دې ټولې صوبې، او لوډ شیډنګ تاسو ته هم پته ده چې کوم لوډ شیډنګ په دې صوبه کښې دے او خاصکر مطلب دا نور کوم ډسټرکټس دی نو دا به ستاسو د طرف نه، زه تاسو ته دا ریکویسټ کوم چې دا لوډ شیډنګ په Kindly ایگزام ټائم کښې کم از کم د دې جنریټر بندوبست ورته وکړی دې هالونو ته۔ تهینک یو سر۔

جناب سپیکر: سردار حسین بابک۔ ده له مې ټائم ځکه ورکړو ما وئیل چې که دغه کیږی نو بس کار خلاصوؤ که خیر وی۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، ستاسو شکریه چې ما له تاسو موقع راکړه او بیا زما یقین دا دے چې په دومره اهمه موضوع باندې نن د بحث کولو موقع ده او ډیره لویه بدقسمتی ده چې مخامخ زه ګورم نو زما یقین دا دے چې ایک بٹا تین اور منسٹر ہائر ایجوکیشن بھی چلے گئے ہیں، اس کو واپس آنا چاہیئے۔ مخامخ ټول هال چې دے هغه خالی پروت دے او زما یقین دا دے چې دا په دې وجه نه چې د دې اجلاس ریکوزیشن اپوزیشن کړے دے نو دلته صلاح وشوه چې یو یو په دمه دمه اوځئ چې دغه مسئله پیدا شی، نو زما یقین دا دے چې دا ډیره نامناسبه خبره ده او د دې نه اندازه کیږی د حکومت د سنجیدګئ چې په یو ډیپارټمنټ کښې ایمرجنسی نه ده لیګیدلې او په تعلیم کښې ایمرجنسی لګیدلې ده او نن په تعلیم باندې بحث دے او بیا د حکومت د طرف نه یو کوشش کیږی چې یوه مسئله داسې پیدا شی چې دا ایجنډا چې ده، لکه څنګه چې د هلیته ایجنډا دغه پاتې شوه، خدائے مه کړه داسې د تعلیم ایجنډا به دغسې پاتې شی۔ سپیکر صاحب، په دې صوبه کښې چې نوے حکومت راغلے دے، د تعلیمی ایمرجنسی اعلان شوے دے او زما نه مخکښې زما یقین دا دے چې ټولو ملګرو خبرې وکړې او بیا سردار ادریس صاحب یو خبره وکړه او زما د دې خبرې سره اتفاق دے خو میں یاد

دلاؤں سردار ادریس صاحب کو کہ 2005 میں جب زلزلہ آیا اور سارے ہزارہ ڈویژن میں اور ہزارہ ڈویژن کے دیگر اضلاع میں جو سکولز گرائے گئے یا جو سکولز گر گئے تھے، اس وقت میرے محترم بھائی جو تھے وہ منسٹر تھے اور میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ، بہرحال اس میں اگر اس وقت میں بھی منسٹر ہوتا تو میں کیا کر سکتا تھا، وہ جن لوگوں نے گرانے تھے انہوں نے گرانے تھے، یہ الگ بات ہے کہ نہ میں نام لے سکتا ہوں اور نہ سردار ادریس صاحب نام لے سکتے ہیں، وہ الگ بات ہے۔ سپیکر صاحب، دا زه به يو پينځه منټه په دې واخلم چې په تيرو پينځو کالو کښې مونږ په دې صوبه کښې چې په ايجوکيشن ډيپارټمنټ کښې کوم اصلاحات کړى دى، د هغې يو پينځه منټه به په هغې واخلم او بيا نوے حکومت چې راغلے دے کہ نئی حکومت کا کیا پروگرام ہے یا نئی حکومت نے ابھی تک کیا کیا ہے، میں یہ بتاتا چلوں کہ ہماری حکومت میں آنے کے بعد ہم نے مینجمنٹ کیڈر کو اور ٹیچنگ کیڈر کو Separate کر دیا ہے، ساتھ ساتھ ڈسٹرکٹ لیول پہ جو مینجمنٹ کے لوگ ہوا کرتے تھے، ہمارا اس وقت کا ای ڈی او ہوتا تھا اور آج ڈی ای او ہوتا ہے یا ہوتی ہے، اس میں میل اور فیمیل کو Specify کر دیا ہے۔ ابھی میل جو ہے علیحدہ مینجمنٹ ہے اور فیمیل جو ہے وہ علیحدہ مینجمنٹ ہے، سروس سٹرکچر ہم نے دیا اور یہ اساتذہ کا ایسا مسئلہ تھا کہ جو پچھلے 60 سال سے پڑا ہوا ایک مسئلہ تھا اور میں مثال دے سکتا ہوں کہ پرائمری سکول ٹیچر جو تھا، وہ چھ سکیل میں، سات سکیل میں بھرتی ہوتا تھا اور اسی سکیل میں وہ ریٹائر ہوتا تھا، ہم نے اپ گریڈیشن اور پروموشن کی پالیسی دی، سروس سٹرکچر کو Introduce کیا۔ ساتھ ساتھ اسی صوبے میں ہماری حکومت تک اس سے پچھلے کی Nineteen years چار درجاتی فارمولہ جو تھا، اس پہ عملدرآمد نہیں ہوا تھا اور ہم نے نہ صرف اسی چیز کو Implement کیا بلکہ چار درجاتی فارمولے کو ہم نے عملی بنایا، کلسٹر سسٹم کو ہم نے Introduce کیا۔ سپیکر صاحب، یہ ایک ایسا سسٹم ہے جس طرح ہمارا بھی مطالبہ تھا مرکزی حکومت سے کہ Devolution of power ہو، اسی طرح ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں سیکرٹریٹ سے ڈائریکٹریٹ، ڈائریکٹریٹ سے ڈی او آفس اور پھر نچلی سطح تک یہ Devolution ہم نے کی اور اختیارات جو ہیں وہ ہم نچلی سطح تک لے گئے۔ والدین اساتذہ کونسلز کے ہم نے انتخابات کرائے اور میں یہ سمجھتا ہوں سپیکر صاحب! کہ دنیا کے کسی حصے میں کمیونٹی کے اشتراک کے بغیر کوئی بھی پالیسی، کوئی بھی فیصلہ، کوئی بھی عمل مفید ثابت نہیں ہو سکتا اسی لئے ہم نے والدین اساتذہ کونسلز نہ صرف Motivate

کیں، ان کے انتخابات کروائے، ان کی مالی استطاعت میں اضافہ کیا اور اس کی واضح مثال یہ ہے کہ ہمارے 28ہزار کے لگ بھگ سکولوں میں جتنے بھی سکول لیول پہ چھوٹے موٹے مسائل ہوا کرتے تھے، وہ پی ٹی سیز کونسلز بیٹھ کے اپنے فنڈز کی Availability کی بنیاد پہ وہ مسائلز جو تھے، وہ حل کیا کرتی تھیں۔ سپیکر صاحب، Dropout کے خاتمے کیلئے ہم نے عملی قدم اٹھایا، ہمارے صوبے میں بد قسمتی سے بالخصوص اور پھر سارے ملک میں بالعموم آبادی میں اضافے کا جو تناسب ہے، وہ انتہائی افسوسناک ہے۔ ایک یہ مسئلہ تھا قبائلی جو ہمارا علاقہ ہے، یہاں پہ پچھلے کئی سالوں سے ایک مسئلہ چلا آرہا ہے، وہ لوگ یہاں Migrate ہوتے چلے آرہے ہیں، پچھلے 30/35 سال سے ہمارے صوبے میں افغان مہاجرین، جو یہاں پہ ہمارے بھائی مہاجروں کی شکل میں رہ رہے ہیں، وہ بھی بوجھ تھے تو ہم نے Dropout کے خاتمے کیلئے "روخانہ پختونخوا" کا آغاز کردیا۔ یہ ایک ایسا پروگرام ہے کہ ہم حکومتی لیول پہ جن جن یونین کونسلز میں یا صوبے کے جن جن حصوں میں ہم آبادی کی تناسب کے لحاظ سے وہ سکولز تعمیر کرنے میں ابھی تک کامیاب نہیں ہوئے ہیں تو ہم نے "روخانہ پختونخوا" کا آغاز کردیا۔ سپیکر صاحب، آپ کے علم میں ہے کہ سرکاری سکولوں پہ عام لوگوں کا اعتماد جو ہے، وہ قابل اطمینان نہیں رہا، ہم نے سرکاری سکولوں پہ عام لوگوں کا اعتماد بحال کرنے کیلئے "ستوری د پختونخوا" پروگرام کا آغاز کردیا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پروگرام کے آغاز سے نہ صرف والدین کا اعتماد جو تھا، وہ سرکاری سکولوں پہ بحال ہونا شروع ہوا بلکہ انرولمنٹ میں کافی حد تک اضافہ سپیکر صاحب! وہ بھی ہوا۔ سکولوں میں بنیادی سہولیات، باؤنڈری وال، لیٹرین، واٹر سپلائی، الیکٹریفیکیشن یا دیگر جو بنیادی مسائل تھے، ہم نے یعنی Executing agencies کے بغیر، سی اینڈ ڈبلیو کو چھوڑ کے ہم پی ٹی سیز کی طرف چلے گئے اور ہم نے اپنے دور حکومت میں دو ڈسٹرکٹس کو پائلٹ پراجیکٹ کیلئے ڈی ایف آئی ڈی کے تعاون سے ایک بونیر اور دوسرا ڈی آئی خان، انہی دو ڈسٹرکٹس کو، سوری، اس وقت کے آفیسرز نے اور میں ابھی بھی Appreciate کرتا ہوں کہ ان کی کاوشوں سے وہ دو ڈسٹرکٹس جو تھے، وہ اس نہج پہ انہوں نے پہنچائے کہ ڈی ایف آئی ڈی نے نہ صرف وہ Horizontally بلکہ Vertically بھی ہمارے اس پراجیکٹ میں اضافہ کردیا اور سارے صوبے تک وہ سکیم انہوں نے پھیلا دیا، Examination system کو ہم نے کمپیوٹرائز کردیا اور یہاں پہ میں بھی سنتا ہوں اور آپ لوگ بھی سنتے ہیں کہ مافیاز ہوا

کرتے تھے ڈیوٹیاں لگانے کیلئے، ہم نے اسی سسٹم کو کمپیوٹرائز کر دیا اور جتنے بھی مافیاز تھے، ان سب کو ہم نے Discourage کر دیا اور ابھی بھی I am very sorry to say گورنمنٹ کے جو ممبران ایک ایک کرکے جارہے ہیں، I am very sorry to say, you should be here to listen at least، ہم نے سپیکر صاحب! اساتذہ تو، (مداخلت) یہ تو آپ لوگوں کی سوچنے کی بات ہے کہ آپ 67 لوگ ہیں، آپ لوگ گن لیں، آپ کتنے بیٹھے ہیں؟ یہ تو اچھی بات نہیں ہے سپیکر صاحب! یہ اچھی روایت نہیں ہے، ہم نے اساتذہ کی ٹریننگ کیلئے (مداخلت) تھینک یو جی، تھینک یو، اساتذہ کی ٹریننگ کیلئے ہم نے PITE کو یعنی ہر کیڈر کے ٹیچر کو ٹریننگ کیلئے Proper طریقہ Adopt کر دیا اور Continuous process ہم نے رکھا، کافی اچھا اس کا پراگریس رہا، ٹیچرز بڑے مستفید ہوئے، Mentors بنے، آگے جاکے ان لوگوں نے ڈسٹرکٹ میں اور یونین کونسلز میں اور سرکل وائز انہوں نے ٹریننگز دینا جو ہے، وہ شروع کر دیں۔ سپیکر صاحب، ہم نے مقامی زبانوں کو یا ریجنل لینگویجز کو ترویج دی، ہم نے مقامی زبانوں کو یا ریجنل لینگویجز کو سرکاری سند دی، ہم نے ان کے قاعدے عمل میں لائے، ہم نے ان کے گرائمر بنائے، ہم نے ریجنل لینگویجز اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا۔ ہائر سیکنڈری سکولز کا میں اگر بتاؤں، کالجز کا بتاؤں، یونیورسٹیز کا بتاؤں، سپیکر صاحب! عجیب المیہ یہ تھا کہ پرائمری تک، مڈل تک، ہائی تک اکثر علاقوں میں آگے جاکے ہماری جو ہائر ایجوکیشن تھی، اس میں Dropout کا جو بد قسمتی سے اضافہ تھا، وہ بہت زیادہ تھا، میں یہ بتاتا چلوں کہ یہ Gape ہم نے 17 سال کا Cover کر دیا، 17 سال کے بعد اسی صوبے میں اگر ہائر سیکنڈری سکولز کا قیام عمل لایا گیا ہے تو یہ ہماری پچھلی حکومت میں ہم لائے ہیں۔ ہم اے ڈی پی سکیمز لاکے، ہم 'نان' اے ڈی پی سکیمز لاکے ہر ایک ڈسٹرکٹ میں ہم نے یعنی Twelve تک کم از کم Accessibility ضرور دی اور کافی حد تک اسی سسٹم سے ہمارا جو Dropout کا وہ تھا، وہ کم ہوا۔ سپیکر صاحب، جسمانی طور پر ہم دیکھ رہے ہیں، ذہنی طور پر ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہاں پہ انتہا پسندی اور Militancy جو تھی، بد قسمتی سے عروج پہ تھی۔ ہم نے اپنے دور حکومت میں 45 Playgrounds سکولوں سے، وہ ہم نے بنوانا شروع کر دیئے۔ ان میں اب ایسے بھی گراؤنڈز ہیں جس پہ اب بھی کام جاری ہے۔ سپیکر صاحب، درسی کتب یعنی ٹیکسٹ بکس ان کے ساتھ ساتھ ہم نے Supplementary

جس میں ایک تعلیم یافتہ انسان بننے کے ساتھ ساتھ ایک سوشل انسان بننے کیلئے reading materials خواہ وہ مذہبی لحاظ سے ہو، معاشرتی لحاظ سے ہو، کسی بھی لحاظ سے ہو، ہم نے Supplementary reading materials جو تھے وہ اسی صوبے کے نامور مصنفین سے انہوں نے تیار کرا دیئے اور سکولوں کو ہم نے وہ Provide کر دیئے۔ سپیکر صاحب، پی ایس ٹی اور ڈسٹرکٹ کیڈر زان کی اپوائنٹمنٹ کیلئے ہم نے کوالیفیکیشن کو Improve کیا اور میں مثال دے سکتا ہوں کہ ایف ایس سی کو ہم نے اضافی پانچ نمبر دیئے، بی ایس سی کو ہم نے اضافی پانچ نمبر دیئے، ایم ایس سی کو ہم نے اضافی پانچ نمبر دیئے اور ہم نے انٹرویو کا ایک ہی نمبر نہیں رکھا، Purely ہم نے یہ کام اکیڈیمک پہ اسی لئے رکھا کہ وہ گنجائش ختم ہو گئی کہ کمیٹی بنے گی، وہ جا کے کوئی Applicant آئے گا، میری طرح سیاسی بندہ یا کسی اور کی طرح سیاسی نمائندہ یا بندہ آ کے وہ Approach کرے گا اور ان کو مارکس دینگے۔ ابھی مجھے اندازہ ہوا ہے کہ کوئی کورٹ میں گیا تھا، وہ Decision جو تھا وہ واپس ہو گیا ہے لیکن میں اسی بات پہ افسوس کا اظہار کر رہا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ کو اس کے Against جانا چاہیئے تھا، یہ ٹھیک ٹھاک فیصلہ تھا۔ یونین کونسل میں جو نئی انٹری ہوتی تھی اساتذہ کی، وہ سائنس سبجیکٹس سے Equipped لوگ تھے، کم از کم وہ فیصلہ جو تھا جس نے بھی کورٹ میں وہ چیلنج کر دیا ہے، کورٹ نے Decision بھی دیا ہے لیکن میری ریکویسٹ ہو گی کہ کورٹ کو اس فیصلے کے Against جانا چاہیئے اور وہ فیصلہ جو ہے وہ Maintain رکھنا چاہیئے سپیکر صاحب۔ ہم جب اقتدار میں آئے سپیکر صاحب! تو اسی صوبے میں 1900 سکولز بند تھے، 1900، The one way or the other way, the one reason or the other reason ۔1600 سکولز جو تھے، وہ فنکشنل ہم نے بنا دیئے ہیں سر۔ ہم نے اپنے دور حکومت میں سپیکر صاحب! یہ Trend بھی رکھا، یہاں پہ سکندر خان شیر پاؤ موجود ہیں اپوزیشن کے، اس وقت مولانا صاحب تو نہیں تھے لیکن جمعیت علماء کے لوگ جو تھے وہ یہاں پہ موجود ہیں، مسلم لیگ نون کے لوگ بھی موجود ہیں اور اس وقت کے کچھ ساتھی مسلم لیگ قاف میں تھے، وہ بھی موجود ہیں۔ ایجوکیشن کے کسی بھی مرحلے پہ ڈونرز میرے صوبے میں آئے ہیں تو میں نے سارے پارلیمانی لیڈرز کو بلا کر اور ان کو بٹھایا ہے اور ان سے ملوایا ہے اور ان کا Input جو ہے، یہ خود گواہی دیں گے کہ سارے پارلیمانی لیڈرز جو تھے ایجوکیشن کے مسئلے پہ، اگر ہم خود اپنے صوبے کے لحاظ سے،

ڈیپارٹمنٹ کے اعتبار سے ہم نے Decisions لئے ہیں، ان سب کو ہم نے بٹھایا ہے اور ان سب کا Input جو ہے وہ ہم نے لیا ہے۔ ابھی میں سپیکر صاحب، بڑی معذرت کے ساتھ میں دیکھ رہا ہوں کہ پچھلے 11 مہینے ہوگئے ہیں، یعنی اسی صوبے کی حکومت، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کم از کم یہ نہیں بتا سکتا کہ ان کی جو پلاننگ ہے، ان کی جو Strategies ہیں یا ان کی جو حکمت عملی ہے، کبھی میرے خیال میں، Including me میں نہیں سمجھتا کہ کسی پارلیمانی لیڈر کو، ان لوگوں نے زحمت کی ہو کہ ذرا آئیں دیکھیں، ہم یہ چیز لا رہے ہیں اور یہ چیز کر رہے ہیں۔ ہم نے سکولوں میں گورننگ باڈیز کو Introduce کیا اور سپیکر صاحب، یہ ایک ایسا Concept تھا، Suppose آپ اپنے علاقے کے معتبر شخصیت ہیں، ہم نے ہائی سکول میں اور ہائر سیکنڈری سکول میں گورننگ باڈی بنائی۔ Suppose آپ کے علاقے میں، آپ کے یونین کونسل میں ایک ہائی سکول ہے یا ہائر سیکنڈری سکول ہے، آپ اس کے چیئرمین ہیں، وہاں پہ ریٹائرڈ آرمی کے لوگ ہیں یا ریٹائرڈ سول لوگ ہیں یا ویسے ایجوکیشن کے لوگ ہیں، ان کی ایک گورننگ باڈی بنائی تھی تاکہ وہ Supervision کرے۔ ٹیچرز کی حاضری، Budgeting کا استعمال، سب کچھ پہ ان لوگوں کی ایک نظر تھی۔ مجھے احساس ہے سپیکر صاحب! کہ میں ٹائم لے رہا ہوں، لیکن میں ہر ایک بات آپ کے علم۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں مجھے پتہ ہے، آپ کی Experience ہے اور آپ اس Experience سے گزرے ہیں اور میرا خیال ہے کہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سردار حسین</u>: میں شارٹ کر رہا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کے Expertise کو بھی وہ کرنا چاہیئے۔

<u>جناب سردار حسین</u>: میں شارٹ کر رہا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں صرف ریکویسٹ یہ کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سردار حسین</u>: ایگزامینیشن ہال ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہمارے کچھ اور بھی دوست جو بولنا چاہتے ہیں۔

<u>جناب سردار حسین</u>: صحیح ہے سر۔ سر،۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تو مہربانی ہوگی۔

جناب سردار حسین: ایگزامینیشن ہال،اور یہ سارے نکتے میں اسی لئے بتا رہا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ سارا بیٹھا ہے اور مجھے امید ہے ان شاء اللہ، ایگزامینیشن ہال کو ہم نے Introduce کیا، وہ سکیم ابھی تک Ongoing اگر 13-2012 میں آپ لوگ دیکھیں تو جن جن سکولوں میں ایگزامینیشن ہال نہیں تھے اور یہ صرف اسی وجہ سے کہ جب ہم Examination conduct کر رہے تھے تو ہمارے گورنمنٹ سکولوں میں ایگزامینیشن ہال نہیں ہوتے تھے، مجبوراً جا کر پرائیویٹ سکولوں میں گورنمنٹ کے لوگ بیٹھتے تھے اور پھر پرائیویٹ سکولوں میں ایگزامینیشن کا کیا حال ہوتا تھا، وہ خود آپ کے علم میں ہے۔ سپیکر صاحب، پانچ سال میں ایک مہینہ ایسا نہیں رہا ہے، پانچ سال میں ایک مہینہ کہ میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کے اس وقت یہ 24 اضلاع تھے اور بعد میں آخری سال میں پچیسواں ضلع بنا، ای ڈی اوز کی ہم نے ماہانہ میٹنگ بلائی ہے اور میں نے خود اس کو چیئر کیا ہے۔ سپیکر صاحب، یہاں ہم پہ یہ بھی الزام باہر سے لگتا تھا کہ یہاں یہ لوگ جو ہیں، ہمارا معاشرہ لڑکیوں کی تعلیم کے خلاف ہے۔ سکالرشپ جو Stipend scheme ہے، سارے صوبے تک وسعت دینا یہ ہماری حکومت میں ہوا ہے، میں یہ بتاؤں سپیکر صاحب! کہ لوگ خواہ کچھ بھی کہیں یہ میں فلور آف دی ہاؤس کہتا ہوں کہ ہمارے پانچ سالہ دور حکومت میں جتنی ڈونرز ایجنسیاں تھیں، جتنے عالمی ادارے تھے، یعنی 2008 سے لیکر 2013 تک 600 پرسنٹ عالمی اداروں کا جو فنڈنگ دینے کا اعتماد تھا، وہ ادھر تک چلا گیا تھا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ عالمی اداروں کا یہ ایک بہت بڑا اعتماد تھا اور ہماری بھی کوشش رہے گی اور مجھے امید بھی ہے ان شاء اللہ کہ موجودہ جو حکومت ہے، وہ اسی اعتماد کو نہ صرف بحال رکھے بلکہ اسی اعتماد کو اور بھی بڑھائے او زه به اوس یو ښو خبرې-----

جناب سپیکر: تو میں معذرت سے-----

جناب سردار حسین: یو ښو خبرې به اوس-----

جناب سپیکر: نه جی، یو منټ، یو منټ۔

جناب سردار حسین: یو ښو خبرې به په پښتو کښې وکړم-----

جناب سپیکر: دس منٹ، زما خبره واورئ جی، زما لږ خبره واورئ، دس منټ پاتې دی د ماښام بانګ ته، تاسو یو دوه منټو کښې خپله خبره خلاصه کړئ، یو کس دوه له موقع ورکړو، بیا منسټر صاحب به څه جواب ورکړی، زما خیال دے چې د ماښام

مونږ نه پس به بیا څوک رانشی نو زما دا ریکویسټ دے چې دا دغه پورې ختم کړو جی۔

جناب سردار حسین: صحیح ده جی۔ سپیکر صاحب، یو دوه، یو دوه خبرې به اوس په پښتو کښې وکړم، دا باقی خبرې مې ټولې ډیپارټمنټ ته څکه کولې، ما وئیل چې دا تجاویز دی اوهغه په دې غرض مې کړی دی۔ د دې نوی حکومت چې دوئ وائی مونږ میرټ کوؤ او مونږ انصاف کوؤ، په دې کتاب کښې لیکلی شوی دی چې د سټینډنګ کمیټو اختیار چې دے دا سپیکر صاحب ته دے او دا مونږ ورکړے دے خو چې کله سپیکر صاحب د سټینډنګ کمیټئ د چیئرمین انتخاب کوی نو د هغه کوالیفیکیشن ته به هم ګوری او د هغه Experience ته به هم ګوری، دا په دې کتاب کښې لیکلی دی۔ نن زه تپوس کولے شم چې په دې صوبه کښې د ایجوکیشن د سټینډنګ کمیټئ چیئرمین چې دے ، آیا چې دا کوم ممبران دی، زه خپله خبره نه کوم، هغه میډم معراج بی بی چې هغه په نیمګړې کښې خبرو نه پاتې شوه، دا د ایجوکیشن منسټره پاتې شوې ده او زما ورسره د پارټئ هیڅ تعلق نشته خو ډیر په فخر سره زه دا خبره کوم چې په دې ټول هاؤس کښې که په ایجوکیشن باندې د چا کمانډ دے نو هغه دا معراج بی بی ده او دا نن ممبره ده، (تالیاں) دا نن د هغې کمیټئ ممبره ده، آیا دا انصاف دے ، آیا دا میرټ دے ، آیا دا ایمرجنسی ده؟ سپیکر صاحب، یوولس میاشتې وشوې، مونږ خو دا هم کوشش کوؤ نن چې په دې هاؤس کښې مونږ یو قرارداد راوړو چې هغه قرارداد دا وی چې د دغې کرسئ نه جناب سراج الحق صاحب محترم د ایمرجنسی اعلان کړے وو او د هغې ایمرجنسی اعلان چې وشو، نن پکښې یو ضمنی خبره راغله، ما سره دلته نن 40 سکولونه چې دی، 40، 40 سکولونه د هغې Merging شوے دے ، Merging۔ دوئ وائی Nepotism نشته، بدقسمتی دا ده چې تاسو سره ټائم نشته ګنې په ایجوکیشن باندې په ګهنټو بحث پکار دے او دا خبره د دې د پاره نه کوم، زه بیا هم دا خبره کوم چې منسټر صاحب بیا هم Appreciate کوم، I know him personally چې بالکل د هغه په بعضې ځایونو کښې ځان، خو په یو خبره ئے ګرموم چې په بعضې ځایونو کښې ئے ځان خاموشه کړے دے او د هغې په وجه باندې په دې ټوله صوبه کښې د ایجوکیشن

حالت چې کوم طرف ته روان دے، زما به ورته دا ریکویسټ وی چې په هر ځائې کښې د مداخلت وکړی۔

(مغرب کی اذان)

جناب سپیکر: وقفہ برائے نماز۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: نه نه، ستا خبرې خوړې وی۔ ښه جی بابک صاحب۔ لږ منسټر صاحب راشی۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: پلیز دوئ دوه منټه کښې ختموی بیا د دې نه پس تاسو وکړئ۔

جناب محمود احمد خان: اوکے۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، ما دا وئیل غوښتل چې دا د نوی حکومت د راتګ سره بیا دوئ ورکنګ ګروپس هم جوړ کړل او پکار خو دا وه چې دا ورکنګ ګروپس چې وے، دا ډیره ښه آئیډیا وه خو پکار دا وه چې دا ورکنګ ګروپس چې وو که دا د ډائریکټریټ، دا د سیکرټریټ یا دا زمونږ د سکولونو هیډ ټیچرز یا هیډ ماسټرز یا پرنسپلز وے او په هغې کښې Parents وے د دې صوبې نو دا به ډیره مؤثره په دې وجه وه چې د دې صوبې خلق 100 پرسنټ او بیا ایجوکیشن ډیپارټمنټ سره Related خلق وے نو نه صرف هغوی د ایجوکیشن د مسئلو نه خبر وو بلکه هغوی به یو ښه ادراک هم لرو او شاید چې په دې یوولس میاشتو کښې هغوی څه پراګریس ورکړے وے، هغوی څه ریزلټ ورکړے وے، داسې ونشو سپیکر صاحب! مونږ چې اوس ګورو سپیکر صاحب! زما بذات خود دا خیال وو چې کله د الیکشن 'کمپین' دوران کښې مونږ د تحریک انصاف غټې غټې جلسې کتلې نو ما به هم دا خبره کتله، ما به دا خبره لیدله او ټولو خلقو به لیدله چې مونږ سره د ایجوکیشن د پاره تیاره پالیسی ده،

مونږ سره د هیلتهٔ د پاره تیاره پالیسی ده، مونږ سره د بجلئ ختمولو د پاره تیاره پالیسی ده، د بدامنئ ختمولو د پاره تیاره پالیسی ده، د هغه څیزونو حقیقت چې دے هغه هله قام ته څرګند شو چې دا زمونږ ورونړه چې دی، زمونږ عزیزان چې دی چې دوئ په اقتدار کښې راغلل نو پته ولګیده چې دوئ سره خو هډو تیارې نشته، دوئ سره خو هډو څه منصوبه نشته او وجه ئے دا ده چې که مونږ نن وګورو نو یو طرف ته خبره کیږی چې د پوسټنګ او د ټرانسفر د پاره به مونږ پالسی جوړوؤ، زه دا خبره ضرور په نوټس کښې راوستل غواړم چې په دې صوبه کښې د پوسټنګ د پاره او د ټرانسفر د پاره خپلې پالیسئ چې دی هغه موجودې دی او نن تاسو وګورئ یو ډیر غیر قانونی کار روان دے، ما پرون هم د هغې حواله ورکړې وه چې 16 and above د هغې خو یو رول شته چې ایډهاک اپوائنټمنټ دا که ته په هیلتهٔ کښې کوې، دا که ته په ایجوکیشن کښې کوې، د هغې رولز موجود دی چې د کمیشن نه به ته این او سی واخلې، نن رولز نشته، نن ریګولیشن نشته، نن یو قانون نشته او ډسټرکټ کیډر چې دی، ډسټرکټ کیډر، هغه چې کوم دے په ایډهاک باندې د هغې اپوائنټمنټ روان دے، دا بالکل غیر قانونی دے، د دې هډو رولز نشته او که د دې قانون موجود وی، د دې رولز موجود وی نو مونږ به په دې خبره خوشحاله شو چې منسټر صاحب مونږ ته په خپل تقریر کښې دا خبره وکړی۔ سپیکر صاحب، دا داسې معاشره ده چې په اصلاح کښې او په تذلیل کښې فرق دے، د اولنئ ورځې نه د ډیرې لوئې بدقسمتئ نه د دې صوبې چیف ایګزیکټیو هغه که په جلسو کښې خبره کوی، که هغه په میټنګونو کښې خبره کوی، که څوک ډیوټی نه کوی او خاصکر استاذان، بیا په داسې انداز کښې هغوی مخاطب کول، استاذان د دې معاشرې Cream دی، هغه ډیره محترمه طبقه ده، ډیره معتبره طبقه ده، کله وائی چې هغوی د بالکل خپلې بسترې وتړی، کله دا وائی په داسې انداز کښې، سپیکر صاحب! زمونږ دا ګزارش دے چې اصلاح چې ده هغه په یو داسې مهذبه طریقه باندې کول پکار دی چې اصلاح وشی، اوس دا وئیل چې ګنې دا ټول استاذان خدائے مه کړه دوئ کار نه کوی یا دا ټول استاذان حاضری نه کوی، دا ډیره لویه نامناسبه خبره ده، دا حکومت دے، دوئ سره اختیار دے، یو مانیټرنګ یونټ چې کوم

'انډیپنډنټ' مانیټرنګ یونټس دوئ جوړ کړل، دا هم فارن فنډډ سکیم دے، زمونږ په وخت کښې چونکه روان شو او اوس ورته عملی جامه ورکړې شوه، ډیره ښه خبره ده، مانیټرنګ پکار دے، ټھیک ټھاک پکار دے، اصلاح پکار ده، جزا پکار ده، سزا هم پکار ده، په دې دواړو خبرو باندې هډو Compromise کول پکار نه دے خو معاشره داسې ده، داسې اوس نه کیږی چې د دې صوبې یو سسټم چې دے، یو نظام روان دے او دوئ وائی چې دا ټول سسټم یو طرف ته ایږدو او بل طرف ته ورسره خپل څه پروګرام نشته، خپلې پالیسئ ورسره نشته، دا حال جوړ شو چې نن که زه یو مثال تاسو له بل درکړم چې کوم سروس سټرکچر مونږ ورکړے دے، که د اولنئ ورځې نه په هغې باندې سټیک هولډرز کښیناستلے وے او هغه عملی شوے وے نو سپیکر صاحب! نن چې په ایجوکیشن باندې بحث دے نو کم ازکم زه دا ضرور وئیلے شم چې نن به زمونږ منسټر صاحب د دې صوبې مونږ ته وئیلے وے چې اؤ په دې صوبه کښې14 هزار ټیچرز چې دی، دا کم وو او د هغوی اپوائنټمنټ چې دے یا میاشت مخکښې وشو یا دوه میاشتې مخکښې وشو ځکه چې دا ما ته پته ده چې دا ټول کار چې دے، دا د دوه میاشتو دے-----

<u>جناب سپیکر:</u> مهربانی جی، مهربانی۔

<u>جناب سردار حسین:</u> سپیکر صاحب، ستاسو ډیره زیاته مهربانی، ډیره زیاته شکریه۔ بهرحال دا زما په خپل نظر کښې تجاویز وو یا چې کوم Loopholes وو، هغه ستاسو په وړاندې مې راوستل او مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> بیټنی صاحب به خبره کوی او حضرت مولانا عصمت الله صاحب به خبرې کوی، لکه دغه دے، بیټنی صاحب یو دوه، محمود بیټنی یو دوه منټه خبرې وکړی د هغې نه پس به تاسو خبره وکړئ۔ د هغې نه پس به عاطف خان خبره وکړی۔ بیټنی صاحب۔

<u>جناب محمد عصمت الله:</u> یو دوه منټه اخلم۔

<u>جناب سپیکر:</u> مولانا صاحب! د دې نه پس به تاسو وکړئ۔

<u>جناب محمود احمد خان:</u> مولانا صاحب! تکلیف معاف۔ ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: د دې نه پس به تاسو وکړئ، بیټنی صاحب نه پس به تاسو وکړئ جی۔

جناب محمود احمد خان: نن د تعلیم حوالې سره بحث سپیکر صاحب، ډیر وشو او ډیر لمبې چوړې خبرې وشوې۔ زه سپیکر صاحب، خالی پینځه منټه خبرې کوم، ډیرې نه کوم۔

جناب سپیکر: دوه منټه۔

جناب محمود احمد خان: پینځه منټه۔ سپیکر صاحب، دا تعلیمی ایمرجنسی حوالې سره مجلس شروع دے، زه پینځه خالی خبرې کوم چې په چھ جنوری باندې زما ډی ای او ریټائرډ شوے دے او تر اوسه پورې زما ډی ای او نشته۔۔۔۔

اراکین: شیم شیم۔

جناب محمود احمد خان: او بله د خوند خبره دا ده چې زه دا نه پوهیږم چې دا زما ضلع په صوبې کښې ده که نه ده؟ ته وایه چې ولې؟ د پبلک هیلتھ ایکسیئن مې نشته، د سی اینډ ډبلیو ایکسیئن مې نشته، ډی سی مې نشته۔ (تالیاں اور قہقہے) اے ډی او مې نشته، دا هر شے په هوا کښې چلیږی او ټول یو دا سسټم دے، زه دا ریکویسټ کوم تاسو ته چې دا ټول اختیارات ما ته راکړئ ځکه چې تش ایم پی اے وی نور هیڅوک نشته۔ (قہقہے) نه پوهیږو ایس ایچ او دے، هغه په غوږونو دروند دے، کونړ دے۔ (قہقہے) هیڅ ای ډی او نشته فیمیل والا، زه دا نه پوهیږم چې دا کوم سسټم دے او دا کومه رویه زما د ضلعې سره روانه ده او د پبلک هیلتھ ایکسیئن یو بل کمال کړے وو جی، د هغې Husband ئے ډرائیور بهرتی کړو او کور والا ئے چوکیداره Cum وال مینه بهرتی کړه (تالیاں اور قہقہے) نه پوهیږو سپیکر صاحب! مونږ منسټر صاحب ته دا خواست کوؤ، ستا د چیئر په وساطت سره او ستا په رهنمایئ سره، ستا په وساطت سره ده ته دا خواست کوؤ چې دا ټولې خبرې ته دا هم نوټس کښې راوله د تعلیم سره ځکه چې په ما باندې ایمرجنسی ډیره جوړه ده، دا ایمرجنسی خو زما په ضلعې باندې جوړه ده چې زه یوه خبره کوم ایم این اے بله خبره کوی، چې زه ورته اووایم چې

دا کار به داسې وکړو چې دغه به راشی په دغه طریقې باندې، وائی چې دې باندې ایم این اے صاحب نه دے خوشحاله۔ مونږ دا نه پوهیږو چې دغه صوبائی حکومت او دا چې مونږ دا ممبران دلته راغو، آیا دا مونږ د ایم این اے محتاج یو یا د ایم این اے ماتحت دا صوبائی حکومت چلیږی؟ د دغه شی مونږ ډیر کے مخالفت کوؤ او دا پوره ممبران چې د هرې حلقې نه کوم ایم پی اے پاس شوے دے سپیکر صاحب! د ټولو سره زیاتے روان دے او دا زیاتے روان دے په هر لحاظ باندې (تالیاں) مونږ ډیر سخت مذمت کوؤ او ځکه سپیکر صاحب! چې دغه ډسټرکټ ایجوکیشن آفیسر د پاره، زه به یوه خبره درته وکړم، زمونږه چیف ایگزیکټیو پرویز خټک صاحب یو ډائریکټیو ایشو کړه، زه منسټر صاحب ته وراغلم که ستاسو خوښه وی اودا سړے ستاسو په میرټ باندې پوره وی، تاسو دا ولگوئ۔ ایم این اے صاحب بله ډائریکټیو ورسره ایشو کړه چې هغه ډائریکټیو راغله او دا تصادم سره جوړ شو، زه منسټر صاحب ته وراغلم چې په دې دواړو کښې که ستا خوښه ټهیک نه وی، دا Reject کړه، ته ئے پخپله مرضئ ولگوه۔ درې میاشتې خو فائل سیکرټری صاحب سره پروت وو، د سلیکټ کمیټی میټنگ کیدو او درې میاشتې به د سی ایم سره پروت وو، دا به کله آرډر کیږی؟ جونیئر کلرک 19 جون ته، 29 جون ته سپیکر صاحب! جونیئر کلرک پوسټونه ایډورټائز شوی دی، تر اوسه پورې آرډر نه دے شوے، 29 جون، اوس بیا 29 جون راروان دے، دا زما سره ریکارډ دے، دا غونډ پوسټونه تقریباً پرنسپل، هیډ ماسټر دا ټول خالی پراته دی۔ زما په ضلع کښې چې وګورې نو توره تیاره ده، دا خو سپیکر صاحب! د هاؤس او د ټولو ملګرو استحقاق مجروح کول دی چې نه د ډی سی وی او نه د ایکسیئن وی او د ایس ډی او ګانو د غونډو سره Dual charge دے او مهربانی وکړئ سپیکر صاحب! منسټر صاحب ته دا خواست کوم چې د هرې محکمې خاصکر تعلیم، د هر چا خپل یو هنر وی، بغیر هنر دا سسټم نه چلیږی۔ زه یو شعر د هنر د پاره وایم، وائی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ارشاد،ارشاد۔

جناب محمود احمد خان: وائی:

ے هره ونه خپله خپله میوه نیسی

ما په نارنج کښې خو انار ليدلے نه دے

جناب سپیکر: ډير ښه۔

(قہقہے)

جناب محمود احمد خان: سپيکر صاحب! نه پوهيږو ډير سخت سره دردېدلی يو، بل دا تاسو چې کوم کوليشن جماعت اسلامی چې کوم ځان ته ډير اسلامی وائی چې کوم وائی چې حضرت عمرؓ او رسول کريم ﷺ زمونږ آئيډيل وو، د هغوی داسې حال دے چې د هغوی چې کوم امير دے، هغه اخبارونه دلته په پشاور کښې Purchase کوی او ځان سره ايږدی او بيا د ايډورټائزمنټ آرډرونه کوی، سپيکر صاحب! دومره ظلم او زياتوب روان دے چې مونږ تا ته فرياد نه کوؤ نو بيا به ئے چا ته کوؤ؟ ځکه چې دا د خپل مطلب د پاره خو ټهيک دے، د دوئ خو پينځه ګوتې په غوړو کښې دی او چې راپاڅی نو نعرې وهی، ټهيک شوه، په ديکښې چې نعرې وهی، د دوئ خو روډونه شروع دی، نوکريانې ئے شروع دی، سکيمونه ئے شروع دی، د دوئ خو سراج الحق صاحب څه شو چې دا ټول محفل، دا ټوله اسمبلی، دا کلاس فور کښې، نه زه ستا په حلقې کښې دوه لګوم که تا دلته غربيږې ونکړې؟ (تالیاں) دا خو سپيکر صاحب، وائی:

ہر سړے تر مطلب پورې يار دے

دا رحمان بابا وائی سپيکر صاحب! وائی:

ہر سړے تر مطلب پورې يار دے
ما د خدائے د پاره يار ليدلے نه دے

دا د خدائے د پاره تاسو سره ياری نه کوی۔ ډی ايچ او کرپټ ترين، ډی ايچ او په ټانک کښې ناست دے چې د سټور کيپر آرډر شوے دے، دلته ئے ايشورنس راکړو، تر اوسه پورې په هغې انکوائری نه ده شوې، دوايانې ئے خرڅې کړې، هسپتالونه ئے خرڅ کړل خو څوک ايکشن نه اخلی۔ دا د کوم ځائې انصاف دے، دا انصاف دے؟ داسې حکومت، دا ناکام حکومت دے په دغه انصاف کښې۔ دا خو سپيکر صاحب! رولنګ ورکړه دغو ته چې دوئ ته پته ولګی چې د دغه چيئر قدر او عزت چې واقعی دلته شوکت يوسفزئی څه شو، تر اوسه پورې ئے ايکشن

نه دے اختتے۔ ما ته بل پرون انفارمیشن راغلو چې هغوی ډیپارټ بدل کړو، دا سپیکر صاحب! د کوم ځائې انصاف دے، دا د کوم ځائې تقاضا ده؟ سپیکر صاحب! زه تاسو ته دا ریکویسټ کوم، دا خواست کوم چې تاسو به مهربانی وکړئ چې دا کوم زیاتے زمونږ سره روان دے، تاسو به هغه سره، چې دا هر یو ایم پی اے سره دا یوه مسئله ده، هر ایم پی اے سره دا پرابلم دے، مهربانی وکړئ۔ زه په دغه خبرو باندې ستاسو نه اجازت اخلم، ډیره مهربانی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ډیر ښه، ستا د جذباتو قدر کوؤ او ما خپل ځانی چې کوم میټنګ کړے وو، میډم خبره وکړه که تاسو خبره وکړه؟ چیف منسټر صاحب سره زما بیګاه خبرې شوې دی او Next week کښې به هغه ستاسو باقاعده په میټنګ کښې ان شاء الله تعالیٰ، او دا څومره ایشوز چې دی، تاسو د هغوی سره ډسکس کړئ۔ صالح محمد صاحب! دوه منټه کښې خپله خبره وکړئ او بیا به مولانا صاحب خپله خبره وکړی او بیا۔۔۔۔

جناب صالح محمد: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، 2005 کے زلزلہ میں صوبہ خیبر پختونخوا ہزارہ ڈویژن بالخصوص مانسہرہ میں تقریباً 70% جو سٹرکچر تھا، وہ تباہ ہو گیا تھا، جس میں میرے ضلع مانسہرہ کے کافی سارے سکولز، جس میں کافی سارے بن چکے ہیں لیکن 250 سکولز اب بھی ایسے ہیں کہ جس کا سٹرکچر مکمل طور پر Wash ہو چکا ہے اور اس کے بچے، میرے مانسہرہ کے بچے جو ہیں، کھلے آسمان تلے سردیوں اور گرمی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، صوبائی صدر پی ٹی آئی کا، آپ کا صوبائی صدر اور شہزادہ گستاسپ خان جو کہ Non-elected آدمی ہے، اس کو 53 کروڑ روپے کے ڈائریکٹیوز ایشو ہو رہے ہیں یہاں سے جو ایک Non-elected آدمی ہے اور تقریباً ایک ارب کے قریب صوبائی صدر اور شہزادہ گستاسپ خان اور Non-elected لوگوں کو جو ڈائریکٹیوز یہاں سے ایشو ہو چکے ہیں جناب سپیکر، مجھے کوئی گلہ نہیں ہے، وہ ایک ارب روپے ان کو دیدیں لیکن وہی ایک ارب روپے اگر سکولوں کی مد میں دیدیں جو میرے بچے وہاں پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں بغیر چھت کے دھوپ میں، گرمی میں اور بارشوں میں تو مجھے۔۔۔۔

جناب سپیکر: صالح محمد صاحب! میں معذرت چاہتا ہوں، کیا اس کا کوئی نوٹیفیکیشن یا ڈائریکٹیوز ہمیں مل سکتے ہیں؟

جناب صالح محمد: ہیں ہیں، ڈائریکٹیوز ہیں، میں آپ کو پیش کرونگا۔

جناب سپیکر: وہ Kindly سیکرٹریٹ کو Provide کرلیں۔

جناب صالح محمد: وہ میں پیش کرونگا جناب سپیکر۔ (تالیاں) آج جس طرح ایجوکیشن میں یعنی میں ڈی ای او کوہستان کی بات کر رہا ہوں، کوہستان میرے ہزارہ ڈویژن کا ایک ضلع ہے، ڈی ای او فیمیل کے پاس وہاں پر گاڑی نہیں ہے، ڈی ای او میل کے پاس وہاں پر گاڑی نہیں ہے اور میں اپنی تحصیل کی ایک بات کرلوں، بالا کوٹ تحصیل، جہاں پر ڈھائی سو سکولز ہیں، وہاں پر دو اے ڈی اوز ہیں اور دو اے ڈی اوز، جب ایک اے ڈی او صبح نکلتا ہے تو پانچ کلو میٹر اس کو ایک روپے ٹی اے/ڈی اے وہاں پر ملتا ہے۔ اس کے پیچھے تین موٹر سائیکلوں والے جو مانیٹرنگ والے ہیں، وہ ایک اے ڈی او کی کیا کارکردگی چیک کریں گے جو وہاں پر ڈھائی سو سکولوں کیلئے دو اے ڈی اوز ہیں اور ایک اے ڈی او کے پیچھے تین تین موٹر سائیکلوں والے جو مانیٹرنگ جس پر 600 ملین خرچ ہو رہے ہیں، کیا یہ بہتر نہیں تھا؟ وہاں پر ایک 12 گریڈ والے 16 گریڈ والے پر کیا چیک رکھیں گے؟ تو اس سے بہتر تھا کہ ایجوکیشن میں 18 گریڈ والے ہیں، 20 والے ہیں، انہی کی ذمہ داری لگا دیتے تو یہ اور بھی بہتر تھا۔ باقی سکیل سات مانسہرہ میں اس وقت 180 Vacancies فیمیل سائڈ پہ خالی ہیں جناب سپیکر، اگر وہ Fill ہو جائیں، ایک سکول میں تقریباً دو ٹیچرز، اس کا مطلب کہ 90 سکولز جو ہیں وہ بغیر اساتذہ کے چل رہے ہیں۔ تو یہی گزارش ہے، منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ یہ Vacancies بھی ہماری Fill ہو جائیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، تھینک یو۔

جناب صالح محمد: اس کے ساتھ جناب سپیکر، آج سے 15 سال یا 18 سال پہلے ڈی ای او پرائمری الگ ہوا کرتا تھا اور ڈی ای او سیکنڈری الگ ہوا کرتا تھا۔ آج چونکہ آبادی کافی بڑھ گئی ہے تو کافی آبادی بڑھنے کے باوجود آج ڈی ای او پرائمری اور سیکنڈری ایک ہی ہے تو یہ ایک تجویز دے رہے ہیں، اگر پرانے طریقہ کار کے مطابق ڈی ای او پرائمری الگ ہو اور ڈی ای او سیکنڈری الگ ہو کیونکہ آبادی بڑھ رہی ہے اور ان کے

کنڑول سے باہر ہے کیونکہ ڈی ای او پورے ضلع کو کنڑول کرنااور پھر ساتھ ان کے پاس وسائل بھی نہیں ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ جی۔

جناب صالح محمد: وسائل بھی نہیں ہیں تو اس کے ساتھ یہی گزارش کرتا ہوں کہ جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عصمت اللہ خان! مولانا عصمت اللہ صاحب! بس اس کے بعد عاطف خان جو ہے نا اپنی وضاحت کریں گے۔

مولانا محمد عصمت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ آج جس مسئلے پر یہاں اسمبلی میں بحث ہو رہی ہے، اس مسئلے کی اہمیت اور اس مسئلے کی افادیت سے سب واقف ہیں، وہ ہے تعلیم کا مسئلہ۔ جناب سپیکر، حضرت انسان کو اور انسان کے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام کو اس روئے زمین کا خلیفہ بنایا گیا ہے، وہ اسی تعلیم کی وجہ سے بنایا گیا۔ جب اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو خلیفہ بنانا چاہا، فرشتوں سے مشورہ لیا، انہوں نے کہا کہ اگر ہم سے یہ منصب سنبھالا جاسکتا ہے تو ہم حاضر ہیں، "وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ"۔ اللہ نے فرمایا "إِنِّيٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ"۔ پھر اتمام حجت کیلئے پرچی بنتی ہے، سوالیہ، وہ فرشتوں کے سامنے رکھ دی جاتی ہے تو وہ بہ یک زبان اقرار کرتے ہیں "لَا عِلْمَ لَنَآ إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَآ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ"۔ اور جب وہی سوالیہ پرچی انسانوں کے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے رکھ دی جاتی ہے تو ارشاد ہے "وَعَلَّمَ ءَادَمَ ٱلْأَسْمَآءَ كُلَّهَا"۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اس پرچی کو سب کا سب حل کر دیا اور اسی بنیاد پر اس روئے زمین کی خلافت کا تاج حضرت آدم علیہ السلام انسانوں کے جد امجد کے سر پر رکھ دیا گیا اور جناب سپیکر، حضرت محمد ﷺ پر جب وحی کی ابتداء ہوئی تو "اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ" سے ہوئی، اس سے بھی تعلیم کی افادیت کا پتہ چلتا ہے اور قرآن کریم میں ارشاد ہے "هَلْ يَسْتَوِي ٱلَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَٱلَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ"، علم والے اور نہ علم رکھنے والے ایک جیسے ہو سکتے ہیں؟ نہیں ہو سکتے ہیں۔ تو جناب والا، اب یہاں پر بات آتی ہے تو یہ اس حکومت کا ایک اچھا اقدام ہے کہ انہوں نے اس طرف ایمر جنسی کے نام پر ایک قدم اٹھایا ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ تعلیم کیلئے صحت مند معاشرے کی ضرورت ہوتی ہے اور صحت مند معاشرے کیلئے امن وامان کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ سب تعلیم کیلئے، تعلیم کے ماحول کی ضرورت ہیں اور جناب والا، میں یہ بات بھی عرض کرتا چلوں

کہ یہ ہر ایک حکومت میں اپنی استطاعت کے مطابق اس طرف توجہ دی گئی ہے، بابک صاحب نے اپنے دور اقتدار کا تفصیل کے ساتھ آپ کو بتادیا لیکن اسی نسبت سے میں صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ ایم ایم اے کے دور حکومت میں 65 سال بعد، پاکستان کے قیام کے 65 سال گزرنے کے بعد ایم ایم اے دور حکومت میں کوہستان جیسے علاقے میں دو ڈگری کالجز بنائے گئے۔ اس سے پہلے 65 سال تک کسی کو اس طرف یہ توجہ نصیب نہیں ہوئی کہ کوہستان کے پہاڑوں میں پھنسے ہوئے بسنے والے بے بس لوگوں کو کوئی تعلیم کی سہولت میسر کرے اور پھر کیال ہائر سیکنڈری سکول، لڑکیوں کا مڈل سکول، ہائی سکول، پرائمری سکول اور یہاں تک جناب سپیکر، یہاں پر بات کی جاتی ہے تعلیم کے حوالے سے تو میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ ہمارے دور اقتدار میں کوہستان میں لڑکیوں کے ایسے پرائمری سکولز بھی ہیں، ریکارڈ چیک کر سکتے ہیں کہ جو ایک ایک پرائمری سکول میں 175 لڑکیاں سبق پڑھتی تھیں اور پھر ایم ایم اے کے دور حکومت میں انہوں نے جب سمجھا کہ کوہستان جیسے دور دراز علاقے میں اگر کوئی ٹیچر، فیمیل ٹیچر وہاں پہ جاتی ہے تو اس کو سہارا بھی نہیں ملتا ہے، وہ جا بھی نہیں سکتی ہے، پیدل راستے ہیں، کئی کئی سو کلومیٹر پیدل راستے ہیں۔ جناب سپیکر، وہاں پھر ان کی بود و باش اور رہائش کا بندوبست تک نہیں ہے تو انہوں نے مڈل پاس مقامی لڑکیوں کو بھرتی کر کے تعلیم کی شرح یہاں تک پہنچائی، آج وہ الف ب کہنے کے قابل ہیں۔ اس سے پہلے وہ اس ماحول سے نا آشنا تھیں جناب سپیکر! اور اگر آج منسٹر صاحب اس کو مزید آگے لے جانا چاہتے ہیں تو ہم ویلکم کرتے ہیں اور مزید تبدیلی اس میں لانا چاہتے ہیں، تو ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں لیکن جناب سپیکر، یہ ایک حقیقت ہے کہ تبدیلی نظام کی تبدیلی کی وجہ سے نہیں آتی ہے، انسانوں کی تبدیلی سے تبدیلی آتی ہے، ذہنوں کی تبدیلی سے تبدیلی آتی ہے اور اسی لئے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے مکہ معظمہ میں 13 سال انسانوں کے دل و دماغ پر محنت کی، ان کے ذہنوں کو بنایا اور اس کے بعد جب انہوں نے مدینہ منورہ میں جا کر سٹیٹ اور ریاست کے قیام کا اعلان کیا تو پھر وہ نظام اس طرح کامیاب چلا کہ پوری دنیا کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی لیکن اگر آپ تبدیلی چاہتے ہیں، اگر موجودہ حکومت تبدیلی چاہتی ہے تو نظام کی تبدیلی کی وجہ سے جب تک ہمارے ذہن تبدیل نہیں ہوں گے، جب تک ہمارا دل و دماغ تبدیل نہیں ہوگا تو وہ نظام کامیاب نہیں ہو سکتا ہے جناب سپیکر، اس کیلئے درد دل رکھنے والے لوگوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس نظام کے ساتھ ہمہ جہت اور

ہمہ تن مخلص لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے، اگر اس نظام کے ساتھ ہمہ جہت اور ہمہ تن مخلص لوگ نہ ہوں تو پھر کوئی نظام کامیاب نہیں ہو سکتا ہے، اس سے تبدیلی نہیں آسکتی ہے، یہ ویسے خالی خولی نعرے ہوں گے لیکن اس سے تبدیلی نہیں آئے گی اور جناب والا، میرے بھائی نے بھی ٹاٹ کی بات کی اور اس کی تقریر کی وجہ سے میری باتوں کی اہمیت تھوڑی سی کم ہو گئی ہے لیکن پھر بھی میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کوہستان اور تورغر ایسے اضلاع ہیں جناب سپیکر، اس صوبے کے اضلاع میں کوہستان اور تورغر ایسے اضلاع ہیں کہ ہمارے اس صوبائی سیکرٹریٹ میں ان کا ابھی تک جونیئر کلرک تک نہیں ہے، سیکشن آفیسر، ڈپٹی سیکرٹری اور ڈائریکٹر یہ تو اور بات ہے لیکن ریکارڈ پر ہے یہ بات کہ ابھی تک ضلع کوہستان اور تورغر کا یہاں ہمارے اس صوبائی سیکرٹریٹ میں جونیئر کلرک تک نہیں ہے اور جناب سپیکر! نائب قاصد تک نہیں ہے، اس سے ان لوگوں کا پتہ چلتا ہے کہ وہ کس قسم کے لوگ ہیں، ان کی تعلیم و تربیت کی کتنی ضرورت ہے جناب والا! لیکن یہ بات میں ہمیشہ سے جب سے میں اسمبلی میں آیا ہوں تو میں کہتا رہتا ہوں کہ ابھی تک یہاں ہمارے اس صوبے میں رہنے والے لوگ کوہستان کی جغرافیائی ساخت سے واقف نہیں ہیں اور چونکہ ہم بھی اسی پسماندہ علاقے سے تعلق رکھتے ہیں تو ہماری بات کو بھی پسماندہ رکھا جاتا ہے، ہماری تجویز کو بھی پسماندہ رکھا جاتا ہے۔ جب تک کوہستان کے سو سو کلو میٹر Valleys میں روڈز نہ بنائے جائیں، رفت و آمد کو ممکن نہ بنایا جائے، وہاں اگر محکمہ صحت کے ادارے بھی بنائے جائیں، وہاں اگر محکمہ تعلیم کے ادارے بھی بنائے جائیں، جب وہاں تک باصلاحیت لوگوں کی رسائی ناممکن ہو تو وہ کیسے چل سکیں گے، وہ کیسے کامیاب ہوں گے؟ اگر آپ مانیٹرنگ سیل نہیں، سو مانیٹرنگ سیل آپ بھرتی کر لیں لیکن نہ وہ کوہستان کے پہاڑوں پر چل سکتے ہیں، نہ وہ اتر سکتے ہیں، نہ وہ سو سو کلو میٹر Valleys میں تین تین دن پیدل سفر کر سکتے ہیں لیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر کوہستان کو Educate کرنا ہے، کوہستان کے لوگوں کو تعلیم یافتہ بنانا ہے تو سب سے پہلے ان لوگوں کیلئے آنے جانے کے راستے بنائیں لیکن بدقسمتی سے کوئی بھی اس طرف توجہ نہیں دے رہا ہے، جو بھی آتا ہے تو وہ اپنے ہی حلقوں کو نوازنے تک محدود رہتا ہے، یہاں پر مخلصانہ سوچ، پورے اس صوبے پر منصفانہ حکمرانی کی سوچ کسی میں بھی نہیں ہے۔ لہذا جناب والا، میں اپنی بات کو مختصر کرتا ہوں، یہاں اگر ایمرجنسی ہے تو میں تو یہ سوچتا تھا کہ کوہستان جیسے علاقے سے اگر کوئی بھی امیدوار منسٹر صاحب کے سامنے آتا ہے کہ

میں فلاں یونیورسٹی میں انجینئرنگ کیلئے داخلہ لینا چاہتا ہوں، میڈیکل میں داخلہ لینا چاہتا ہوں، فلاں یونیورسٹی میں داخلہ لینا چاہتا ہوں تو ان یونیورسٹیوں کے دروازے کھلے ہوں گے لیکن ایسا نہیں ہے جناب سپیکر، جب اس قسم کے نہ ہوں تو پھر یہ ایمر جنسی کس چیز کی ہے اور یہاں پر پشاور شہر میں بڑے بڑے پوسٹرز لگے ہوئے ہیں "صحت کا انصاف" میں کہتا ہوں کاش "تعلیم کا انصاف" کے بورڈز بھی لگے اور دستیاب وسائل کی منصفانہ تقسیم کے بورڈز بھی آویزاں ہوں۔ جب دستیاب وسائل کی منصفانہ تقسیم نہیں ہے جناب سپیکر، تو پھر کس چیز کا انصاف؟ جب وسائل نہ ہوں، جب ان علاقوں کیلئے آپ فنڈنگ نہ کریں، ان کو ان کا حصہ نہ دیں، نہ تعلیم میں دیں، نہ محکمہ صحت میں دیں، نہ مواصلات میں دیں، نہ بلدیات میں دیں تو پھر کس طرح کا انصاف ہو گا؟ تو لہذا مجھے امید ہے کہ ہمارے منسٹر صاحب کافی بیدار آدمی ہیں، نوجوان ہیں، ہمیں امید ہے کہ وہ تعلیم کے حوالے سے اچھے اقدامات کریں گے لیکن ساتھ ساتھ ایک بات آخر میں میں بتانا چاہتا ہوں کہ کوہستان جیسے علاقے میں زلزلے کی وجہ سے کم از کم منسٹر صاحب! کوہستان میں 400 سکولز گرائے گئے ہیں، گرے ہیں اور گرائے گئے ہیں لیکن اس بات پہ میں اپنے محترم بھائی سے اتفاق نہیں کروں گا کہ وہ ایم ایم اے کے دور میں گرائے گئے تھے، ٹھیک ہے زلزلہ ایم ایم اے کے دور میں آیا تھا 2005 میں، ERRA اور PERRA اسی دور میں بنی تھیں لیکن یہ 2008 کے بعد گرائے گئے ہیں اور ابھی تک ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے اور میں اپنے بھائی سردار ادریس صاحب کی اس بات سے بھی اتفاق نہیں کروں گا کہ اب ادھر نون لیگ کے گورنر آئے ہیں، وہ مرکز کے ساتھ بات کریں اور ان سے ERRA سے فنڈ نکالیں۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے ہمیں کہ ایک ERRA Council ہے اور ایک ERRA Board ہے تو ERRA Council کا ممبر اس صوبے کا چیف منسٹر ہے گورنر نہیں ہے، چیف منسٹر ہے اور اس صوبے کا چیف ایگزیکٹیو بھی ہمارا وزیر اعلیٰ ہے، تو لہذا یہ مسئلہ وفاق کے ساتھ اٹھانا چاہیئے، اگر ان بے زبان لوگوں کیلئے اگر لڑنا ہے تو پھر چیف منسٹر کو لڑنا ہو گا، گورنر صاحب کے لڑنے کا منصب نہیں ہے، لہذا ہم ان سیاسی باتوں سے ایک دوسرے پر (ذمہ داری) ڈال کر اس مسئلے کی اہمیت کو کم کریں یا ختم کریں تو کیا ہو گا؟ آج سو سکولز گرائے گئے ہیں اور اس میں تو جناب منسٹر صاحب! انکوائری ہونی چاہیئے۔ بعض ایسے سکولز جو قابل استعمال تھے، صرف دیار کی لکڑی کی نیلامی کیلئے انہوں نے گرائے ہیں اور بالخصوص وہ سکولز

گرائے گئے ہیں جو لنک روڈوں کے قریب تھے، لکڑ کو اٹھانا آسان تھا اور پھر پرانے لکڑ پالیسی کے حوالے سے ان کو منڈی میں لا کر فروخت کیا گیا ہے تو لہذا اس قسم کی صورتحال کا اگر آپ جائزہ نہیں لیں گے، اس پر انکوائری نہیں بٹھائیں گے تو یہ بات نہیں چل سکتی ہے جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ، ماشاءاللہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: توجناب سپیکر! میں معذرت چاہتا ہوں، میں نے کافی وقت لیا لیکن مجھے امید ہے کہ کم از کم کوہستان جیسے دور افتادہ پسماندہ، فلک بوس پہاڑوں میں بسنے والوں کے ساتھ منسٹر صاحب اپنے دل میں ضرور درد رکھیں گے اور ان کو اس جہالت سے، تعلیم کے نور سے منور کرنے کیلئے دوسرے صوبوں سے بڑھ کر مطلب خصوصی طور پر تور غر کیلئے بھی اقدامات اٹھائیں گے اور انہی باتوں پر میں اکتفا کرتا ہوں۔ وآخِرُالدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ جناب عاطف خان، بڑا لمبا انتظار کیا۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ سپیکر۔ میں سب سے پہلے سب ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بھی چاہے ایمر جنسی کے Word کی وجہ سے ہو یا جس وجہ سے بھی ہو، اس کو اتنی Importance دی ہے اور اتنے جن لوگوں نے کوئی اس پہ فگرز لے کے آئے ہیں، جو کام کر کے آئے ہیں، جو انہوں اتنا اس پہ اپنا وقت لگایا ہے، ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، چاہے جس وجہ سے بھی ہے، ایمر جنسی کے Word کی وجہ سے ہے، چاہے Criticism کے طور پہ ہو لیکن اچھا ہوا ہے، میں اس بات پہ خوش ہوتا ہوں کہ کم از کم ہمارے سیاسی لوگوں کو تعلیم کی اہمیت کا جتنا احساس ہو گا، ان شاءاللہ اتنی جلدی یہ مسئلے ختم ہو جائیں گے، چاہے وہ یہاں ہمارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں، بہت کم ہیں، یہاں پہ آپ کے بہت زیادہ ہیں، جتنے بھی ہیں، لیکن جیسے ہی سیاسی لوگوں کو جتنا زیادہ یہاں پہ احساس ہو گا تو یہی مسئلے اسی وجہ سے جلدی حل ان شاءاللہ تعالیٰ ہوں گے۔ میں آپ کو کچھ حقیقتیں بتانا پسند کروں گا کہ یہاں بھی کچھ لوگوں نے اعتراضات کئے، کچھ لوگوں نے اس پہ کئے کہ یہ Constructive criticism، کہ اس کا کوئی حل نکلے اور کچھ لوگوں نے Criticism برائے Criticism کی، آپ بھی سمجھتے ہیں، میں بھی سمجھتا ہوں، مطلب کوئی بچہ نہیں ہے

یہاں پہ کہ ان کو پتہ نہیں چل رہا کہ کس نیت سے باتیں ہو رہی ہیں، کس اس پہ ہو رہی ہیں؟ تو میرے خیال میں ہمیں Criticism اسلئے نہیں کرنی چاہیئے کہ آپ کو شاید یہ Role دیا گیا ہو کہ اگر جتنا بھی اچھا حکومت کام کرے، آپ لازمی اس کو Criticize کریں گے اور ہمارا Role، اگر ہم اچھا کام نہ بھی کر رہے ہوں تو ہم اس کو بڑھا چڑھا کے پیش کریں گے تو مطلب یہ تو ایک سلسلہ چلتا رہے گا لیکن یہ کہ کم از کم تعلیم میں میں Expect کرتا ہوں، سارے جتنے بھی آنریبل ممبرز ہیں کہ ایک Constructive، ایک Positive وہ کریں اور Suggestions دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ سب مجھ سے سینیئرز ہیں، زیادہ اس میں، میں نے ابھی زرین گل صاحب سے پوچھا اور وہ کہہ رہے تھے کہ میں چھٹی بار یہاں پہ Elect ہو کے آیا ہوں اور کوئی پتہ نہیں پانچویں دفعہ، کوئی چوتھی دفعہ، عمر میں بھی، تو میں ان کو Appreciate کروں گا کہ مجھے وہ رائے دیں، مجھے Opinion دیں اور اچھی اس کیلئے دیں کہ ہم مزید اس سسٹم کو آگے بڑھا سکیں کیونکہ یہ صرف میرا صوبہ نہیں ہے، میرا کام نہیں ہے، آج میں منسٹر ہوں کل نہیں ہوں گا لیکن اگر یہ صوبہ تعلیم سے ٹھیک ہو گا تو میرے خیال میں یہ ہم سب کیلئے اور ہمارے آنے والے فیوچر کیلئے بچوں کیلئے بھی، یہ ہم ان کیلئے ایک ایسی خدمت کریں کہ میرے خیال میں اس سے زیادہ خدمت کا اور کوئی موقع نہیں ہو سکتا ہمارے لئے۔ اس کے بعد کچھ Facts and figures آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ یہاں پہ انہوں نے بتایا کہ جی یہ مسئلے ہیں، یہ چیز کم ہے، یہ چیز کم ہے لیکن وہی والی بات کہ جتنا آپ کو شاید اندازہ نہیں ہے کہ Situation اس سے بہت زیادہ بری ہے۔ میں کوئی Rosy picture نہیں پیش کروں گا کہ جی سب کچھ بہت اچھا ہے یا بہت اچھا ہو گیا ہے، میں آپ کو حقیقت میں بتاؤں گا اور اس میں یہ ایک دن کا کام نہیں ہے، ابھی آپ لوگ آپس میں جتنے بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے بھی اعتراض کیا کہ جی یہاں پہ بلڈنگیں تھیں تو وہ اس دور میں گری ہیں تو اس نے اس پہ اعتراض کیا۔ یہ ہم سب کا یہ پچھلے 65 سالوں کا Neglect ہے، یہ ایک حکومت کا نہیں ہے، نہ ایک ایم پی اے کا ہے یا نہ ایک ایجوکیشن منسٹر کا ہے، یہ پچھلے 65 سالوں کا Neglect ہے جس کو اس صورت میں میں آپ کو ابھی بتاتا ہوں کہ 1008 اس صوبے میں ایسے سکولز ہیں جن کی بلڈنگز ہی نہیں ہیں، جن کو Shelterless schools کہتے ہیں۔ یہاں پہ Missing facilities جن کا بار بار ذکر کیا جاتا ہے، Missing facilities آپ دیکھ کے حیران ہو جائیں گے کہ

46% سکولوں میں بجلی نہیں ہے، اٹھائیس، ساڑھے اٹھائیس ہزار ہیں تو آپ سمجھتے ہیں کہ کتنی Percentage بنتی ہے اس کی؟ Toilet کی Facility، 8% سکولوں میں Toilet کی Facility نہیں ہے تو 28 ہزار کا آپ 8% نکالیں تو وہ کتنے ہزار سکولز بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ Clean drinking water، 36% سکولوں میں اس کا حساب کریں، کتنے ہزار سکولز ہیں جن میں یہ Clean drinking water نہیں ہے اور پھر Toilet کی Facility، لڑکے تو پھر بھی گزارہ کر لیں گے، یہ لڑکیوں کے ایسے بہت سارے سکولز ہیں جن میں Toilet facilities نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ باؤنڈری وال، 30% سکولوں میں باؤنڈری والز نہیں ہیں۔ یہ ایسی چیزیں ہیں کہ یہ اگر آپ کہیں کہ جی یہ نو مہینے میں دس مہینے میں، یہ تحریک انصاف کا سارا گناہ ہے تو یہ تحریک انصاف کا گناہ نہیں ہے، نہ یہ حکومت کا گناہ ہے، یہ ساری جتنی بھی حکومتیں بھی آئی ہیں، انہوں نے اس چیز کو توجہ نہیں دی جس کی وجہ سے یہ سارے مسئلے بنے ہیں۔ اس کے بعد میں آپ کو باقی Requirements بتاتا ہوں کہ اس وقت ہم اگر ٹوٹل جتنی یہاں پہ آبادی ہے جو Out of school children's ہیں، کوئی کہتا ہے 15 لاکھ ہیں، کوئی کہتا ہے 20 لاکھ ہیں، کوئی کہتا ہے 25 لاکھ ہیں، اگر 15/20 لاکھ بچوں کیلئے ہم سکول کی Facility provide کریں تو اس کیلئے ہمیں 22 ہزار سکولز مزید چاہئیں، 22 ہزار سکولز، اگر ہم نے سارے ان بچوں کو سکولوں میں لے کر آنا ہے۔ اس کے بعد جو موجودہ انرولمنٹ کے مطابق ہیں، جو ہمیں مزید کمرے چاہئیں، 13 لاکھ کا ایک کمرہ بنتا ہے، 11 سے لیکر 13 لاکھ کا، شہری علاقوں میں 11 لاکھ کا بنتا ہے، پہاڑی علاقوں میں 13 لاکھ کا ایک کمرہ بنتا ہے اور 20 ہزار ہمیں مزید کمرے چاہئیں۔ یہ ساری Situation میں آپ کو اس واسطے بتا رہا ہوں کہ کم از کم آپ کو اندازہ ہو جائے کہ جی Situation کتنی بری ہے۔ یہ ہم جو بار بار کہہ رہے ہیں، ابھی ہم نے اگر اس میں ایمرجنسی لگائی ہے اور ہم اس حساب سے چیزیں پوری نہیں کر سکے ہیں تو میں مانتا ہوں کہ اس میں ہماری بھی کمزوریاں ہونگی لیکن کم از کم ہم نے ایمرجنسی لگا کے، یہ ایمرجنسی کا Word use کر کے اس کو ایک اہمیت تو دی جس کی وجہ سے آپ بھی ابھی اس پہ بحث کر رہے ہیں کہ جی آپ نے تو ایمرجنسی کا کہا تھا، یہ ساری چیزیں کیوں نہیں ہوئی ہیں؟ اس کے بعد میں آپ کو سٹینڈرڈ کا بتاتا ہوں، یہ تو آپ کو میں نے Excess اور Basic missing facilities کا بتایا ہے۔ جو سروے ہوا ہے، گریڈ تھری کے 28%

بچے صرف ایسے ہیں جو کہ پڑھ سکتے ہیں کلاس تھری میں اور گریڈ فائیو کے صرف 42% بچے ایسے ہیں جو صرف کچھ پڑھ سکتے ہیں، یہ نو مہینے کی یا دس مہینے کی رپورٹ نہیں ہے، یہ میں پھر کہوں گا کہ یہ 65 سالوں کا Neglect ہے۔ جو ابھی یہ سٹینڈرڈ کی میں آپ کو بات بتارہا ہوں، یہ Situation ہے، میں نے کوئی آپ کو Rosy picture نہیں بتائی، میں نے کوئی آپ کو یہ نہیں بتایا کہ جی بہت اچھی Situation ہے اور بہت ہم نے کوئی کمال کر دیا لیکن کم از کم اس پہ ایک کام شروع ہے، کام ہم نے کر دیا ہے، شروع کر دیا ہے Positive direction میں اور جو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ ہم نے کچھ کچھ عرصے میں کر لی ہیں، کچھ ایسی چیزیں ہیں جو ابھی پراسیس میں ہیں اور کچھ ایسی چیزیں ہیں جو آئندہ آنے والے اس دوران میں ہم کریں گے۔ یہاں پہ بھی بابک صاحب نے اٹھ کے کہا کہ جی مانیٹر نگ بہت ضروری ہے، اکثر آپ لوگوں نے دیکھا ہو گا کہ جی شکایت آتی ہے کہ جی وہ ٹیچر ز تو ڈیوٹی نہیں کرتے، تنخواہ لیتے ہیں سکول بھی نہیں آتے، کم Percentage ہو گی لیکن یہ بات بہت بڑھا چڑھا کے کی جاتی ہے۔ پھر یہ کہا جاتا ہے کہ 30 ہزار تنخواہ لیتے ہیں اور اپنی جگہ پانچ ہزار کا لڑکا یا لڑکی پابندے رکھے ہوتے ہیں، وہ سکولوں میں ڈیوٹی کرتے ہیں، ٹیچر خود آتا نہیں ہے اور ایک طرف سے شکایت آئی ہے کہ جی مانیٹر نگ کی کیا ضرورت ہے؟ مانیٹر نگ کی ضرورت ہے، ساڑھے اٹھائیس ہزار Locations کو پورے صوبے میں، جس طرح مولانا صاحب نے کوہستان کے بارے میں کہا کہ ایسی ایسی جگہیں ہیں جہاں پہ پیدل جانا پڑے گا، روڈ سے کتنی دور ہیں تو ساڑھے اٹھائیس ہزار جگہوں کو کنٹرول کرنا، ان کو مانیٹر کرنا، ان کو Govern کرنا، وہاں پہ ساری چیزیں دکھانا کہ یہ چیزیں یہاں پہ Available ہیں، ٹیچر آتا ہے کہ نہیں آتا، یہ بہت مشکل کام ہے اور اس کیلئے مانیٹر نگ بہت ضروری ہے، اس واسطے ہم نے یہ مانیٹر نگ سسٹم جو شروع کیا ہے، وہ میں نے کل بھی تھوڑی بہت تفصیل آپ کو بتائی تھی، اس کا ان شاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ بابک صاحب نے ایک بات کا ذکر کیا کہ جی سی ایم صاحب کہتے ہیں کہ ٹیچر ز ڈیوٹی نہیں کرتے، ان ٹیچر ز کی میں بذات خود عزت کرتا ہوں اور اپنے سر پہ بٹھاؤں گا، ٹیچر کا پیشہ ایسا ہے، جو اپنے عہدے کے ساتھ انصاف کرتے ہیں، جو ڈیوٹی کرتے ہیں لیکن جو ٹیچر اس پیشے کے اس کور کھتے ہوئے کہ ایک ٹیچر ہے، بہت کم Percentage ہو گی لیکن جو ٹیچر ہے، والدین کے برابر اس کا مقام ہے اور وہ تنخواہ لیتا ہے اس غریب قوم کی اور وہ ڈیوٹی نہیں کرتا تو میرے

خیال میں وہ سزا کا مستحق ہے، اس میں آپ کو میرا ساتھ دینا ہوگا کہ جو ڈیوٹی نہیں کرتا اور تنخواہ لیتا ہے، وہ ٹیچر، میں صرف اس Specific کی بات کر رہا ہوں، سارے ٹیچرز کی میں بات نہیں کر رہا، اس کے خلاف ایکشن ہونا چاہیئے کہ نہیں ہونا چاہیئے؟ اس میں مجھے آپ کے اس کی ضرورت ہوگی کہ جو بھی ان شاء اللہ تعالیٰ اس میں کوتاہی کرے گا، اس کے خلاف ہم سب مل کے ایکشن لیں گے اور اس کی کوئی سفارش نہیں ہونی چاہیئے، یہ ایک بات۔ دوسری بات یہ کہ ڈیٹا آتا ہے آئی ایم ایس کہ جی یہ آئی ایم ایس، پھر میں دوبارہ Repeat کرتا ہوں کہ ساڑھے اٹھائیس ہزار جگہوں کو مانیٹر کرنا، وہاں دیکھنا کہ کیا کیا ہو رہا ہے، بہت مشکل کام ہے، اس کی وجہ سے ہمیں ساڑھے اٹھائیس ہزار جگہوں سے روزانہ ایک رپورٹ آئے گی Real time، کہ کہاں پہ کیا مسئلہ ہے؟ ہمیں یہ پتہ چلے گا کہ کہاں پہ ڈیوٹی، کوہستان کا اگر آپ دیکھ لیں کہ کوہستان میں کتنے، ٹیچرز کی سب سے زیادہ غیر حاضری جو ہے وہ کوہستان میں ہے، یہ ہمیں Basic کام کرنا پڑے گا کہ جب تک ہم ٹیچر، جو نہیں ہے وہ تو نہیں ہے، جو سٹینڈ ہے وہ تو الگ ہے لیکن کم از کم جو ٹیچر تنخواہ لے رہا ہے تو اس کو تو حاضر ہونا چاہیئے، اس کو تو ہم روک سکتے ہیں کہ جی آپ آؤ ڈیوٹی پہ اور اگر نہیں آئے گا، یہ پچھلے کچھ عرصے میں ہم نے ساڑھے چھ سو ٹیچرز کے خلاف ایکشن لیا، Disciplinary action، اس میں Termination بھی ہے، اس میں تنخواہیں روکنا بھی ہے، اس میں Premature retirement بھی ہے، کافی سارے، ہم نے ان کے خلاف ایکشن لیا ہے۔ پھر ہم نے یہاں پہ بات ہوئی فیمیل کیلئے، گرلز ایجوکیشن کے حوالے سے، فیمیل ایجوکیشن کے حوالے سے جو نئے سکولز بنیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ، پہلے تو میں یہ کلیئر کر دوں کہ کچھ Basic چیزیں ہیں، آپ یہ اندازہ کریں کہ دو کمروں کا سکول بنتا تھا، اس میں چھ کلاسیں ہوتی تھیں، اب میں خود جاتا تھا اور بچوں کو باہر بٹھایا ہوتا تھا، کیوں بٹھایا ہوا ہے؟ جی دو کلاسیں ہیں، دو ٹیچرز ہیں۔ وہ چھ کلاسوں کو کیسے پڑھائے گا، یہ بڑا ایک Basic structure میں پرابلم بھی ہم نے Approve کرا لیا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ جو بھی نئے سکولز بنیں گے، پرائمری سکولز، وہ کم از کم چھ کمروں کے ہوں گے تاکہ بچے، چھ کمروں کے اور چھ ٹیچرز ہوں گے، تاکہ کم از کم ان بچوں کو Proper attention مل سکے اور وہاں پہ گرمی میں سردی میں وہ بیچارے باہر نہ بیٹھے ہوں تو ان کیلئے یہ ہم نے ایک Practically کر دیا ہے۔ یہ میں اس کی بات نہیں کر رہا کہ یہ کریں گے، یہ شروع ہو گیا ہے۔ اس کے

علاوہ Sports facilities کی بابک صاحب نے بات کی کہ ہم نے گراؤنڈز بنائے۔ اکثر آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ سکول میں جب تک بچوں کو آپ اس حساب سے ماحول نہیں دیں گے، وہ بچے سکول آئیں گے ہی نہیں، میرے خیال میں وہ ایسی خراب حالت میں کچھ سکولز ہیں کہ وہاں پہ تو بڑوں کا دل نہیں چاہتا جانے کو تو بچے کیا جائیں گے؟ بچے تو ظاہری بات ہے وہ تو اپنے Will پہ جائیں گے، تو ہم نے سپورٹس کو زیادہ اس کیلئے بڑھانے کیلئے ہم نے 980 سکولز کو ہم نے Criteria کے تحت، Criteria کے تحت ہم نے 980 سکولز کو ایک ایک لاکھ روپے Per school دیئے جو کہ چلے گئے ہیں، پی ٹی سیز کے تھرو وہ پیسے لگیں گے اور وہ ہم نے دیئے ہیں، صرف Sports kits کی پرچیز کیلئے، کہ وہاں پہ بیڈ منٹن ہو گیا، کرکٹ ہو گیا، فٹ بال ہو گیا، جو بھی، وہ جو اپنی مرضی سے وہ خریدنا چاہیں، ایک لاکھ روپے Per school تاکہ جتنے بچے صحت مند ہوں گے، Physically اتنی ان کی Ability بڑھے گی اور ان کی Mental health بھی اچھی ہوگی۔ اس کے بعد ہم نے سکول کی ریکروٹمنٹ جو ہے ٹیچرز کی، وہ ہم نے شروع کی ہے اور میں بتا چکا ہوں کہ کتنے اچھے Transparent طریقے سے اللہ کا شکر ہے کہ وہ ہم نے ایک مرحلہ پورا کر لیا ہے اور مزید چھ ہزار اور بھرتی ہونے ہیں اور ہم نے ان کو School based کیا ہے، جو ہماری ابھی پالیسی ہے، یہ ٹیچرز کا ٹرانسفر جو ہوتا ہے، اس پہ ہمیشہ یہ مسئلے آتے ہیں کہ ٹیچر ہے، اس کا ٹرانسفر ہوتا ہے اور وہ کبھی ایک ایم پی اے، ایم پی اے کے پاس پہنچنا تو کوئی مشکل تو نہیں ہوتا یا سارے سیاسی لوگ ہوتے ہیں، کسی کے حجرے میں بھی چلے جاتے ہیں، وہ آتا ہے، اس سے لیٹر لے کے کہ جی اس کو ادھر لگادیں کیونکہ کہتے ہیں جی، الیکشن کے دن ڈیوں کے قریب تو وہی بیٹھے ہوتے ہیں، گننا تو انہوں نے ہے، ٹیچرز نے ہے تو پھر اسی وجہ سے ان کے ساتھ Affiliation بھی زیادہ ہوتی ہے، ٹیچرز کی ٹرانسفر بھی کرنا ہوتی ہے تو ایک ایم پی اے آتا ہے کہ جی اس کی ادھر ٹرانسفر کر دیں، دوسرا ایم پی اے آتا ہے کہ اس کی ادھر ٹرانسفر کر دیں۔ ایک حکومت آتی ہے تو ایک جو پولیٹکل پارٹی کے لوگ ہوتے ہیں، ان کو ادھر پہاڑوں پہ پہنچا دیتے ہیں جو دوسرے پارٹی کی حکومت آتی ہے تو ان کو ادھر پہاڑوں پہ پہنچا دیتے ہیں تو اس سے Political interference بہت بڑھ جاتی ہے۔ تو ہم نے دو کاموں کیلئے، نمبر ون کہ ٹیچرز Permanent basis پہ ایک سکول میں رہیں تاکہ سکول کی Ownership ہو ان کی اور ان کے ساتھ کوئی Assessment ہو سکے کہ جی سکول کا ریزلٹ

اچھا ہے، برا ہے، جو بھی ہے۔ اب کوئی نہیں کہے گا کہ جی میں تو چھ مہینے پہلے ٹرانسفر ہو کے آیا، تو اس کو ختم کرنے کیلئے اور دوسرا پولیٹیکل اس میں Involvement ان کی نہ ہو ٹیچرز کی، اس سے ختم کرنے کیلئے یہ نہ ہو کہ ایم پی ایز، ایم این ایز کے پیچھے پھرتے رہیں کہ میری ادھر ٹرانسفر کر دیں میری ادھر ٹرانسفر کر دیں، ہم نے School based recruitment شروع کی ہے اور ان شاءاللہ تعالیٰ ان کیلئے پراسیس ایسا ہو گا کہ اسی سکول میں ان کی پروموشن ہو گی اور اسی سکول میں وہ ریٹائر ہو جائیں گے، مزید سکولوں میں ٹرانسفر کا سلسلہ ختم ہو جائے، آپ لوگوں کی، ایم پی ایز صاحبان کی بھی جان چھوٹ جائے گی اور میری بھی جان چھوٹ جائے گی کیونکہ یہی زیادہ تر مسئلہ ہوتا ہے کہ وہ آتے ہیں آپ لوگوں کے پاس، آپ لوگ پھر ہمارے پاس آتے ہیں، اس سے پھر لڑائیاں بنتی ہیں، خفگی بنتی ہے۔ اس دفعہ ان شاءاللہ تعالیٰ جو بجٹ ہم بنائیں گے ایجوکیشن کا، ایجوکیشن کا جو بجٹ ہے، پہلے جس طریقے سے بنتا تھا، کبھی چیف منسٹر کی اس میں میرے خیال میں کوئی Involvement نہیں رہی کہ ایک ڈیپارٹمنٹ کا بجٹ بننے سے پہلے ان کو ہم بریفنگ دے رہے ہیں۔ انہوں نے خود کہا ہے ان کو ہم ٹائم دے رہے ہیں کہ ہم اپنی Requirement کے مطابق، اپنی Requirement کے مطابق کہ جس جس چیز کیلئے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو پیسے چاہئیں اس کے مطابق بجٹ سے پہلے چیف منسٹر کی موجودگی میں، فنانس ڈیپارٹمنٹ کی موجودگی میں ہم Need basis پہ کہ جو جو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی Requirements ہیں، اس کے مطابق بجٹ بنایا جائے اور جو مسئلے ہم نے Identify کئے ہیں، جو ہمیں زیادہ ضروری لگتے ہیں Priority کے حساب سے، وہ ان شاءاللہ تعالیٰ پہلی دفعہ اس بجٹ میں ہوں گے۔ اس کے بعد ہم نے آفسز میں یہ آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی مدد سے بائیومیٹرک اٹنڈنٹس سسٹم شروع کیا ہے، پہلے مرحلے میں ہم نے کوئی سو کے قریب جو ہمارے آفسز ہیں، ان میں لگا رہے ہیں بائیومیٹرک اٹنڈنٹس سسٹم، جس کو یہاں صوبائی لیول پہ مانیٹر کیا جا سکتا ہے، جس کا ریکارڈ ہو گا جو Tamper نہیں ہو گا اور اس کا Dashboard بنا ہو گا، اس کا پتہ چل سکے کہ کیا ہو رہا ہے؟ تو ہم نے Initial stage پہ سٹارٹ کیا ہے آفسز سے اور ان شاءاللہ تعالیٰ Next phase میں جیسے جیسے آگے بڑھتے جائیں گے تو ہم پھر سکولوں میں شروع کریں گے، ایک سکول میں دوسرے سکول میں تاکہ وہاں پہ بھی یہ مسئلہ ان کا حل ہو سکے۔ پھر ایک جو Basic missing facilities کی بات ہوئی، گورنمنٹ کے

بجٹ سے جو ہو سکتا ہے، ڈونرز کی مدد سے جو ہو سکتا ہے، یہ Toilet کا، باؤنڈری وال کا۔ اس کے علاوہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ پراسیس تیز ہو جائے جس طرح آپ لوگ بھی کہہ رہے ہیں کہ یہ پراسیس تو بہت Slow ہے اور ہمیں کچھ سامنے نظر نہیں آرہا، ہم بھی یہ چاہتے ہیں کہ یہ پراسیس تیز ہو جائے، اس کیلئے ہم نے یہ ایک طریقہ سوچا ہے، ہم نے عمران خان صاحب سے، چیئرمین صاحب سے یہ ریکویسٹ کی کہ ہم ایک تعمیر سکول کا پروگرام شروع کریں، اس کی میں آپ لوگوں کو بھی ڈیٹیل بتاتا ہوں تاکہ آپ لوگوں کو پتہ چل جائے۔ تعمیر سکول پروگرام ہم شروع کر رہے ہیں، ان شاءاللہ تعالیٰ عنقریب اس کی Launching ہو گی اور اس میں ہو گا یہ کہ ہم سٹارٹ میں 121 سکولز ہم ڈال دیں گے ویب سائٹ پہ Initially as a pilot اور ان کی Requirements ڈال دیں گے کہ جی اس میں اتنے کمرے چاہئیں، اتنے Toilets چاہئیں، اتنے اس میں کمپیوٹر لیب کی ضرورت ہے اور ان کی Requirement ہو گی، وہ پورے اس پہ اور Estimated cost ہو گی اس کی۔ نمبر ون، اس میں پوری دنیا میں سے پاکستانی ہوں، پاکستان کے اندر ہوں، پاکستان سے باہر ہوں، جو بھی ہوں، وہ اپنی مرضی کے سکول میں، اپنی مرضی کے شہر میں، اپنی مرضی کے سکول میں، اپنی مرضی کے آئٹمز کو وہ Sponsor کر سکتے ہیں، For example میں کہتا ہوں کہ جی مردان میں پار ہوتی میں سکول ہے، گرلز سکول ہے، اس میں میں نے ایک Toilet بنانا ہے، اس کیلئے اتنے پیسے لگتے ہیں تو اس میں وہ فنڈ دے سکتا ہوں Specific شہر میں، Specific school میں اور Specific item کیلئے میں یہ پیسے دے سکتا ہوں اور اس کو میں مانیٹر کروں گا۔ جب آپ پیسے دیں گے، اس کا ایک آپ کے پاس Identification number آئے گا، Tracking number آئے گا، اس سے آپ اپنے پیسے کو Track کر سکتے ہیں۔ ہم Latest technology کے ذریعے Geo coordinates کے ذریعے، وہاں پیسے سرکاری ڈیپارٹمنٹ کے تھرو نہیں لگیں گے کہ جی یہ سی اینڈ ڈبلیو لگا رہا ہے، فلاں لگا رہا ہے، Parents Teachers Committee جو ہے وہ لگائے گی کیونکہ ایک تو نمبر ون اس میں جو بچے ہیں، وہاں پہ ان کے Parents کی کمیونٹی کی Involvement ہو گی، ان کو فکر ہو گی، ان کے تھرو وہ پیسے لگیں گے اور وہ پیسے جیسے جیسے لگتے ہیں اس کی Verification ہو گی، اسی جگہ سے وہ تصویر کھینچیں گے اور وہ بھیجیں گے Verification کیلئے، پی ٹی سی اس کو Verify اور Geo

coordinates کے ذریعے وہ Identify ہو گی کہ یہیں سے یہ تصویر لی گئی ہے، وہ جب جائے گی تو Verification اس کی ہو گی اور مزید پیسے آئیں گے۔ایک اور سٹیج تک، For example سٹرکچر بن جاتا ہے، پھر اس کی تصویر لی جائے گی اور پھر Parents Teachers Committee اس کی Verification کرے گی اور اس کے بعد مزید پیسہ آئے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان شاءاللہ تعالیٰ اس سے ہمارا، ہم نے عمران خان صاحب سے بات کی اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا بڑا پن ہے اور میں ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کیونکہ ان کے سیاسی اختلافات جو بھی ہوں، آپ لوگوں کے ہوں گے، کسی کے بھی ہوں گے لیکن کم از کم ان کی Financial credibility ایسی ہے کہ جس پہ کوئی شک نہیں کرتا، ان کو لوگ پیسے ہسپتال کیلئے بھی دیتے ہیں، ان کو لوگ پیسے اس کیلئے نمل یونیورسٹی کیلئے بھی دیتے ہیں تو ان سے ہم نے ریکویسٹ کی کہ اس کی Ownership لیں اور آپ یہ کہیں کہ ہاں میں اس کو Supervise کرونگا اور میں کہتا ہوں کہ ان شاءاللہ تعالیٰ اس میں ٹرانسپرنسی ہو گی، کوئی آدمی اس پہ گڑبڑ نہیں کریگا، تو وہ Agree ہو گئے ہیں اور ان شاءاللہ تعالیٰ ہم اس پروگرام کو Launch کرینگے، جلدی سے جلدی، ہو سکتا ہے ہفتے دو ہفتے کے اندر اس کو Launch کریں۔اس سے یہ پراسیس جو ہے یہ تیز ہو جائے گا، ہر مہینے اس میں مزید 100 سکولز ڈالتے جائیں گے اور یہ جتنے بھی مسئلے مسائل ہیں ہمارے، ان شاءاللہ تعالیٰ اللہ کرے مزید یہ پراسیس اس کا تیز ہو جائے جو آپ کہہ رہے تھے کہ جی ختم ہونے چاہئیں۔اس کے بعد فرنیچر کا تھا، ہماری خواہش ہے کہ یہ ٹاٹ کا سسٹم جو ہے وہ لوگ کہ جی 'اپچی سونین' ہیں اور یہ 'ٹاٹیئن' ہیں اور اس طرح کی باتیں جو ہم سنتے ہیں کہ کم از کم ٹاٹ کا سسٹم ختم ہو جائے۔ Requirements منگوائیں، 21 لاکھ کرسیوں کی Out of four million، 40 لاکھ بچوں میں سے 21 لاکھ کرسیوں کی Requirement آئی کہ جی 21 لاکھ کرسیاں چاہئیں، اس کا حساب کتاب کیا، سات ارب روپے اس پہ لگتے تھے تو ہم نے یہ سوچا کہ اس بجٹ میں ابھی اس پہ تو کم از کم سات ارب تو ہم نہیں دے سکتے، پھر ہم نے سوچا کہ چلو یہ جو چھوٹے بچے ہیں، وہ تو پھر بھی زمین پہ کھیلتے ہیں لیکن جو بڑے مطلب Specially آپ دیکھیں کہ میٹرک میں ہوں یا آٹھویں میں ہوں، اس میں بچیاں بچے، تو وہ ان کیلئے ہم نے اوپر کے لیول سے شروع کیا ہے اور وہ ایک پراسیس ہم نے شروع کر دیا ہے۔آج بھی آپ لوگوں نے اخبار میں پڑھا ہو گا کہ

پشاور سے کچھ فنڈز ریلیز ہو گئے ہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ اوپر سے شروع کیا اور کوشش ہے کہ جلدی سے جلدی نیچے لیول تک اس پراسیس کو لے آئیں اور یہ فرنیچر ہم پورا کر دیں۔ اس کے بعد تو یہ Reconstruction of earthquakeاور Damageکا، فلڈ سے جو Damageہیں، یہ ڈیٹیل میں یہاں پر آپ کو، اگر کہتے ہیں، سپیکر صاحب! مجھے پتہ نہیں ہے آپ بھی بور ہو گئے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ شاید تنگ نہ ہوں لیکن میں ڈیٹیل میں بتادونگا کیونکہ یہ ضروری چیزیں ہیں۔ یہ Damaged schoolsہیں، ڈیزاسٹر کی وجہ سے 1991، فلڈ کی وجہ سے 1052، Militancy hit 322، ابھی تک جو Damaged schoolsہیں اس صوبے میں، یہ 3365 ہیں ابھی تک، تو میں آپ سے، مطلب ہے وہ پولیٹیکل پوائنٹ سکورنگ تو ہوتی رہے گی، آپ کہیں کہ آپ نے کچھ نہیں کیا اور میں کہوں کہ جی میں نے بہت کچھ کر لیا ہے، وہ تو ایک سلسلہ ہے چلتا رہے گا لیکن اگر ہم Positiveاقدام کریں تو کم از کم ان سکولوں کیلئے جن میں سے 587 کیلئے کوئی Commitment نہیں ہے فنڈ کی، ان میں سے 650 شروع نہیں ہو سکے ہیں کیونکہ ان کی فنڈنگ نہیں ہے، 454اور ہیں، یہاں پر ایک بھائی نے Suggestionدی کہ یہ پہلے Specially earthquake والے جو تھے، یہ ERRA کی ذمہ داری تھی، ان کے پیسے آئے تھے کہ جی انہوں نے بنانے ہیں، کوئی کہتا ہے کہ جی وہ پیسے ملتان چلے گئے ہیں تو کوئی کہتا ہے کہ وہ پیسے پتہ نہیں کدھر چلے گئے ہیں لیکن جہاں بھی ہیں ان سکولوں پہ نہیں لگے جہاں پہ لگنے چاہئیں۔ تو میں یہاں پہ سپیکر صاحب، اگر آپ کہتے ہیں، آپ اپنی مرضی سے بنانا چاہتے ہیں کمیٹی، تو ایک کمیٹی بنالیں اور جس کو بھی آپ ہیڈ مقرر کرنا چاہتے ہیں اور جس کو آپ ممبر بنانا چاہتے ہیں، آپ ان لوگوں میں سے ہمارے جو بھائی اپوزیشن کے ہیں، پارلیمنٹری لیڈرز ہیں، ہماری گورنمنٹ کے جو ہیں، ان کی یہ ایک کمیٹی بنادیں تاکہ ہم کو جس لیول پہ جانا پڑے، پرائم منسٹر کے پاس جانا پڑے، جس کے پاس بھی جانا پڑے، فنانس منسٹر کے پاس جانا پڑے، فیڈرل ایجوکیشن منسٹر کے پاس جانا پڑے اور ان سے ہم یہ مانگیں کہ جی اس میں کم از کم ہمارے ساتھ یہ کر لیں کیونکہ یہ صوبائی حکومت کے بس کی بات نہیں ہے کہ ہم دو ہزار سکولز یا تین ہزار سکولز بنا پائیں، یہ مسئلہ اس طریقے سے حل نہیں ہوگا۔ تو یہاں پر بی بی نے ذکر کیا کہ ایک سکول ہے، وہ تصویر آئی تھی، میں نے بھی دیکھی تھی کہ بچے بارش میں بیٹھے ہوئے تھے، وہ بھی Militancy hit schoolہے، تو اسلئے میں کہتا

ہوں کہ اس کی ایک کمیٹی آپ بنالیں جس میں سب کو ممبرز بنالیں اور ان کا ہم Delegation لیکر جائیں تاکہ کوئی Concrete ایک Step تو ہو تاکہ Seriousness کا پتہ بھی چلے کہ ہاں جی ہم بھی Serious ہیں اور آپ لوگ بھی Serious ہیں، صرف یہ نہیں کہ ہم نے بھی بات کرلی اور آپ نے بھی بات کرلی اور گھر چلے گئے اور بات ختم ہو گئی۔ اس کیلئے میرے خیال میں اگر ایک Solid concrete step ہے، اس کو آپ جیسے کرنا چاہتے ہیں آپ کرلیں۔ اس کے بعد ہم نے ایک Redressal, Complaint Redressal System شروع کیا ہے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں، اس میں حکومت اور اپوزیشن دونوں کی Consent ہو تو پھر اس کی کمیٹی ہم بنا سکتے ہیں اس پہ۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میری طرف سے تو کوئی اس میں، آپ ان سے پوچھ لیں، میرے خیال میں ان کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے، کمیٹی بنالیں اور وہاں اسلام آباد جاکے جن سے بھی ملنا پڑے، ان سے ہم مل لیں۔

ایک رکن: ممبر تو ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں وہ ٹھیک ہے، وہ تو ممبر ہے لیکن اس کو Pursue کریں، پرائم منسٹر سے ملیں، اس کی Follow up کریں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامی)

جناب سپیکر: اوکے، ٹھیک ہے۔ عاطف صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: پھر ہم نے یہ Complaint Redressal System شروع کیا ہے ایک اپنے ڈیپارٹمنٹ میں، فی الحال دو ڈسٹرکٹس میں ہے، Pilot basis پہ اور اس میں ہم ایک نمبر ہے، اس پہ Call کرینگے، جس کو بھی ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے جو بھی شکایت ہو وہ شکایت ادھر بتائیں، ان کو ایک اگر ای میل کے ذریعے، ایس ایم ایس کے ذریعے، فون کال کے ذریعے، ان کو ایک نمبر دیا جائے گا اور وہ نوٹ ہو گا، ان کا نمبر نوٹ ہو گا، ان کی جو بھی شکایت ہے وہ نوٹ ہو گی اور اس پہ جو بھی ایکشن لیا جاتا ہے، اس کو اس دوران، ایس ایم ایس کے دوران یا ای میل کے ذریعے اس کا جواب جائے گا کہ جی آپ کا ایک

مسئلہ آیا تھا، اس پہ یہ ایکشن لیا گیا ہے اور اس میں کیٹگریز ہیں، Most urgent ہے، Urgent ہے اور Ordinary ہے۔ اس کا اپنا ٹائم ہے کہ جی For example ordinary کیلئے دو ہفتے کا ٹائم ہے، Urgent کیلئے تین دن کا ٹائم ہے اور اس پہ اگر کوئی کارروائی نہیں ہوتی تو وہ Automatically، اگر کچھ ایسے مسئلے ہونگے جو ڈسٹرکٹ سے Related ہونگے، ڈسٹرکٹ میں اگر وہ آئے گا تو وہ Automatically اگر اس پہ ایکشن نہیں لیا جاتا، پہلے دو دن تو ڈی ای او کو وارننگ آئے گی کہ جی یہ ایک مسئلہ آیا تھا اور آپ نے اس پہ ایکشن نہیں لیا، وہ Automatically پھر ڈائریکٹر لیول پہ آئے گا، اگر پھر بھی اس پہ ایکشن نہیں لیا جاتا تو وہ Escalate ہوتا جائے گا، وہ خود سسٹم ایسا ہے کہ وہ Escalate ہوتا جائے گا اور وہ سیکرٹری اور منسٹر لیول تک آئے گا کہ جی یہ شکایت آئی تھی اور اس پر ابھی تک کوئی ایکشن نہیں لیا گیا یا اگر لیا گیا ہے تو کیا ایکشن ہے؟ تو یہ ان شاء اللہ تعالیٰ دو دنوں میں ہم نے شروع کیا ہے Pilot basis پہ اور مزید پورے اس صوبے میں Technically ہم دیکھ رہے ہیں کہ جی کوئی پرابلمز اگر، ٹیکنکل چیزوں میں یہ ہوتا ہے کہ شروع میں Dealing problems ہوتے ہیں تو اگر اس میں مسئلے نہیں آتے تو یہ پورے صوبے میں ان شاء اللہ تعالیٰ اس کو پھیلائیں گے۔ مردان صوابی، اس وقت دو مردان صوابی ہیں Pilot basis پر ایک مہینے کیلئے۔۔۔۔

ایک رکن: Permanent کیوں نہیں؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نہیں، تو یہ ایک مہینے کیلئے ہے۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

اراکین: باقی اضلاع میں بھی شروع کرو۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نہیں، تو اگر ایک مہینے پہ آپ لوگوں کو، اتنا عرصہ اگر یہ نہیں تھا تو اگر ایک مہینہ اور بھی نہ ہوا تو میرے خیال میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نہیں، باقی اگلے مہینے ان شاء اللہ تعالیٰ پورا صوبہ شروع ہو جائے گا۔ اچھا پھر اس میں ہم نے اس کے بورڈز آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن جو ہیں، جو Examination

boards ہیں، ان کی ہم کوشش کر رہے ہیں Restructuring کی، کچھ تو ہم نے اس پہ Administrative basis پہ کچھ Measures لیے ہیں اور کوشش کی ہے کہ Examination میں Cheating کم از کم ہو جائے، مطلب ایک تو Cheating وہ ہے جو کہ بچے مطلب عام طور پہ جیب میں کچھ ڈال کر لے آئیں اور وہاں چپکے سے کریں، وہ تو اور چیز ہے لیکن جو آرگنائزڈ ہے، جو مافیا ہے، جو وہاں پہ وہ ہے، اس کو ختم کرنا ہے۔ اس کیلئے ہم نے کافی Administrative اس پہ ایکشنز لیے ہیں اور ان شاءاللہ تعالیٰ ٹیکنالوجی کے ذریعے اس میں کوشش کر رہے ہیں کہ مزید چینجز لا کر اس میں وہ کیا جائے۔ ہم نے Enrolment campaign شروع کی پچھلے سال، اس میں ہم نے تین لاکھ بچے Enroll کئے اور یہ بات میں مانتا ہوں کہ کچھ جگہوں میں Already بہت زیادہ بچے ہیں کلاسوں میں لیکن پرابلم یہ ہے کہ اگر فرض کریں 15 لاکھ 20 لاکھ بچے سکولوں سے باہر ہیں اور ہم یہ صبر کریں کہ جی جب ہم کمرے بنائیں گے، تو 13 لاکھ کا ایک کمرہ بنتا ہے اور 20 ہزار ہمیں کمرے چاہئیں تو اگلے پانچ سال میں اگر ہم کمرے نہیں بنا پاتے تو وہ بچے، ان کی عمر تو بڑھ رہی ہے، ان کی وہ تو School going age سے تو ان کی عمر بڑھ رہی ہے تو ہم انتظار نہیں کر سکتے۔ اس واسطے ہم اگر گزارہ بھی کریں، تھوڑے بچوں کو زیادہ بھی کلاسوں میں ڈالنا پڑے لیکن ان شاءاللہ تعالیٰ وہ ہم ایک کوشش کر رہے ہیں۔ آخری میں بات کرونگا آئی ٹی لیب کی، آئی ٹی لیب بہت زیادہ کم ہیں ہمارے صوبے میں، سکولوں میں تقریباً نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اس کیلئے ہم نے ایک پروگرام بنایا ہے اور اس پہ ان شاءاللہ تعالیٰ اس کی Hiring بھی شروع ہو گئی ہے اور کوشش کر رہے ہیں کہ جلدی سے جلدی IT labs specially higher secondary میں یا ان سکولوں میں بنائے جا سکیں۔ یہ Voucher کا میں نے کل ذکر کیا تھا، وہ ہم نے، اور بھی کافی ساری چیزیں ہیں لیکن ان شاءاللہ تعالیٰ میں آپ کو صرف یہ ایک بات بتاتا ہوں کہ Will ہے، میں یہ مانتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ کام Slow ہو، وہ ہو سکتا ہے کہ یہ اتنا Magnitude بڑا ہے، ساڑھے اٹھائیس ہزار سکولز ہیں، دو لاکھ لوگ ہیں، ڈیڑھ لاکھ ٹیچرز ہیں تو ہو سکتا ہے کہ اس حساب سے وہ چیزیں نظر نہ آتی ہوں لیکن کم از کم یہ میری گارنٹی ہے، یہ میری Surety ہے کہ کوئی اس میں Hidden agenda نہیں ہے، مجھے کوئی یہ شوق نہیں ہے کہ میں اپنے لوگ بھرتی کروں، مجھے لوگوں نے کہا کہ آپ کیا کر رہے ہیں، یہ آپ کیوں NTS کو دے رہے ہیں؟

اپنے لوگ بھرتی کریں، تو میں ان کو کہتا ہوں کہ جی میں اپنے لوگ بھرتی کرلونگا تو میں نے ان لوگوں کا حال بھی دیکھا ہے جنہوں نے ہزاروں لوگ بھرتی کئے ہیں اور اگلا الیکشن وہ ہار گئے ہیں تو میں نے کہا یہ میں نہیں چاہتا کہ میں اپنے لوگ بھرتی کرلوں۔ یہ جو لوگ میرٹ پہ آتے ہیں، جو لوگ اپنی قابلیت پہ آتے ہیں، وہ بھی میرے لوگ ہیں، وہ بھی میرے لوگ ہیں، وہ بھی مجھے دعائیں دینگے کہ کم از کم انہوں نے ہمیں ایک موقع دیا ہے۔ (تالیاں) وہ ضروری تو نہیں کہ وہ میرے حلقے کا ہو، وہ مجھے ووٹ دے تو وہ میرا ہوگا اور جس نے مجھے ووٹ نہ دیا ہو، تو ان شاء اللہ تعالیٰ یہی میری ایک Commitment ہے آپ لوگوں سے کہ بے شک کام آپ لوگوں کو نظر نہیں آرہا ہوگا، Slow بھی ہوگا، غلطیاں بھی ہونگی لیکن کم از کم نیت ہے اور ایک کوشش ہے اور وہ آپ دیکھیں گے کہ اس میں آپ لوگوں سے میں نے پچھلی دفعہ بھی کہا تھا اور ابھی آپ لوگوں سے پھر ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس میں مجھے ضرورت ہے آپ لوگوں کی، ہمارے اپنے ایم پی ایز کی، منسٹرز کی، آپ لوگوں کے کوآپریشن کی، کیونکہ مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ وہاں پہ جب ڈی ای اوز ہوتے ہیں، ٹیچرز ہوتے ہیں پھر سفارشیں آتی ہیں اور پھر جب ان کے کام نہیں ہوتے تو پھر اس سے گلے بنتے ہیں۔ مجھ سے بھی لوگ ناراض ہوتے ہیں، مجھے بھی پتہ ہے کہ لوگوں کو ناں کہنا کتنا مشکل کام ہے لیکن جب تک ہم لوگوں کو ناں نہیں کہیں گے اور ایک۔۔۔۔۔

(عشاء کی اذان)

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: میں ختم کرلوں۔ بہت شکریہ، تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: تاسو ته پوره دغه کوؤ، پرېږده چې څومره پورې چلېږي۔ (قہقہہ) جی۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: ستاسو شکریه ادا کوم د ټولو ممبرانو ځکه شوق هم د دوئ وو، دوئ وئيل چې خامخا بحث پرې پکار دے، دغه ايجنډا کښې هم تاسو رالېږلے وو۔ اوس بس اخره کښې، اخره کښې صرف يو خبره کوم جی ستاسو د ټولو شکريه هم ادا کوم او Thank you for your patience چې دومره مو برداشت کړم، زما خبره مو واؤريده سکون سره، آرام سره او ريکويسټ به مې درته بيا دا وی چې دې ايجوکيشن کښې کم ازکم زما دا غه دے، په ديکښې زه بالکل حقيقت درته وايم چې نه مې پکښې د سياست څه دغه شته چې يره دا

سیاست دے یا دا ښه دی یا بد دی، که دا تعلیم ټهیک شو، همیشه دا خبره کوم چې که دا تعلیم ټهیک شو، د دې سره به، دا خلق وائی په پاکستان کښې جمهوریت ټهیک نه دے، جمهوریت به ټهیک شی که دا تعلیم ټهیک شو، که دا تعلیم ټهیک شو، د دې سره به دا Fundamentalism چې زمونږ په دې معاشره کښې کوم دے، دا به ټهیک شی، که دا تعلیم ټهیک شو، د دې سره به زمونږ اکانومی ټهیک شی۔ نو په دیکښې تاسو ټولو ته دا ریکویسټ کوم چې ان شاء الله تعالیٰ ما سره په دیکښې ملګرتیا وکړئ، Commitment درسره کوم چې هیڅ مې پکښې Hidden agenda نشته دے، بل مې پکښې څه دغه نشته۔ خپل دغه به درسره کوم۔ ډیره ډیره مهربانی۔ (تالیاں) تهینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: مهربانی جی۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! دا یو خبره کوم۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! جناب سپیکر،-----

جناب سپیکر: بس دے سردار صاحب! بس دے، زما خیال دے چې تا، شیراز خان اوس خبره کوی نو زما خیال دے چې-----

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: شیراز خان څه وائی بیا به دے ګیله کوی، شیراز خان۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب محمد شیراز: Rules relax کرکے 140 کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: نہ ایک منٹ، ایک منٹ، ایک منٹ۔ یہ قرارداد آپ Monday کو پیش کریں، ابھی میرے پاس وہ نہیں ہے، وہ سارا کچھ Monday کو ان شاء اللہ اس کو پیش کر لیں گے، Monday کو، Monday کو پیش کر لیں گے۔

The sitting is adjourned till 02:00 p.m. of Monday afternoon, dated 21-04-2014.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 21 اپریل 2014ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)